

اسفار میں پیش آنے والی عجیب و غریب ایمان افروز کارگزاریاں اور انتہائی عبرت آموز، تاریخی حکایات اور واقعات پر مشتمل بیسیوں بیانات سے جمع کردہ خوبصورت گلدستہ

اللہ کے راستے میں ممکنہ والوں کی حیرت انگیز کارگزاریاں

مترجم: طارق حمیل رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل الرحمن رشیدی

طبعی اسرار میں چھپا آئے والی عجیب و غریب ایمان، فرد کا کارگزاریاں اور انتہائی عبرت آموز،
 تاریخی حکایات اور واقعات پر مشتمل، بیحد بیاد سے جمع کردہ خوبصورت گلدستہ

اللہ
 کہہ سکتے ہیں ممکنہ والوں کی

حیرت انگیز کارگزاریاں

حضرت طارق جمیل رحمہ اللہ
 شریف مولانا فضل الرحمن شیدی

دارالانشاء
 لاہور

جملہ حقوق محفوظ!

نام کتاب	اللہ کے راستے میں نفع مند باتوں کی سیرت انجیئرز کا مرکز اریاں
از:	حضرت مولانا طارق جمیل
مرتب	مولانا فضل الرحمن رشیدی
ناشر	دارالکتاب۔ کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
طبع	سابقہ ضیف ستر
اشاعت	مارچ 2006ء
قیمت	روپے

قانونی مشیر _____ پایہ تمام

حافظ محمد نعیم

7235094

0300-8477008

مہر حیات الرحمن ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

فون: 0300-4356144=7240120

فہرست

صفحہ نمبر	نام مضامین
24	حرفِ آواز
29	تہذیب
30	۱۔ زبانیں اور ثقافت
30	حضرت مولانا عارف رحیل صاحب کا نجی میاں میں پہر قدم
32	قرآنِ تعالیٰ کے دسیوں سے پر محو رہنا
32	مفتی رفیع الدین صاحب کا فرس رہنے کا واقعہ
33	بیس سنت کا مونی
34	کارے کر قوت
34	کسی کی روزی بھین کر اپنی روزی نہ
35	ایمان کی مختلف آنکھوں کی باتیں
36	شہداء و شہداء کے لئے پرتیل کے چشمے
36	اہل سنت و جماعت کی دروہری کہانی
37	گمراہی کے، حول ہیں ایمان کی حفاظت کرنے والے کارنامے
37	اسرائیلی: انوارِ احسن
38	سودی صاحب کا تبلیغی جہت سے غلو
39	سچ کا سفیدان کا فرق کے لئے دعوت ہے
40	اندیشہ کی عظمت، ال میں اتارو
41	ہمارے جماعت کا صحیح پرائیڈ کی قبور پر

42	اُسے تھے کہ تھمتے ہی نہ تھے
43	بیچوں میں متوں کی برکات
43	چند کہیں سے، سنا ہوا سونے و تھاب
45	قرآن ملا چند کا (دلا نہ دلا کر)
45	سوانحی نو جوان کا، اتھو
46	20 اتھو، اچھ 20 یور پیٹور کے کی تھو
47	ایک عرب، لڑکا برکت میں لٹے، عرب
48	لڑکائی پھول بیعت، اتھو
48	ایک پردہ کی لے، اتھو، اتھو
50	اتھو، لڑکائی کی حوت، اتھو
53	ایک عرب، نو جوان سے، اتھو، اتھو
43	سری، اتھو، اتھو
54	کھانوں کی برکت
55	طریق کے ایک لڑکائی، اتھو، اتھو
56	ایک برکت کے، اتھو، اتھو
56	تاج مسکون لڑکائی کے، اتھو، اتھو
57	نیا، اتھو، اتھو
57	کھانوں کی ایک لڑکائی کا، اتھو، اتھو
58	اتھو، اتھو، اتھو
59	طریق کی برکت
59	برکت، اتھو، اتھو

74	خاتمہ فی منہ و پند کی حقیقت و اہمیت
76	الہامیاتی کی زندگی: حقیقت اور حقیقت
76	جینے کے لیے اور ان کی زندگی
78	جینے کے لیے اور ان کی زندگی
78	سورہ کاہنہ کی حقیقت اور حقیقت
79	وہابی۔ ایک ایسی قوم
80	سورہ کاہنہ کی حقیقت اور حقیقت
81	وہابی۔ ایک ایسی قوم
81	جینے کے لیے اور ان کی زندگی
82	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
82	لوگوں کے لیے اور ان کی زندگی
83	مولویوں کی زندگی
84	ایک ایسی قوم اور ان کی زندگی
84	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
85	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
85	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
86	27 سال۔ ان کی زندگی اور ان کی زندگی
87	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
88	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
89	ان کی زندگی اور ان کی زندگی
89	ان کی زندگی اور ان کی زندگی

90	70 سال تک کا شہدائے کون
90	مولانا قریب کی صاحبِ کاسبی و مددگارِ مزارعین
91	مولانا کی نئی اور بڑی
91	انچھو میں تبلیغ کا کام چاہیے
92	سنا کہیں ماس کی زکوۃ ایسا ہی نہیں لگائی
94	انچھو میں دھڑا تھوڑا
94	انچھو کی وجہ سے انچھو پرانے سے نرا
95	تعلیم کی زندگی
95	تعلیم کے کام میں تاجی
96	تعلیم کا کام آئینہ لریجیٹ
97	تعلیم کی محنت سے پوری
98	دھڑا کا قبولِ اسلام
101	اس کی زندگی و سلمہ عورتوں کی دانے دانے میں
102	پاکستان کی خواہش
102	تعلیم کی محنت کی کارکردگی
103	ایک واری کی نصیحت
104	تعلیم کا کام افسانہ عظیم
105	تعلیم کی آرزو اور اس میں
105	اس کی نظر اس کے فریوں پر مچی
106	بہت بڑے کارخانے
106	مولانا سعید احمد خان اور محنت پر مچی

106	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دارالافتاء کی ضرورت
107	مستند ہندو کے بقول
107	تین چلنے والے دروازے کا ایک اور کچھ
107	اللہ تعالیٰ سے غفلت کی بات
108	ہفت کی گھر میں علمی چاہت کی قربانی
108	بچوں کو فتنہ کی آواز پر کچھ
109	ہی سوئی
110	رحمت میں غفلت کی بات سے اللہ تعالیٰ پر ایمان دار کچھ
110	اسکی سے سوال نہ کرنا
110	اس سے نکلنے والے الفاظ کی تاثیر
111	نیم بکری نے سر سے کی دنیا بدل دی
111	دار سے ایک تیل کی کہانی
112	دار سے ایک تیل کی کہانی
112	مواضع کا بیان ایک نئے کوئی دین پادشاہ
112	کرنل امیر الدین کے ہاتھوں ہزاروں لوگوں کا مسلمان ہونا
113	عرب و امریکہ میں عورتیں ہر دور فیصلہ آپاد میں ہے پرورد
113	نکھر میں ایک کیڑا کی موت
113	ایک ہی ذائقہ میں گلاب کی
113	ڈاکٹر فاضل کا قصیدہ
114	ڈاکٹر صاحب کی رحمت
114	جلال کی تربیت کی ضرورت ہے

115	مورخ کی طلبہ کی شخصیت
115	نظم برقی طلبہ سے بات
115	مرائش کے شاعری کے گھوکو کی تبدیلی
116	قلمی راکاروں میں کام
116	بوشن کوئی نئی طاقت ہوئی
117	سورج - میدان امرتانی کے احواں
117	زیستہ دہلی میں کام کی بقاء
117	شفا لکھنے کی دعا
118	عالمیابی کی داستان
118	حرارہ طبع کا باروا ایک سی ہے
119	بشت لیتی ہے قر نہیں نیلی
119	ہو کر کا خیال تر نہیں ہلا؟
119	ایک شام اور موت کی پہلی
120	سورج صاحب کی ہزارہی سرحد کو شہادت
120	بوسانی جج کی مشہوری
121	جج کی مشہوری
121	نیرتہ سیدی کی دعا
122	ایک سفیر کا سرور و ناگما
122	مورخ صاحب کے طراز میں قلمی پہنچاوری
122	بانی کی افادہ
122	مظاہر سے موقوفات

123	تسلی کی باتیں میں سے کچھ —
123	مذہب کی پرستش کی حد
123	پاپا کے لئے کسوں میں، وہی
124	نہ پر خدا کی محبت سے بے پروا
124	مصلحت کی حد خدا کی توجہ پر
124	یہ آپ کی پڑھائی
125	تسلیم کو کئی دینے کے لئے
125	اوستہ کی اہمیت ہے نہیں مانتے ہیں
126	مواہدہ میں آپ کا تعلق میں پر...
126	اللہ تعالیٰ آپ کو برا ظاہر ہے...
126	تو مصلحت سے بے پروا ہیں پوری آئیں ہوئے ہیں
127	اردن کی شہزادہ کی پر اسے کارروائی
127	مواہدہ میں جو پہلے نہیں کرنا چاہتے تھے
127	اپنے ہونے کی لئے
128	مواہدہ میں آپ کی توجہ پر ایک اور سو قربان
128	وہی سے اسے وہ تک پہنچا جس نے چلنے لگا
128	محضات کے محبت یا لڑنے کے لئے آپ کو ملے ہیں
129	اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کی بات سے بھی بڑھتی ہے
129	غیر مامور ہونے سے مداخلت
130	مواہدہ میں آپ کی شفقت
130	تسلی پر توجہ

130	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اہم و گمان سے بھی زیادہ رجا ہے
131	کرکڑوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے
131	حاجی صاحب کی سولہ آقا کو ضیعت
131	کرکڑ کے بھڑوید سے قادیانی مکر خفیف کی اہمونی
131	کرکڑ والوں کی اہمونی
132	ہم اپنی تہذیب بھول گئے
132	دنیا کے لئے قربانی دینا آسان دین کے لئے مشکل
132	جلی میں مسلمانوں کی حالت
133	دنیا کے لئے سب کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار
133	امت میں دین کی طلب
133	جہاں کی دعوت چلتی ہے وہیں کافر لیتے ہیں
134	مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چورس
134	بزرگ کا ہر غیب سے کریں
134	مولانا صاحب کی کرکڑ والوں سے بات
135	ایک عالم کو سال کی دعوت
135	سردار وکی برکت
135	ایک چادر گر کا ہاتھ
136	مولانا طارق جمیل اور ان کا بھائی
137	والد صاحب کو خواب میں دیکھنا
137	خواب میں خود سمجھنے سے تمنا میں تک ہے پرورش
137	سکون کی تلاش

138	پہا پسر کے گتے کی کہانی
139	مورتوں کی آزادی
140	مولانا حبیب الرحمن صاحب کا تعلق
140	تیسرا ایف
141	انگریزوں کی سازش قرآن پاک سے اور کرو
143	مولانا طارق بیکل صاحب کے حجرت انگیر واقعات
143	بھائی کا مشاہدہ
144	انگریزوں کے قتل کوپہا حجرت انگیر واقعہ
147	انگریزوں کی کہانی
147	شیخ عبدالغفار دہلوی کی چائی پہا انگریزوں کی قتل
148	ادب پروردگار حضرت کا پہا انگریز
153	دانت کی برکت سے مسلمانوں کو چنگیزی فتر سے نجات
151	تعلیمی نے چنگیزی فتر کو توڑ
152	مفتی احمدیہ
153	تیسرا کوہِ امت اسلام
153	تیسرا قولِ اسلام
154	دین کی سرحدوں کے انگریز
155	تیسرے کی حالت
155	ایک ناظر
156	جس نے اللہ تعالیٰ سے اختیار
157	جس نے اللہ تعالیٰ سے اختیار

158	حضرت جریرؓ کی ناستہ واری
159	حضرت سلمان فارسیؓ اور خوب خدا
160	خیر سے رونے نے قریشوں کو بھی زلزلایا
160	کچھ میرا بندہ دایا ہوتا ہے
161	ہنگیز و بلکوٹھن کا ذکر
161	پرستش آسم کی ابتداء
162	بت پرستی کا زوال
163	آپؐ کی پیدائش پر یہودی کا شور مچا
163	راہب کی بشارت
164	آپؐ کا سحرہ خشک درخت سمجھو دینے لگ گیا
165	آپؐ کی نبوت کی گواہی چاند کی زبانی
167	سرخس اوتوں کی فرمائیداری کا واقعہ
168	جہانزیوں نے دیوار بنادی
168	آپؐ کی نبوت کی گواہی بڑا بدست
168	حضرت سلمان فارسیؓ کما سلام لانے کا واقعہ
169	طفیل بن عمروؓ کی کاروائی
171	سنت پر عمل کرنے سے حق ہو گئی
171	صحابہؓ کی آپؐ سے محبت
172	امت کی محبت میں کائنات کے ہر دار کو ہتھیروں سے جہاد ہے
174	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ذکر کھانا
174	تکریمت ہو تو اسکا

175	ہادی کی مکتہ تعالیٰ سے محبت
176	خون کی پچھ تو نہیں ملتا تو اللہ کو سنائی ہوں
177	خالم تجھے بنا ہے یہ کون ہے؟
178	حضرت مہکن کی کمینہ نماز
179	حضرت مہدائے کا ہتھ پڑا
179	حضرت انسن کی نماز
180	ہیر یحان کی نماز کہ چہ کو بھی بھول گئے
180	نماز کی برکت سے مراد کہ جسے کو نہ گی لائی
181	نماز کی برکت سے مراد جسے گھوڑوں کی روز
182	اے مسند و میر سے لائے کو دہائی کرو سے دوت!
183	سپاس محمد کا ہو رہی کا قصہ اور شاہ جہاں
183	قرآن پاک کے سنا لے جس کتاب نصو
183	ایک بد کا قرآنی آیت سننے ہی بعد میں گرا
184	قرآن پاک کی تاثیر
185	حرہ بکائی سے کل نصیب نہ ہوا
186	دعائوں کی وجہ سے شریعت میں گریا
186	شہری اور جنگی تھے کا سا غرہ
187	حبیب اول سے آواز آئی
188	سب سے زیادہ خوشی کا دن جانی کا دن کیسے؟
189	روزِ غ کا ایک جھوٹا دن کی بھر کی خوشیوں کو خاک میں ملانے کا
189	کافری قتل چوری کر دی گئی

190	مسلمان کی تنہا پوری تہ ہونی
190	مسلمان ماضی میں اور فیاض میں کیسے کانٹے۔
191	مسلمان پر غم کی گنج
192	مسلمان کی ہندو طرفی
192	حضرت غلام علی کی شہادت
193	حضرت حبیب اللہ کی شہادت
194	حضرت امجد علی کی شہادت
194	حضرت امجد علی کی شہادت
194	حضرت امجد علی کی شہادت
195	دین کے لئے بھائی کی قربانی
195	دین کے لئے بھائی کی قربانی
196	دین کے لئے بھائی کی قربانی
197	دین کے لئے بھائی کی قربانی
198	دین کے لئے بھائی کی قربانی
200	دین کے لئے بھائی کی قربانی
200	دین کے لئے بھائی کی قربانی
202	دین کے لئے بھائی کی قربانی
202	دین کے لئے بھائی کی قربانی
230	حضرت مسیح علیہ السلام کا سامنے ہونے کو قریب
204	حضرت مسیح علیہ السلام کا سامنے ہونے کو قریب
205	حضرت مسیح علیہ السلام کا سامنے ہونے کو قریب
207	حضرت مسیح علیہ السلام کا سامنے ہونے کو قریب

207	نکو و نوز نوی ویران کھنڈوں سے عبرت پکڑ
208	بارہ (12) آیتوں کا پارشاد و نبوت نے اسے بھی نہ چھوڑا
208	دلوانی تختی کرب دار بدوشی
209	بھٹی بھی مہاشیل کر لو کر سوت نہ مر آئے کی
210	عجیب: شمع کی کمال رشک سے
210	سہ پاؤں قہر میں آفتی نہیں ہر دین و عین کیا
211	21 آدمیوں کو نبی ﷺ کا نام ہی معلوم نہ تھا
211	قوم نوح علیہ السلام کی بلاکت
212	اپنے تو پیشاب میں ڈب گئے
213	قوم ہادی بلاکت
215	قوم عمورس باقر ہادی اور خطاب
215	قوم شعیب کا بدبخت اک انجام
216	اندھ لہائی کے تھیں بزدل
217	اندھ لہائی: کچھ لئے مسن کو ٹھکرا دیا مسن کو چھوڑا تنہا ہی سنبھل گیا
219	تو رہنما رہے گا میں سنا جا رہوں گا
219	۱۰ ہاں کا مافی کون؟
220	حضرت عزیزت القدوسیؒ کی لئے تشریف لے جا رہے ہیں کس حال میں؟
221	راجہ احمد سے فرشتوں کا سوال: تمہارا ذہب کون ہے؟
221	آج کی سرائی زمرہ نے کوئی چاہتا ہے
222	میں نے تو دنیا کا لئے دوا ہے۔ سے نہیں مانگی
223	حضرت مرزا نور خوف خدرا

224	تین دراصل کام و شاد ہے مگر کھڑے پہنے پانے
226	اللہ تعالیٰ کی پست پر زندگی گزارنے کا نام
228	سوائس کی سست کا منظر
229	بھٹی کو کیا خبر کہ خوشنویز ہے
229	دنیا کا برتن چھوٹا ہے یہاں لذتیں کہاں ہیں
230	سامی دانت دوتے دوتے تڑکی
230	آپ درگزر میں
231	اوس حسن و حسین سے آپ کی محبت
232	سہیل بیوی کا آپ کی جدی میں دور
233	نظر الانبیاء پر دور کا مقابلہ
233	اعتراف میوٹی کا کٹنی بند کرنا
234	محبوب کی انٹیمی ملے
234	آپ نے حسن کا منظر
235	شکوک سے مبرا یا نہیں ہوتے
235	چھوٹی بڑا پھر نہ بڑا
235	عطر کا ٹکڑا کی ٹوٹ لٹی
236	باپ بی کا دور
236	آپ علیؑ کی دنیا سے بے بہن
237	کائنات کا کئی ارمان لی چادر
237	اللہ تعالیٰ کی قدرت سوسن تک ملاو
239	یہودی کا سوس سوسل د بھائی ہوں؟

239	اسی پہ پہننے کا قصہ 300 برس کی تینہ
240	اسکا ب کھنڈ کی حفاظت
242	حضرت صہنی علیہ السلام کی یہ آتش کا ٹوٹنا، ائمہ
244	یہ آتش بچنے کی تقریر
245	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ آتش کا آواز، ائمہ
246	رحمہ ولی کا کرشمہ
246	عجاایات قدرت
247	لکھا میری دہن ہے
247	موسیٰ علیہ السلام کی اپنے قدم میں آگ
248	آگ کا میرا جلا نہ، کاٹریوں؟
250	آتش کے مچھڑکا کا نہ۔
250	روا میں شعلہ نہیں مگر
251	میرا اللہ کو ہے
252	1000 شمار اور 313 صحابہ کا معجزہ
254	حضرت سلمان فارسی کا دھڑکنے والا
255	اللہ تعالیٰ کی مدد کا نظارہ
255	آگ کا تیریں میں مگر چرائی نہ آتی
256	تو نے کو رو دیکھی ہے، اچھا نہیں، ایک
257	حضرت علیؑ کا اللہ تعالیٰ پر توکل
257	تو اہل سے تیریں نہیں، آگ
258	ہیرے سے مہری ہوئی کشتی
258	اللہ تعالیٰ کے ہیں گئے تو سہرا کی تباہی کا

259	اللہ تعالیٰ کو ساتھ لو گئے تو کامیابی ہے
259	اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہو تو کوئی چیز کامیاب نہ آتی
260	سوت سے زندگی کا سفر
260	بچہ چائے والا شیر
261	جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد
262	حضرت سلیمانؑ کی کرامات مستند پر حکومت
262	حجاج بن یوسفؑ کا اللہ تعالیٰ پر یقین
263	امام غزالیؒ کی قزوقی
264	حضرت علیؑ کا پہلوان سے مقابلہ
265	کامیاب کون؟ ناکام کون؟
266	3 مہینہ وزن اٹھانے والا دوسرا کھاتون
266	ایک دن مرنا ہے تو موت ہے
267	گندھے کا چہرہ
267	ظلم جتنی کیسے ہے؟
268	آپؐ کا جہز
269	اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت کا حصول کیسے؟
269	یورپی تہذیب کے راستے پر
270	حضرت قاضیؒ کی شخصیت کا سفر
272	قوم مدنی جو دنیا کا شہر
272	حضرت نماز کا عجیب تجربہ
272	دنیا کی تاریخ کا اٹھ کھانا
273	بادشاہی نہیں یہ نبوت ہے

274	دو اہل کی برکت
274	اصلیت نہ ہو لو
275	برقی کا انجام
275	کاش کا اسلام قبول کرنا
276	حضرت حمزہ کی شکایت
277	مذہبِ خالی سے مانگ
277	جنت کو چھاپا جا رہا ہے
277	روزِ کافران
278	ستر سال کی تو میدانِ ہوں
279	اخلاقِ نادرہ
279	سوانحِ دلپاس کی سوچ کی رحمت
280	تقدیر میں پراگرا
281	نوشیروان کی جدوجہد
281	جائزہ اور اطاعتِ رسول ﷺ
282	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ۱۰ باتِ قدسی
284	حضرت علیؓ کی یہودی کے سینے پر
285	نبی ﷺ کی چکیاں بندھ گئیں
286	یہودی کے حضرت ابوبکرؓ سے ۱۸۳۲۶ ت
291	حضرت ابوبکرؓ کا سہول
293	ایک سماجی "کاہنہ"
295	امامزینِ معاویہؓ کی کیفیتِ نماز
295	حضرت علیؓ کی کیفیتِ نماز

296	اس کو جان لوں گا کہ ہے
296	ایک دن کے نو
298	حضرت عثمانؓ کی نور سے شادی
299	ایک ہی ادریسؒ کا ترے
300	حضرت مرزا کا رہ
303	نہی ہو گئے کا وہ دھچکا
303	راہی بن کر مرزا کا واقعہ
304	ایک اندری مسابا کی محبت
305	آپؐ کی حق پرستی
306	ایک وارثی
308	حضرت آسیہؓ کا واقعہ
309	ابن نے مولے میں حقوق کو نہ رکھو
309	ماتک بن بخت کا واقعہ
312	حضرت سہادت اپنا حق معاف کروا
314	محمد بن قاسم دروس کی پوی کی قربانی
314	جوانی میں شہادت
315	حضرت ابو رزق غفاریؒ کی موت کا واقعہ
317	یہ سنا نہ کیسے پہنچے تھے؟
318	ہندو یقین
320	قرآن پاک کی برکت
321	نزدیق شہداء اہل حق مصری
321	انجیل نے پڑھیں

322	حجرت کی عظمت
323	عروہ و انبیاء کی نماز
324	امت احمد علیہ السلام کی عظمت
325	مثالی حل اور انصاف
326	قریبی دوست و دربار رسالت ہیں
326	سنت نبوی کی محنت تبلیغ
327	راہِ رسول محمد ﷺ کے بانوں کی عزت
327	برخیز اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائیں
328	حضرت ظہیر الدین محمد غلامی علیہ السلام کی شہرہ و شہرت
329	عبداللہ حبیب میں کمال
329	محسن کا عاصمہ
330	عظمت سیدہ عائشہ
331	سیدہ کو ہانچا دعا کیجئے
332	حضرت علیؓ کو دعا سنائی
333	ارواحِ پناہ دہانی کا شوق
334	قطرِ طہیر پر چھا کر نے، الملوں کے لئے خوشخبری
335	حسنِ انتساب کی وجہ
335	ایک اہم بات
337	لطیفہ
337	روندِ رخسار بھی جزا کے لئے
338	تین انداز
339	حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ

339	ایوزرقداوی کا خوبہ خدا
340	حزرت اذلت کا معجزہ
340	حضور ﷺ کی دعا کی برکت
341	آکا کرد و خطیروں کا
342	کاسیانی کی آکا۔ نقش شرط
343	انجیر سے نام سنو و مسین
344	سوار و سوار دی و فزوں افی
345	ظلم و ظلم
345	عشق کا جنت و جہنم و ادم سے لگے
345	یہ الحساب
346	حضرت ا۔ و حسین شہید ہوں گے
346	حضور ﷺ کی قوت
348	۱۳ سے پاک کا رہا
349	جان فرماں کر کے عزت پندلی
350	ولی کی نیرات
351	عاشق صدیق کا صدق
351	سائل دلی سے ادب

حرفِ اوّل

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

محضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ، مرقندہ کی شریعت کرماء
تربیت دعوت، و تبلیغ کہیں تیا کا۔ نہیں اور نہ میں کوئی نہ، نہ دریک
ہر ایک کہ وہ دورہ عہد میں جس کی، نہ ملے نہ صورت، نہ شرف
- جہت الوداع کہ - وہ رخ پر میدانِ شرفان میں، سوال کہ صحابہ
کرار کو مخاطب کر کے فرمایا تھا

الاول یلقث

کہا میرے نبی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام نمرک پہنچا دیا، نہ
صحابہ کرار نے ہر ایک اور فرمایا

یلقث الرسالہ

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام پہنچا دیا۔

اذیت الامانہ

جو امانت آپ کے سپرد کی گئی تھی وہ منت آپ نے ادا

کر دی۔

وخصخت الامم

اور امت کو جو خبر ہو گئی، کا جواب دے کر دیا اس پر و ہر

سوعا - متکبر بتا کر فرمایا

علیٰ علیہ الشاہد الغائب

حاضر ہیں کہ وہ چاہے۔ غائب ہو گیا۔ ہمارے کو پہنچا

دیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر کس طرح عمل کر کے دکھایا اور دنیا کے کونے کونے تک اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا کر انہوں نے فریضہ تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ نے صحابہ کرامؓ کے اس عمل کو زندہ کہا اور چودہ سو سال میں اس عمل پر جو گہرور بہتہ گہنی نہیں آئے تھا کرام اس عمل میں نئی روح پھونک دی اور مسلمانان عالم کو پھر سے اس فریضہ کی طرف بلاوا۔ میاں کے چند آدمی جب اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو چشمِ فلک نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگوں کو مہلکت ملی اور کیسے کیسے چھوٹے ضلالت و گمراہی کے گشتا ثوب اندھروں سے نکل کر نور و نہایت کے میدان بن گئے۔ لوگوں کو گناہوں کی طرف بلانے والے خیر و بھلائی کے داعی بن گئے۔ فسق و فجور کو عام کرنے والے فکر آخرت پیدا کرنے والے بن گئے۔ شراب و شہابیہ کی محفلوں میں زندہ گئی۔ گزراہی والی تہجد گزراہی بن گئی۔ حیوانیت کی آخری حدوں کو چھوئے والی انسانیت پر رحم کرنے والی بن گئی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت کرنے والی اللہ تعالیٰ اور رسول کے سامنے سر تسلیم خم کرنے لگی گئی۔ دن رات دوسروں کو غلط راستے پر ڈالنے والی اپنے گناہوں پر توبہ ماننے والی بن گئی۔ غافل بہادر ہو گئی اور جو بہادر تھے وہ قافلوں کے ہلاک بن گئے۔ ہر دی

دنیا میں دین حق کی دعوت سے مسلمانوں میں نیا ولولہ، نیا جوش پیدا ہوا۔ مسلمانانِ عالم کا آپس میں ربط پیدا ہوا۔ ایک دوسرے کے حالات، یہ واقعات پیدا ہو گئے۔ یہت سے لوگ جو اسلام، یہ صرف اس لئے پہچان دیت گئے تھے کہ اب دنیا میں کوئی مسلمان نہیں رہا، وہ دوبارہ اسلام پر مہم بن گئے۔ جس کا راز، راز کار، کو کثر اور دنیا کی خرمستیوں میں مسخرف کتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے کر لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنا دیا۔

فرار کا راز، میں آپ، ہنرمیں آگے کہ امریکہ، برطانیہ، فرانسیس، جاپان، جرمنی اور دوسرے مغربی و مشرقی ممالک میں لوگ کس طرح دیں کر، شیدائی بن گئے اور کتنے مگر یہ مساجد و مزاروں میں، تبدیل ہوئے۔ مرقدِ دائرہ اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے اور کتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کتنے یہ افراد دلوں کو اللہ تعالیٰ کی دین کے ساتھ وابستگی میں لکھوں و اطعمینان ملا اور کیے کیے متکبر عجز و انکساری کے ہنکر بن گئے۔ ان کارگر زادیوں اور فصول میں پڑنے والے کے لئے عبرت کا سامان ہوا ہے۔

مؤلف مولانا فضل الرحمن رشیدی سہ ماہی مدرسہ مخزن العلوم کٹھانی نے ان واقعات کو یکجا کر کے دعوت و تبلیغ کے شیدائیوں کے لئے بہترین نوحہ تیار کیا ہے۔

حضرت مولانا طارق جمیل، ڈائریکٹر کاتھدرالہ عالیہ کسی

تعارف کے محتاج نہیں ملتا۔ مگر اندر اور سرورین مات مرورہ شخص
میں ایک دعوت و تبلیغ کے۔ انہو قرار الگ انہو ہر وہ مولانا
کے بیانات میں مستند ہوتے ہیں اور ہر شعبہ میں نفع دہکنی والی
مولانا کے بیانات کو ترجیح دیں اور ذوق میں لیں۔

نلعبہ ایمان چسوں) کہ این زمیندار چوہندری کیے گھر
میر پیدا ہونے والا ط اوق ح حیل مہتر کی سانس میں ڈھگڑا۔
ح اصل کو روپے کیے لئے گھر سے نکلا تھا مگر قدرت نے اس کی
قسمت میں کچھ اور لکھا تھا۔

آج مرث شخص چاہیے مددگار ہو یا کٹر ہو یا کھینچتا ہو۔
زمیندار ہو، صنعتکار ہو، حکمران ہو، بڑی۔۔۔ بڑی ڈھگری عمل میں
ہو، ان سے پھر رہا ہو۔ وہ بھی مولانا طاروق جمیل صاحب پر واک۔ ان کو نا ہی
اور ان کے یہاں کے وقت دنیا و ماضی سے بے نیاز ہو کر ان کی
۔۔۔ بحر بیگانہ پر خاں خانی بحر میں دفن اعداء سے انہیں بولنے کا وہ
سلیقہ عطا فرمایا ہے جو بہت کم مرنے والوں کے حصے میں آتا ہے۔

مدرسہ عربیہ دانیہ دہلی میں درس علوم پر پڑھنے اور جامعہ
رشیدیہ سامعوال میں دورہ علمی میں بہت فراغت حاصل کر لی،
کیے بعد دعوۃ و تبلیغ کے لیے چلے گئے۔ وچلے گئے
بمراعات کئی ملک اور ملک کی اندر کئی ایسا جہ نہیں تھا،
مولانا طارق جمیل صاحب کی سحر بیانی نے اب جادو نہ دکھایا
مگر آپ کی خطابت میں فصاحت و بلاغت، عطا کی ترتیب، فراہم
ایمان، احادیث رسولؐ، بیسی آموز عبرت انگیز واقعات، یہ

خوبہدوڑی ہے۔۔۔ اہمہیں کیے قلوب کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہیں کہ جی چاہتا ہے بیان کا سلسلہ کہیں ختم نہ ہو۔
اللہ کا رب ہے کہ یہ تالیف ہر سبب کے لئے ہر ماہ مدایات ہو۔
دعوت و تبلیغ کا، ہمسفہ مشرق و مغرب شمال و جنوب میں ہر فرد بشر کے لئے مدایات کا ذریعہ بن جائے۔۔۔ آمین۔۔۔

کہہی عرش پر کہہی فروش پر
کہہی ان کے گھر کہہی دریلر
غمیر عائنستی نیرا شکریہ
میں کہہ۔ ان کہہاں سے گزر گیا

وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلفہ صحید والدہ واصحابہ اجمعین

حافظ مؤمن خان عثمانی

خطیب مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم مدرسہ مخزن العلوم کٹواٹی
تحصیل لوگی ضلع مانسہرہ۔۔۔ سرحد (پاکستان)

۲۶ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

۲ فروری ۲۰۰۵ء

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کی حیرت انگیز کارگزاردینا مولانا الیاس اور فکر امت

مولانا جمیل صاحب نے اب بڑا تاجی میں درس شروع کیا اور وہ دہشتہ تھے۔ انہیں دہشتہ تھے۔ جہان سے کہا کہ مولانا الیاس نے محدود عمل کر دیا۔ چونکہ وہ دہشتہ میں نہیں تھے۔ انہیں کوئی نہیں تھا۔ جہان کہتے کہ یہ عمر کی دولت ہے۔ مولانا الیاس نے کہا۔

ایسا ہے! میرا محبوب (میلنگ) تو انہیں سے مل گیا تھا۔ میں مسلمان فی منہ کرتے، دلیل کہتے، وہ نکال دیں۔ میں تو اس اللہ سے کل کے لئے۔ انہیں دوسرے ماضی کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ کے کل کے لئے۔ انہیں ہی عزت ہے۔

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کا علمی میدان میں پہلا قدم

۱۹۷۲ء فروری ۱۹ء۔ خیر کے وقت کل۔ وہاں (مردان میں) مشہور ہوئی۔ صاحب نے آٹھ بیس مہینے۔ سہ ماہی بہت شدید تھی۔ اور ایک مہینہ اب اب ایسا تھا۔ چاہتا تھا کہ اس نے۔ میں اب پہنچا تو بھائی عبدالوہاب بیان فرما رہے تھے۔

سوال: صیب الحق صاحب نے فرمایا ہے تھے مجھے اس طرح چمکدی بجھ کوئی نہیں پاتا تھا کوئی آسمانی نہ تھی شکر کے لئے یہ واقعہ بتا رہا ہوں غنیمت کے لئے نہیں کیونکہ واحسان صفت و بک فہدث یہ بھی اللہ علی کا ارشاد ہے کہ اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو شکر کی کیفیت یہ معنی ہے اسی برکت ہے۔ ایک حدیث کے زمانے کے بعد یاد آئی:

اهل الشکر اهل الزيادة

"جو سیر و شکر ادا کرتے ہیں میں زیادہ کر دیتا ہوں۔"

اهل طاعتی اهل کرامتی

"جو میری اطاعت کرتے ہیں ان کو عذاب نہیں دیتا ہوں۔"

اهل ذکرى اهل مجالسى

"جو مجھے یاد کرتے ہیں میں انہیں یاد کرتا ہوں۔"

سیری مجلسوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے اور

اهل معصیتی اهل دجنی

"اپنے کامیاب اور اپنے آخری لوگوں کو میں امید نہیں کرتا۔"

ان خاموا فانما حبیبهم

"وہ تو یہ کہیں تو میں ان کا محبوب ہوں۔"

ان یتوبوا فانما طیبہم

"تو یہ کہیں تو ان کا طیب ہوں ان کو میں پسند کرتا ہوں۔"

ہمارے سارے سینہ و رشتہ دار اچھے ہوئے کہ:

تو مولوی پتے گا! ذلیل ہو جائے گا! ڈاکٹر پتے گا! تو بانی عزت ہوں

مارا خاندان مجھے کبھی ہار پاتا تھا۔

تجھے پوچھے گا کون تجھے رانی کون کھائے گا؟

تو جو کھڑے ہو کر عزت ہوگی، شہرت ہوگی، اللہ تعالیٰ کا محبوب تھا ہے جو جاتا۔

کرے ایک تو ہم سمجھ رہے ہیں تبلیغِ شریعت کے لئے یہ کتاب ہے وہ اللہ کا ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ مجھے ایسا در خواہ کہ زندگی میں کبھی نہیں ہوا یہ بھی مردان میں ہوا۔ مرے کی بات! کہ اتنی طاقت اٹھا کر میں مردان پہنچا مگر پھر بھی عبد الوہاب صاحب نے کہا کہ اس کو راجع نہیں دیتا۔

اور جب میں رات سو رہا تو مجھے ساری رات پیوؤں نے کا کا۔ میں صبح عبد الوہاب صاحب کے پاس پھر گیا اور نہیں کہا کہ آپ ہاں کریں تو میں واپس جاؤں؟

عبد الوہاب صاحب صبح مجھے زبردستی چار سو روپے لے گئے۔ شام کو پھر میں نے عبد الوہاب صاحب سے کہا: آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں واپس جاؤں۔ تو مولانا حبیبہ صاحب نے کہنے لگا اس کو اجازت نہ دینا! یہ مجھے ہڈی نظر آتا ہے۔ کتنی یہ صفا نہ جائے۔ اتنا سفر کریں اور انکار بھی ہو گیا۔ پھر اگلے سال مجھے راجع دیا۔ یہ بھی ایک ماری مسلسل محنت کرنے کے بعد دیا۔

نماز اللہ تعالیٰ کے دھیان سے پڑھو ورنہ!

پرسوں میں نے مسجد میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور میری نظر میں خون کے آنسو رو رہا تھا کہ یہ تو نماز پڑھنے کا حال ہے۔ بے نمازیوں کا کیا حال ہو گا؟ وہ کوئی دیر نہ مدت میں چار روپے چھ روپے فارغ ہو گیا اور کہہ جس اب جنت ہو گی اور جہاں رہنا نہیں وہاں سارا دن۔ ورنہ بھی نگ رہا ہے۔ دل بھی ٹک رہا ہے اور یہاں عقل رہتا ہے دہس پانچ وقت کی نماز اور وہ بھی 95% چھوٹ ہو چکی۔

مفتی زین العابدین صاحب کا سفر میں رخ قبلہ کا واقعہ

مفتی زین العابدین صاحب مقیم دارالعلوم فیصل آباد کہتے ہیں کہ میں دہلی گاڑی میں سفر کر رہا تھا، مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تو میں اٹھا، قبلہ رخ دیکھنے کے لئے، ورجہ نے لگا۔ ایک آدمی کہنے لگا! صوفی جی ہر جگہ نماز ہو جاتی ہے بیٹ پر بیٹہ کر پڑھ لو مجھے آپ نے دیکھا ہو گا، دہلی گاڑی میں بیٹ پر بیٹہ بیٹے پڑھ رہے ہیں۔ قبلہ رخ نہ

قیام یہ دونوں فرض ہیں۔ لوٹ کہتے ہیں، ہو جاتی ہے، وہاں تک پہنچ کر نماز پڑھ کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو کھوکھلا نہیں ہوتی تو کہتے ہیں کہ تمہیں یہ خبر ہو جاتی ہے۔ ان کو کیا ہے؟ میں عقلی سے بات کر رہا ہوں۔ عقلی صاحب کہنے لگے کہ ہماری انہی میں سے تو کچھ کا نام نہ لے۔ یہ نہیں کیا۔ وہ قہر نما دیکھ کر غبار پڑھتے تھے تو اس نے کسی سے پوچھ کر یہ کون ہے؟ تو کیا یہ عقلی نہیں؟ اصول میں ہیں فیصل آباد کے اور وہاں بھی فیصل آباد کا تھا۔ وہاں کے ہاں کو جانا تھا۔ لیکن عمل سے نہیں جانتا تھا۔ وہ جب نماز پڑھ کے آئے تو پہلے مجھے موقوف کر دیا مجھے یہ نہیں تھا کہ آپ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا قصور نہیں ہے۔ آج ہماری امت علی عقلی ہے۔ لوٹ لیا کیا باتیں کرتے ہیں؟ میں کو دیکھو! یہ کہیں کی تکلف ہے۔ ”یاد رکھو! میں باپ بیوی کے چاچا ہوں۔“ کے کہنا میں نے جنت ہے۔ ان کی خدمت کرو۔ ابھی جنت ہے۔ احوال کھڈا یہ بھی جنت ہے۔ انہوں نے پوچھا یہ بھی جنت ہے۔ ”یہ نعمتوں کا نونہل ہے، عقلی، انہوں نے پوچھا یہ نعمت کی بھی عقلی ہے۔ چچا رب انہوں نے چھلم بھرم سے وہ انہوں میں بے ادب ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ ہمارے ذمے نہیں ہے۔ اچھا ہمارے ذمے نہیں تو کس کے ذمے ہے؟ کون چاہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ بھی ۱۰ کتاب تو مردہ چیز ہے۔ اسے زندہ کیسے کچھ میں آئے گی؟ کتاب تو خشک چیزیں اس سے کیا پتہ چلے گا کہ عقلی کسے کہتے ہیں؟

بیس منٹ کا معمول

میں نے ایک مرتبہ مولانا طارق بنعلی صاحب کو کہ میرے عقائد میں سے عقلی کے کچھ اشکالات کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے کہا۔
 روزانہ 20 منٹ وہاں کا معمول بنانا۔ اس میں خوب غصہ تھا۔ میں نے دیکھا
 (آج مردہ، جلتے نہیں پڑھتے ہیں جیسے مولانا نے وہاں سے بیٹا لایا ہے۔ اسی طرح جاری رہا کا حال ہے۔ اللہ کے بعد وہاں تو دل کی میرانی سے لگی ہوئی آہ ہوتی ہے جو کہ سیدھی عرض کو چکر اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے۔)

ایک صحابی کے بیٹے نے پڑا اور اذیت لے کر پڑا ساٹھ ۲۰۰ روپے تھا لیکن
بیٹے نے چار سو روپے ساٹھ سے بچا جو گزرتی ہے ۲۰۰ بھی بچت تھی، ڈالیں، بچیں کرایا
نہیں آئی کے دور میں کوئی اس طرح کرتا ہے تو پاپ بیٹے کو شہناش دے اور اس کی ہنر مند فی قمر
دیتا ہے قصور وادہ اپنی تجارت کو جاننا طریقے سے رکھو

ایمان کی جھلک لاکھوں ریال قربان

پندرہ سال پہلے کی بات ہے مدینہ منورہ سے ایک شیخ آئے تھے سالم قرطبی
دو پورا جو مدینہ کا صوبہ ہے اس کا وہ بنگ کا سب سے بڑا انٹر تھا آئی سے چند سو
سال پہلے وہ ایک لاکھ ریال تنخواہ لیتا تھا یہاں آئے ہیں ان کے ان کے ان کے صرف ہیں
دن

مدینے میں رہتے والوں کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ سو روپے کا کام کر رہے ہیں سب پتہ
ہے جو مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھتا ہے نہیں وہ مسجد کو درجہ چکا ہے لہذا کا زنی ہل
رہی ہے ۱۰ چار بیٹے ہیں یہ خیر میں اس نے بھی تک نہیں لگا چلے وہ چلے
لگاتا ہے۔ لکھی دلو آتا میرا ان کا نے میں دن کے بعد چائے اور چائے ہی اس نے بنگ چھوڑ
دیا اشتعلیٰ ہے

کوئی ان کے قانون کی انڈیشن ایسی ہی تھی جس کے تحت وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا یا
جرمان دیتا تو اس نے دوزخ نہ بھرا جس میں اس کی ساری جائیداد ایک لکھی نہیں جس نے
جرمان بھریا جائیداد ساری بچ گئی بنگ کو دے دی ساری اور بچے آپ کو آواز
کر لیا اور مدینے سے باہر اس کا ایک چاکر تھا وہاں دو شفقت ہو گیا ۱۹۹۹
میں، میں حج پر گیا تو اس کے گھر میں جا کر کھانا کھایا، پورے گھر مدینے سے کوئی چورست کھو بیٹری پر مطافات
میں۔

اب کا مشہور شیخ کیا اس نے صحرائے بکریاں لے کر آیا اور آٹھ بیٹے کی بکرا سٹری
میں ان کو بچا ایک لکھ (سودی) ریال کمانے والا پانچ سو ریال کے گھر پر رہا ہے

میرا کچھ تو ریزی تے ہاتھ میں رکھ دو دووں راج سنے کہ آج کیلی حلال روزی ہمارے
تو جس دامن ہوئی ہے سوئی تے دار ہے جس اور پوچھ سو کہیں اور ایک لاکھ روپے
کہوں "اور وہ دونوں خوشی تے دار ہے جس کہ آج پہا حلال روپی ہے جو ہمارے تو
میں آیا۔

یہ سارا کچھ پچھنے کے لیے تو اس نے امان جا کر میں کھانا کھایا وہ تو پہلے
بھی چاہتا تھا کہ یہ کام حرام ہے بچہ اس وقت کیوں نہیں بھڑکا "ہجرت کمر
بھڑکا امان میں کب نہ تھی ہے بچہ تو ٹھوکر کی طرح بہا کر لے جاتی ہے
نہیں شرہ کی ہے کہ وقت کچھ گئے۔

شاہ عبدالعزیز کے رونے پر تیل کے چشمے

شاہ عبدالعزیز نے سارے شہر سے چڑاں کو آفر کر دیا تھا سویوں پر لگا دیو
تھ تیل ماری نے مجھے تو وہاں سے عبد العزیز جب نکلتا تو قویت تھکے تے دیو کے
میرا تو ایسے ٹیٹ لگا کر بیٹھ رہا در میں کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوئی اور رو رہا تھا وہاں جاتا
عبدالعزیز کے استہانے پوچھ کیوں اتنا رو رہا ہے "کہتے تھ کہ میں نے اب ویری
سے روک دیا اب کچھ روزی توں تے امان "تو تھ تھلی کے رستے رو دیا
س سہتے سہتوں نے پڑتے تھنی مٹی اور ان کی زمین سے تیل سے شیشے نکال
دینے جو حرام پھرنے و حلال پڑنے کی برکت ہے آج ان کو کچھ ٹھوکر لگائی کہ اپنے
پیسے لینے سنیا لیں حسب آئی تہ کا کہاں سے کھائیں گے "

امانت دار حوالدار کی درد بھری کہانی

یکے عودا رکھ د برادل عمر میں تیج میں وقت لگو ملاں پہ
کچھ مشکوک پیش کرکے دانی تھی ہوئی۔ کہنے لگا ایک دن ہزار تے بنے گئے تھ
پ کرادو کیسے کرتے ہو اس میں تے کہہ حسب آئی تھ کہ تے کو آواز دے ہو جاتے

تین دن بٹے گئے تو کہیں جوتے نہ ملے تو اتنی آواز دے دیتے ہو کہ پتہ پڑ جائے کہ یہ ہے کہ ایک سال گزر گیا ہے میرے گھر میں سال نہیں چلا یعنی سنہ رانی کھاتے ہیں ایک سال چلا جو دکھ ہے میرے گھر میں سال نہیں چلا یہ سنہ کمالی ہے کہ بڑے بڑے اولیاء اس کی نہ کوئی امت کے دن نہیں پہنچ سکتے۔

گمراہی کے ماحول میں ایمان کی حفاظت کرنے والے کا واقعہ

۱۹۸۳ء میں اٹھکھنڈ میں اجتماع تھا تو میں اس کو روک دینے پر گیا تو ایک شخص نے کہا کہ چہرہ دے رہا تھا، پرچہ تو لگا تھا تو اس کا تعلق کون سا تھا؟ وہ تو کون سا تھا؟ آپ سے ملنے کا جو اشتقاق میرے لئے کہ گمراہ کر دیتا؟ کھینچے گا میں نے نہیں، ان کے لئے تھے اللہ تعالیٰ نے میری ساری رہائی بدل دی تو میں نے دہشت کی بڑی خوبصورت جو مجھے قلعہ تک لایا ہے۔

”اگلی اس کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے دلائل تھے کہ ایمان کے پاس ہے گمراہی کے جتنے دلائل ہیں اسباب ہیں فحاشی کے عریانی کے سبب عریانی کے عورت مرد کے عذاب کے یہ Peak ہے اس لئے کہ اور ہے، مگر کوئی نہیں ہم اس میں توپ لے کر پھرتے ہیں اب اور کوئی تھکی نہیں ہے ان کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے دلائل ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے چھوڑ دیا، گمراہی ہے اس میں بہت کے ساتھ آ رہے ہیں کہ وہ باطل ہے اور یہ حق ہے اور ان کو نہیں یہاں سب سمجھتے۔“

امریکی ڈاکو اور اتباع سنت

امریکہ دہریہ ماحول میں تھی شکاگو میں ایک مسجد میں جمعہ کی نماز تھی تو اس مسجد میں نماز کا

[illegible]

یہ وہ فرنگی ٹیپا کہ ہونے میں کیسے بچا اس نور شمس سے ہی اولاد ہو گئی
 اے پاک کو راضی کر۔ یہ محنت ہی شکر ہو گئی۔ نمازِ پنجگاہ کی خلیفہ ہے۔ ہمیں
 پڑھنی تو بھی ٹھیک ہے۔ اے پڑھنے کی خوشی۔ اے بچوں کے گھر۔ قرآن پاک کی حکومت
 سوہنے تو خوشی کوئی نہیں۔ وہ بے تو غم کوئی نہیں۔ یہ وہ سورج ہے ؟

مولوی صاحب کا تبلیغی شخص سے شکوہ

[illegible]

۶۔ مجھے کتنے افسوس ہے !

کہتے تھے۔ یہ ہمارے تھے پہلے انہیں غرور و پندہ و بنا تھا۔ بسب سے چھڑا کر آیا
 ہے سو وہ پیو ڈھکا ہے۔ پچھواتے ہیں کہ ان کو کیا دیکھا۔ یہ تو نے کیا۔؟ کہا۔ جی
 پہلے جھوٹ پر کاروبار تھا۔ سو وہ چکا رہا تھا۔ بسب سے ہی تھے آئے وہیں جھوٹ بھی
 ہو رہا۔ سو وہ بھی نہ رہا۔ بسب نے چکر کھانوں کو روٹی بھی مشکل سے چرائی ہوتی ہے
 نہ مٹھ سے سو رہے انہیں دے دیں۔ انہیں یہ کہتے ہیں تو پھر وہی شروع فرما رہا ہوں۔ ان کو

دوں کا وہ بھی تھا کہ گ

آج کا مسلمان کافر کے لئے رکاوٹ ہے

میں بکراؤ میں سے آ رہا تھا۔ میرے ساتھ ایک اور ایسا شخص ایک گھٹنے پر
 لیٹا ہوا تھا۔ میں نے سمجھا کہ انگریزی تو مجھے جہاں فی زونٹی پہنچ کر ہی ہو
 گئی۔ انگریزی بولے بولے تو اب مجھے کہاں یاد ہو گی۔ پھر مجھے غیور آیا اسے دعوت
 دی۔ پھر خیال آیا ہوا نہیں جائے گا۔ ایک شخص اسی شخص میں گزار دیا تھا۔ وہ
 کیا آخر مجھ سے باز گیا۔ میں نے کہا اللہ! بہت بولی ہے یاد کروا۔

خوشی نے اس سے بات شروع کی۔ کوئی بدروہ میں نہ تھے کہ بعد میں نے دیکھا کہ
 پانچ بیس فیصد الفاظ آنا شروع ہو گئے۔ میں جو کہتا تھا جتنا تھا میں نے اس کو تاہم میں نے
 اس سے ایک سوال کیا! میں نے کہا یہ بتانا تھا وہی ساری زندگی ہے
 تاجن شراب پینا ہاسکو کلب جو ساری زندگی اس کے سر ہو گئی
 ہے تجربے سمیر سے پرچھو کیا اتنی جی کائنات کا در کیا اٹھنے ہوئے اور کیا یہی مقصد
 ہے

کہنا چاہئے

اپنے دوست تبدیل کے چاہئے

ت کو شراب پی جاتے

اور جبرے سوسہ ہو کر پڑ جاتا جاتے

بقیہ تو اور کوسب بکھلنا دیا جاتے

و گھوٹوں بھر تیل کی طرح کام شروع کر دیا جاتے

میں نے کہا اپنے دل سے سال کر کے مجھے جواب دینا زندگی کا مقصد یہی

ہے خاصا ہوشیا

کئے گا یہ بات تو مجھ سے کسی نے بھی پرچی ہی نہیں

نزدیکی کا مقصد یہ ہے کہ بیش مقصد کے ہونے کے بعد نہ ان دھمیان محسوس کرتا ہے۔ سنوں
محسوس کرتا ہے۔ جن محسوس کرتا ہے۔ تو اپنے دل سے حوالہ کرو۔ کبھی زندگی میں
جس عسوں کرتا ہے۔ کبھی لگا نہیں۔

تو ہر زندگی میں نہیں ملے۔ انہوں نے سامنے ہیں جس میں زندگی مکمل ہے لیکن
ہر کیا کریں؟ ہم نے تو اپنے پاؤں پر خود لگا دئی۔ مری ہوئی ہے۔ اب میں نے اس کو
اس کی ہمت شروع کی کہ اس کو ایک یا کئی خط سب سے۔ اس کی یہ یہ خواہاں ہیں
پہلے سے لکھ لیا کہ شراب دہم ہے۔ یہ تیری گویا گل کر دیتی ہے۔

کتنے لگا۔ انہیں قہار۔ اب شراب دہم ہے۔ میں نے کہا، باب۔
کہا۔ میں مری، تیاں پھر تہوں۔ سب سے بہترین شراب نہ لہی تہ ہر کر چا
ہوں۔

میں اس کے بعد میں چپ ہو گیا۔ میں نے کہا اب میں اے کیا کہوں۔ میرا
دل پر وہ ہو گیا۔ آج کا مسلمان کو فر کے سے رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ خیر پھر میں نے اسے
کہا، ہمیں نہ تنہو ہماری کتاب پڑھو۔ ہم تو گمراہ ہیں، کتاب ہماری جی ہے اسی پر حلو۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں اتار دو۔

عبدالق صاحب الہی بی ہیں فیض آباد میں تھے۔ ہم نے ان کو میں دن
کے لئے لگا۔ پھر ان کی غرضت ہو گئی نہیں نے پڑھنے لگا۔ ہادی آگئی۔
ہم نے فیض آباد گئے۔ ان الہی بی بی نے قہ ظفر میں صاحب۔ وہ سیرا اس
فلو تو۔ انہوں میں ہر اکٹھے پڑھتے تھے۔ ہم انہوں میں اور عبدالق صاحب ان سے ملنے کے لئے
گئے۔

وہ جو پچیس کا ہوا تھا نہ ہے۔ اس کا ایک وہ اذکار بندہ ہوتا ہے اور ایک روز انہوں نے ہوتا
ہے کہ۔ نے ملنے۔ انہیں وہ شرب تھا۔ ہم وہاں سے اندر جانے لگے۔ سہ ملے سپاہی
کہا تھا تو عبدالق صاحب نے کہا۔ بھائی روز ان کو کھوجا۔ اس نے داغوں کو دیکھا۔ مونی

مہربان نظر آئے۔

اس نے کہا: "تو آؤ (یعنی اس سے آؤ) انہوں نے کہا: "میری جی رہی تھی کہ
تو کون دے دو گارے۔" اس نے کہا: "نہیں گئی۔" لہذا اسے تو کبھی اصل
دیکھو۔ بھائی جی یہ بانی حلال ہے۔ یہ روئے ہوا تو کہا: "میں مہربان ہی میں لی
پھر اس نے بڑا درد و مصرت دیا۔

چاہی بھی گل میں اور جا بھی نہیں گیا۔ اور انہوں نے بھی نہیں کیا۔ لہذا وہ
چاہی آئے چلے۔ انہی چھپے چلے اور سر سے لے کر اس میں نے مہربان
صاحب سے کہا: "آج مجھے ایک ہی بات سمجھ رہی تھی کہ اس سے کایا نہیں لے سکتا،
یہ تک حاکم کی عظمت نہیں ہوتی۔" غرضی عظمت دل میں نہیں آتی تھی۔ اس نے آپ کو پہلے آگیا
کہ اتوں کو پھر سیوے، دریا پھر آگیا احوال دیا۔ پھر وہ انہوں نے
اسے چھپے چھپے رہے۔ کیوں؟

پہلے تھیں مرنے والے پھر پھر تھیں انہی کی بھی۔ انہی میں نے تو مر رہا ہے
کہہ کر لگتا ہے۔ بھائی کا سر اور دھوٹا میں اس کی۔ تو ہم بھی نہ تو ان کی عظمت دل
میں آتا ہے۔

ہماری جماعت کا صحابہ کرامؓ کی قبور پر گزر

ہماری جماعت اردن کی تھی تو کسی وہاں اسے سمجھا۔ انہی میں نے اسے
اسی اعلان کیا کہ پڑھنی پڑھنی ہے۔ مہربان میں انہی میں نے اسے سمجھا۔ انہی میں نے اسے سمجھا۔
شمیر دے انہی کی قبریں ہیں۔ انہی کی قبریں ہیں۔ انہی میں نے اسے سمجھا۔ انہی میں نے اسے سمجھا۔
ایک راستے کے کنارے پر قبر تھی۔ اسے پڑاواں میں گئے۔ اسے ایک مقدمہ ہے۔ یہ ایک
موت لائی گئی۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔
یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔
یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔
یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔ یہاں پر تھیں۔

ان کی قبر پر بھی ٹیپ نہ تھا۔ آدمی اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا۔ عبداللہؓ کے بارے میں وہ اہمیت ہے۔ کونسا آگے بڑھے تو بڑی بچے پاؤ آگئے۔ تو ایک دم اپنے آپ کو بھلا "اے نفس! مجھے قسم ہے اپنے رب کی میں جان اس پر قربان کروں گا۔ تو چاہے یا نہ چاہے۔ تو مانے یا نہ مانے۔ تجھے حرم ہو یا بی بیوں میں رہے ہو گے۔ اب جنت کا شوق کر۔ لوگ اسلام کو ماننے کے وہ ہیں تو بڑی بچوں کو رکھنے کے وہ بچے ہیں۔ ایسے نکلے ہو تو موت تو بہر حال آکر رہے گی۔ اس لئے وہ کام کر جو تیرے ساتھیوں نے کیا۔ آپ نے آگے بڑھا کر پھانگ لگائی اور ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ وہ مقام آج بھی محفوظ ہے جہاں تینوں شہید ہوئے۔ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں ہاں میں، یقیناً ہوں کہ تینوں کے تینوں جنت کی قبروں میں غوطے کھائے پھرتے ہیں۔ جنت کے پہل کھار ہے ہیں۔"

پیدل جماعتوں کی برکات

مذہباً مسلمانوں سے ایک جماعت سفر کر کے آئی ہے۔ دس ہزار آدمی ایک سفر میں مسلمان ہوئے۔ قبیلوں کے قبیلے افریقہ میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ پیدل جماعتوں نے لاکھوں انسانوں کو کل میں داخل کروایا۔ تین ہزار مسجدیں فرانس میں بنی ہیں۔

اب سلطان عبدالعزیز الدین الیوتی رستمہ اللہ نے فلسطین فتح کیا۔ بیت المقدس کو فتح کیا۔ تو سارے یورپین شہزادے فرانس میں جمع ہوئے۔ اور ایک گرجے میں سب نے فل کرسم اٹھائی! کہ مسلمانوں سے بیت المقدس واپس لیں۔ گرجے۔ اس گرجے میں انہوں نے تیسری اٹھائی تھیں اور مجالس وقت مسجد بنا ہوئے۔ اب تا کہیں کتاب انقلاب ہے۔ گشت ہمارے ہیں۔ تعلیم ہو رہی ہے۔ جماعتیں نکل رہی ہیں۔ تو سب پر محنت کرنے ہوئے۔ ہمارے عالم میں پھر یہ بچنے کے لئے چار مہینے ہیں۔ چار لکھ دن ہیں۔ یہ تو بچنے کا نظام ہے۔ یہ کوئی حتمی چیز نہیں، بچنے کی ہے۔

چلے کہاں سے لائے ہو؟ سوال جواب

ایک عرب کہنے لگا، چلو کیسا سے لائے ہو؟

میں سے کیا تحریریت لیس دن۔ دو دن۔ کوئی بھگرنے کی چیز ہے
برائی

تحریریت کے لئے اہانت پابند۔ وقت کا ایک نظام بنا۔ تحریریت کے بغیر تو نہیں سمجھتا۔
تحریریت کے لئے تو وقت چاہیے۔ وقت۔ کے لئے نظام ہے اور کوئی ایسا بے عقل بھی نہیں رہتا جس چلنے میں
کیا ضرورت ہے؟

آدمی علیہ السلام کا چھاپنا رہا چہ لیس سال پھر رہنمائی۔
مجران کو زمانہ تو ہے کے لئے چالیس سال پھر تو بہ قول کی۔
ان کے دو پہلے تو چالیس سال چالیس سال کے تھے۔
آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے ذہیر پر بٹھایا چالیس دن۔
موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بٹھایا۔ لے سیف سات دنہ اور بعین لیلۃ چالیس
دن بٹھایا۔ چہ لیس دن ضرور پہلے کھانا اور ساتھ روزہ پہلے کارورہ

مخلّ آج سحری کھائی چالیس دن کے بعد چاہے کہ اظہار ملی کی اور پہلے کے بعد قورات وہ
کی یس علیہ السلام کو چھٹی کے بیت میں رکھا تو چہ لیس دن رکھا۔
تو ابراہیم علیہ السلام کو آگ کا چلہ
موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کا چلہ
یس علیہ السلام کو پہلے کا چلہ
اس نے جس اکٹھے کر کے کہا: یا اے دو تین چلہ
اور خود ہٹ پاک پہلے میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:
"جو چالیس دن عجب اولی سے قمار چلے۔ جہنم سے نجات ملتی
سے برائی ہو جائے گا۔"

چہ چالیس نمازیں سحری مسجد میں چلے میری خدمت
اس نے لئے ادا ہے ہر جائے کی چالیس نمازیں لکھیں بچوں کیوں نہیں لکھیں!
تو کوئی قصہ نیست تو ہے

حضرت مڑکھڑمانے میں ایک شخص جہاں کے راستے سے واپس آیا۔ تو پہلے فرمایا
 کہتے دن کے بعد آئے ہو؟ کہا ایک مہینے کے بعد

فرمانِ عمر! چلہ لگا لو (فائدہ ہوگا)

حضرت مڑکھڑنے کہا: ہلا جمعیت اور میں اللہ کے بندے! چلہ تو ہمارا کر
 ی لیے تو اب کوئی بے اصل بھی نہیں ہے کہ انہی کے چلہ لگانا شروع کر دیا۔
 پھر ایک اور حدیث ہے: من اخلص للہ اور بعین صباحا ہر ایک چلہ
 اذکرہ دے۔ انت اللہ یتابع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ اللہ اس کے دل کو حکمت
 سے بھر دینا۔ ہے اور دینا بھرتا ہے کہ وہ جتنے بن کے اس کی زبان سے جاری ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی چلہ ہی
 ہے۔

بھائی ہم نے کوئی نئی چیز تو نہیں مانگی اگر سارے عالم میں پھرا ہے تو اس کے لئے
 بھائی سال سال کی جماعتیں بن کے جائیں۔

سوڈانی نوجوان کا واقعہ

ایک سوڈانی نوجوان مجھے ملا رہے تھے میں نے کہا کیسے جدیت پہ
 آیا؟ کہا پاکستان سے ایک جماعت آئی ہوئی تھی اور وہ وہی ساحل کے ساتھ ساتھ
 وہ کسی کورسوز نے کے لئے نکلے ہوئے تھے تو میں وہاں تک جھڑک لینا ہوا تھا وہاں جو
 تھے وہاں باش نوجوان امریکن انہوں نے ان کا مذاق اڑایا تو وہ تو میں نے جو انہی کو دیکھا
 (مسلمان تو چھپتا نہیں دس کروڑ میں پتہ لگ جائے گا کہ مسلمان بیٹا ہے۔ ہمیں تو بتانا پڑا ہے جی میں
 مسلمان ہوں مسلمان کی تو ایک بچکان ہے)

میں نے دیکھا کہ وہ بڑے یقین مسلمان ہیں میں دہلے میں تک جھڑک ان کے پیچھے

پہنچا

میں نے کہا السلام علیکم میں مسلمان ہوں میری غیرت کو جوش آیا

ہے۔ آپ کی بے عزتی کی نئی ہے، آپ نہیں خبر لے ہیں؟ میں آپ کے پاس توں کار
 انہوں نے کہا۔ توں جگہ ایک مسجد ہے۔ ہم وہاں خبر لے سکتے ہیں۔ گھر کی پکڑ
 بدلے۔ یہ حالان کے پاس پہنچا۔ کچلی بھس میں ایسی تہ کی کہ پوری زندگی بدل
 گئی۔

20 لاکھ روپوں کا زیور پہننے والے کی توبہ

انچسٹر میں ایک آدمی سے ملے یہ باتی حضرت مسیحیانی : ان کا
 بیٹا بیٹا بھی جیسائی دو بیٹیاں بھی جیسائی پوری بھی جیسائی سارا شجرہ
 نسب گھر میں لٹکا ہوا تھا۔ شیخ عبدالقادر کا درمیان میں نسب نامہ آتا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے سے پوچھا،
 تم مسلمان ہو۔ کہا نہیں میں کھٹولک ہوں۔ میں نے کہا، کیوں تیرا باپ تو مسلمان
 ہے؟ کہا میری ماں کھٹولک ہے میں بھی کھٹولک ہوں۔
 یہ وہی حال تھا۔ ہم ملنے گئے تو وہ شیخ چمپرا بھی بڑھائی کی کلاچھو پاکستان میں اسلام نہیں لیا کہ
 انگلستان میں تبلیغ کرنے آ گئے۔ وہاں رشوت ہے رونا ہے یہ ہے۔
 ہے جاؤ وہیں تبلیغ کرو۔ اب بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ ہم یہاں آدمیوں میں قسیم کر دیں
 گے۔ اہل بے عزتی کی کمر بند کا نام اسے میں اس کی تہ کی تہ کی۔ اس نے
 جلا کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ہمر نے سلام نہیں کیا۔

ہم نے کہا بھئی ہم تو غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تو اتنے غصے میں کیا کرتے
 ہوتی پوری کی تہ میں کر دی۔ ہمارے سامنے ہی کھڑے ہو کر اس کے گلے لگ کر چمے
 لگا۔ یہ بڑے جاہل لوگ ہیں ان کو تو اب کا ہی نہیں پتا میں نے کہا، ہمارے
 جاہل ہی رہیں اللہ کرے۔ یہ میں اس سے پہلے ملاقات ہمارے ہوں۔ وہ دن کے بعد میں
 نے اسے فون کیا میں نے کہا، حضرت! آپ جہاد رکھنا رکھنا چند فرمائیں گے۔ صرف آپ کو
 کھانے کے لئے بلاتا ہے۔ چند دست میں نے اس کی منت کی کہ آپ کھاؤ! آکر کھا جائیں۔ آفرود ہوتا۔
 ہم کیا کر رہا تھا کہ بے نیکی مجھے لے کر جاؤ۔

ہم کئے ان کو نے کرتے کوئی میرے خیال میں چند دنوں کچھ کام سے زیادہ پہنچا ہوا کہ
سولے کا جویم است کا اور تیرہ کے اور پتہ نہیں کیا یہ سے م
میں تہہ پایوں جسکی بناس سے زود و کا سو ہم نے اسے مسجد میں بٹھو۔

ان نے جاننا کہ آپ ہم اسے پہنچانے کے لئے کہے تھے کہ ان میں میں نے
بعد پہلی دفعہ مسجد میں آئے ہوں۔ ان میں میں نے بعد کیے تھے یہ بعد
کیا کیا میں تو یہوں آنا ہی چاہتا تھا۔ ان میں میں نے بعد کیے تھے یہ بعد
ہوں میں نے کیا کام میں کیا جو کہ آپ کے ساتھ میں آئے۔ بعد اس کے
ہوں تو معلوم ہوتا ہے وہ چنانچہ ان میں میں نے بعد کیے تھے یہ بعد
کئے پھر ان کو مسجد میں لے آئے اٹھنا تھا کہ آپ نے ان کی پھر وہاں پہنچانے پھر میں کو
لے تھے۔ میں نے ان کو کیا کیا یہ ان میں میں نے بعد کیے تھے یہ بعد
کیا تو انہوں نے مسجد میں کیا چاروں آگیا ہے ان میں میں نے بعد کیے تھے یہ بعد
روزوار سے مگر نکل رہا ہے میں اپنے آپ کو کہہ رہی ہوں کہ میں نے ان کو کیا
ہے ان میں میں نے کیا کیا یہ ان میں میں نے بعد کیے تھے یہ بعد
روزوار سے مگر نکل رہا ہے میں اپنے آپ کو کہہ رہی ہوں کہ میں نے ان کو کیا

ایک عرب عالم کا جماعت میں لگنے کا سبب

ایک عرب چودہ (محدثی عرب) سے آیا، بہت بڑا آدمی تھا۔ لکھنے کا بہتے ہو میں
کیوں آئے ہوں؟ میں نے کہا، فرمائیے، لکھنے لکھ میں جدا میں ہوں اور جو کہ ڈیڑھ گز اسلامی

کرنے اور یہ بدلتے رہتے رہتے تھے۔ انہیں مانتا کہ ان کے پاس خدا کے حقائق ہوتے تھے۔ شاید یہ ان کے لیے سچا تھا۔ لیکن ان کے پاس جو وہ دیکھ رہے تھے، انہیں ان کے لیے سچا نہیں تھا۔ ان کے لیے سچا یہ تھا کہ ان کے پاس خدا کے حقائق تھے۔ ان کے لیے سچا یہ تھا کہ ان کے پاس خدا کے حقائق تھے۔ ان کے لیے سچا یہ تھا کہ ان کے پاس خدا کے حقائق تھے۔

میں نے ان ہوشیار سپاہیوں کو دیکھا تھا۔ امریکا میں لڑنے کو اور یہ دین ہوتا تھا۔ وہاں سے بی بی کی سہولت کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے پوچھا کہ کیا یہاں پھر بے لاکھوں کے ہونے کا۔ پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد کے لئے اور سب سے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں میں امریکا آئی ہیں۔ امریکا کے ساتھ راستہ دیکھتے ہیں۔ میں بھی اہل حق کے ہوں۔ میری اس کی بھی تعلیم ہوئی۔

فرانس کی پیدائش جماعت کا واقعہ

[illegible]

اس لئے ہم چل رہے ہیں اور ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں تو لڑکی نے کہا، ہمارے لئے بھی وہ کرتے رہو۔ اکابر آپ کے لئے بھی کرتے ہیں۔ اس لڑکی نے کہا، میں بتاؤں آپ کو کون ہیں؟ کہا، بتاؤ۔ کہنے لگی، آپ ہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم یہی ہیں؟ کہا، ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام نبی کیا کرتے ہیں۔ تو انہوں نے اٹھایا کہ ہمیں ہم نبی نہیں۔ اس نبی کا سنی ہیں جو ہمارے بڑے نبوت، وہی امداد نبی کا کیا تھا۔

الا فلیبلغ الشاهد الغائب

”اب میں جا رہا ہوں میرا پیغام آگے پہنچاتا ہمارے بڑے ہے۔“
تو ہم اس کام کی اور تنگی کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔ تو دونوں لڑکیاں مسلمان ہو گئیں۔ ایک نے ان سے روت پوچھا کہ فلاں دن کہاں چھوٹے؟ ایک ہفتے کے بعد آخروں کیوں کر بے گرفتاری اور ان کو بھی مسلمان کیا۔

ایک پادری کے اسلام لانے کا واقعہ

ہمارا ایک دوست مسلمان ہے۔ امریکہ میں نوکری کرتا ہے۔ وہی میں رہتا ہے۔ وہی سے جا رہا تھا امریکہ۔ جہاں میں جہاز اترتا۔ وہاں سے ایک پادری چڑھا۔ وہوں ایک سیٹ پر ہو گئے۔ راستے میں تعارف ہوا۔ آپ کہاں سے؟ آپ کہاں سے؟
کہا میں پادری ہوں امریکہ سے افریقہ آیا۔ فلاں ملک۔ فلاں بستی میں کس لئے گئے تھے؟ اپنے مذہب کا پورا کرنا۔ کیا تہجد رکھتا؟ کیا چار سالہ دہا سب عیسائی ہو گئے۔

چار سال گھر نہیں گئے؟ کہا نہیں کیا۔ چار سال گھر نہیں آیا۔ باطل پھیلائے۔ اس نے اپنی قربانی دے رہے ہیں اور حق پھینک دینے والے پوچھتے پھر رہے ہیں کہاں لکھا ہے؟ بچے مجھڑ کے چلے جانا۔ ماں باپ مجھڑ کے چلے جانا۔ جہاں تک پڑھو تو سنی صحابہ کی زندگی پڑھیں۔

مسلمان نے اسے دعوت دی۔ تو غرض اس نے کہا اچھا آخری فیصلہ یہ ہے

کہ میں کہہ ہوں کہ میں حق ہوں۔ آپ آج سے یہ دعائیں شروع کریں کہ اللہ! مجھ پر حق کو واضح کر دے۔ یہ دعائیں شروع کرو اور یہ میرا حق ہے، جب کوئی بات مجھ میں آئے تو اس پہنچے پہ فطرت دینا۔ سال کے بعد اس پادری کا عطا کردہ عری بی تالی ہوئی دعا روزانہ لکھا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حق کھول دیا۔ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ موراب میں دوبارہ اس ہستی میں جاؤں گا، دوبارہ مسلمان بنائوں گا جن کو میں جیسائی بنا چکا ہوں۔

ہمارے ایک ساتھی کی حیرت انگیز کہانی

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت جوان بچہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے تخلیق میں رکھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو سکون سے اٹھایا اور رائے دھڑ میں داخل کرادیا۔ ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا۔ ایک سال ہم سے پیچھے تھا۔ بڑا خوبصورت جوان تھا۔ حاضرت قرآن بھی تھا۔ اور تیس برس کی عمر میں اس کی شادی بھی کر دی تھی۔ ایک بچی تھی۔ اس کا آخری سال تھا۔ میں تخلیق میں سال گزار رہا تھا۔ مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی۔ میں جماعت میں چلا گیا۔ وہ اپنا تکبیر ہوا اور بے ہوش ہوا۔ تین دن تک بے ہوشی میں رہا۔ اٹھا کر ہسپتال لے گئے جہاں اس کا انتقال ہو گیا۔

اس کا بپا ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسو نہیں نکلا۔ اور میں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا رائے دھڑ لے کر آ گیا۔ اور کہنے لگا۔ یہ تمہاری امانت ہے تم سنبھالو۔ نہ بیٹوں کو پہنچے دیا۔ نہ چھوٹوں کو پہنچے دیا۔ جب اسے قبر میں اتار چکے تھے۔ پھر اس کی ہینس پہنچیں اور اس کی پھوٹھیں پہنچیں۔ انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھئے۔ وہ پتا نہیں کہ وہ نے پر پٹے بنا کر ان کو دکھایا کیا اور سامنے دھڑ کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا۔

ہم اٹھنے رہتے تھے۔ میرے ساتھ اس کا بڑا حلق تھا۔ رات کو تہجد میں جب اٹھنے تو بڑی مزیدار چائے پاتا۔ مجھے بھی پاتا۔ خود بھی پیتا۔ اور ایسا خوبصورت قرآن پاک

پڑھا تھا کہ جی چاہتا پڑھنا چاہا ہے۔ عہود جمہور کی قرآن پاک پڑھتا تھا۔ میرا دل لڑتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں نہ جائے تاکہ مجھے پتہ چلے۔ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ اللہ کی شان کوئی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ میری خواب میں اس سے ملاقات ہو گئی۔ ایسا ہی قدمہ وقت۔ خلیفہ ہاس پیٹنہ ہونے لگیں۔ ہاتھ۔ میرے پاس بیٹھ میں نے کہا۔ اے عبداللہ قرآن مجھے پڑھاؤ۔ کہتے تھے کہ میں نے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ کہنے لگا

ان اصحاب الجنة اليوم في شغل عكوبون
هو وازواجهم هي
ضلل على الارائك متكونون
لهم فيها ملائكة وليم يادعون
سلم قولاً
من ربك ثم جنهم

”اے ملائکہ! کیا پوچھتے ہو۔ جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی عورتوں کے پیار میں بیٹھے ہونے ہیں۔ اور کئی تخت۔ پڑھنا اور جنت کے پھل کھاتے ہیں۔ واللہ جبارک و تعالیٰ سے جو ہم پوچھتے ہیں دو کہیں دیتا ہے۔ اور جو تمنا کرتے ہیں دو پوری ہے۔ اور اس سے بڑھ کر مسلم قولاً من ربک ثم جنہم۔ اور کہیں نہ رہی جنت ہے۔“

میں نے کہا۔ یار تجھے سرتابی کوئی تکلیف ہی ہوئی تھی؟ تمہیں وہ تکلیفیں رہا۔ کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے میرے انگوٹھے کو بلایا اور کہنے لگا۔ عبداللہ! جوائے تمہیں دعا ہے۔ میں اس کے پاس چلا گیا۔ میں نے پوچھا۔ تمہاری دونوں کیسے لگیں؟ کہنے لگا۔ اس پائل جی سی ایل ٹی اس کا باپ جانتا تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا۔ دوسرے پاس آج ۲۲ مولوی طارق صاحب بتاؤ عبداللہ زعمی کیسے مزاراتا تھا؟۔ ایسے باپ اللہ تعالیٰ ہر جہد پیدا کرے۔ مجھ سے پوچھنا، میرا بیٹا کیسے وقت مزاراتا تھا؟ متلی تھا؟ وقت ضائع تو نہیں کرتا تھا؟ کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟ دیکھو کیسا رہا ہے۔

آج کے باپ کو دیکھو اس کا رویہ کیا ہے؟ غلامِ سلطان تھا تھا ہے۔ جب ارادہ ہوا تو ہوتی ہے تو پھر باپ نے سر میں بھی جوتے، دھاتی ہے اور ماں کے سر میں بھی جوتے۔ دھاتی ہے۔ جب اپنی والدہ کو آپ کو منع کیا کہ تو قرقر تے نکھو کہ یہ کہا ہے فرما ہر دار میں گئے یہ تیرے سر پر موت دہریں گے۔ جس اور دہری نہ مڑا آپ اپنے سر سے جڑ ہے منہ کریم پر بادشاہی ہے میں سووی اور ہوں بولتا تھا کہ ہاتھ توڑی ہے۔ کتنی ہے تو بڑھلی ہوئی ہے کیا کتنی ہے۔ باپ سے کتنی ہے۔ تو نے ہرے لے لے پایا ہی کیا ہے؟ آج کے زمانہ کے افسوس ہیں۔

اس کا باپ جب بھی راتے دھڑ میں آتا کہ ایک دھڑ ہے اور میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟ جب میں نے خواب میں دیکھا تو میں نے کہا۔ بھئی آپ خوش ہو چو؟ خدا تعالیٰ نے مجھے تو یہ دکھایا ہے۔ اب آپ تھراؤ، اب آؤ۔ پھر بھی وہ بیٹا بن جاتا رہا۔ ایک دن بڑا خوش ہو کر پاتا تو کہنے لگا۔

مودی صاحب میں سے ابھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے کہا۔ بھئی آپ نے جیسے دیکھا ہے؟ کہنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ستر اٹھ کے ہوئے یاد آیا۔ اب اس کی مجھے کمر نظر آ رہی تھی۔ یہ دیکھ نہیں آ رہا تھا۔ پہلے چلتے آگے ایک دیوار آئی۔ اس دیوار کے اندر دو خواب ہو گئے۔ وہ دیکھ کر پوچھ لگاؤ کہ کھڑا تھا۔ وحشی اللہ عہ۔ اللہ اس سے راض ہو گیا۔

اس وقت تک میں اپنے آپ نہ کرتے ہیں جن کے یہ جڑ ہے ہوں۔ نہ مائیں ابھی نظر آتی ہیں جن کے یہ جڑ ہے ہوں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر جان مال وقت کا ترانہ دے دیں تو کھڑی نہ پھینکا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اور اس کے سوال کی بھت کے سوا اس جڑ ہے مت جائیں۔

بَارِبَ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا نَسْفِي لَجَلالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ

سلطانک

ایک عرب تو جوان کے ذریعے اعلیٰ میں انقلاب

اس واقعہ میں عجیب و غریب اتفاقی سے ایک نوجوان آئی ہوا تھا عرب۔ حضرت سنیؒ کی اولاد میں سے مراکش کا رہنے والا۔ پھر کچھ کیوجہ سے اعلیٰ میں رہنا پڑ گیا۔ یہ کس حال کی عمر اور اس اعلیٰ کے لئے اعلیٰ میں پہلے مسئلہ ہوا تو عزت و شہرت کی

دہان تھی سو مسجد بنائی گئیں۔ جب کہ ایک مسجد بھی نہیں تھی اور سچ پر ستر نوجوانوں کو لے کر آیا ہو تھا۔ اعلیٰ طاقت خدا تعالیٰ نے مسلمانوں میں رکھی ہے۔ وہ وہ شخص ہے کوئی دنیاوی فائزہ نہیں۔ اسکا سبب یا فخر اس کی۔ مجھے اچھی خبر ہے یا انہیں نہیں اس نے وہاں جو اس ملت کو تہذیب کیا۔ پہلی اعلیٰ میں تھی سو مسجد اس کا ذریعہ بن گیا۔ اور اس نوجوانوں کی قیادت کا۔

تو آپ کا کام ہے آپ کی ذمہ داری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پہلی برامت کے گھبرائے ہوئے کسی برامت کی دعوت دے رہے ہوں۔ میں اور آپ ہم سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے کلام میں ہائیں۔ اور اس مذہبی قوت کے لوگوں میں چھپنے والے نہیں ہیں۔ پہلے نے میں جو اعلیٰ ہے اسے اسے اللہ تعالیٰ کی دہانے سے برہنہ کر دینا

تو اللہ کا حبیب خوش کوثر پر اپنے ہاتھ سے ایک پیر پلائے گا۔ سرور کے کورنگی پائیں گے۔ وہاں اعلان ہوگا کہ جس کی جیسے آخری امتی۔ اب دین مسئلہ رہا تو انہوں نے میرے دین کو کھلے گائے میرے پیٹ کو بچھو تھا۔ پہلے رہا۔ اللہ کا حبیب اپنے ہاتھ سے ہم کوثر پر لے گا۔

سری لنکا سے فوجی تک سفر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسے سال بہ سال سفر ہو سری لنکا سے سری لنکا تک۔ فوجی فوج۔ آخر یہی در مسئلہ تھا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ تھوڑے کا کہ یہاں سے فوجی بیٹا گیا ہے وہاں سے

صومہ پناہ کی اسی قیامت پانی مسلمان ہے۔

وہاں چوہاں بنے کہ کوئی مسلمان ہے نہ زانی نہیں رہا

کوئی عورت ہے یا نہیں رہی

پوری فخر ہوئی زنا خور ہو گیا

شاب فخر ہوئی تازیان فخر ہو گئے

نماز کبھی رکعتیں چھوڑا مسجد میں چلے جاتے ہیں یہ نہیں کرتے

سجود میں سر پہ تونڈو کے پٹے جاتے ہیں اور تین سال سے وہ اپنی بیٹی کا کام ہو رہا

سری لنگ میں ادا پہنچے اس کٹھنچا کی مسلمان پادری کو پانچ مسلمان تین

تین لاکھ اجرت میں سوچے دے چھ سو برساتیں تھکیں ساری دنیا کی فقرا داندہ توانی نے

بول دی ہے ہوائی جہازوں میں ڈالیں ہو رہی ہیں تہذیب جرمی جارتی

ہیں پہاڑی پوٹھو پڑوا نہیں ہو رہی ہیں

گوگلوں کی جماعت

دور ہے۔ اتنے میں گوگلوں کی ایسے جماعت آئی ایک گونگا دوسرے ڈونگے کو چاند نہر رہا تھا

ہیں اس کو کچھ رہا تھا راجہ جو ہیں دوسری ہی تھا اونچیتا میں نہیں ہوا

اب دب دب ہے۔ اب بیک۔ ہوتے تو اس نے اس کو کیا تو سر جا کے گا، اس نے کندھے سے

انٹارو کیا، پھر کہ جیسی قمر کوہ ہے میں اب وہ اس کو دیکھ رہا ہے پھر کہ تھے قال رب

ہیں پھر ادا پر مچی آئی پھر آتے صاحب کا اٹھ رو گیا چلتی ہو رہی ہے قربان جانیں

ان کے، سولی پر لٹکا دئے گئے تھے بھی گھٹے گئے اور اٹھ نے زندہ دہرے دھو رہا

گوگلوں کی جماعت میں یہاں قمر صاحب دوسرا پ کی آواز نکال رہا ہے

اپنے پوتھ کے شہر سے اس کو ایک ڈھب دھروا

ایکے دھروا پھر ایک تہی جاتی

پھر کہ ایک تہی قبر میں رہی ہے

سب میں کہ رنج و آہ ہے ایسا جو رہا ہے
 مجھ نے کیا کیا آہستہ آہستہ اور سہل سہل
 مجھ اس نے کوئی اور کیا جنت کا دھوکہ دیا تھا کہ میں نہیں کا اٹھا رہا ہوں
 حور کا کا اٹھا دیا حور کو جو جی تو صورت حور
 تجھے ملے گی میرے ساتھ وہ جس دن کے لئے تیار ہو گیا اور جس کو جان لے گی
 جس بھی پہچانی ہر جہ جہاں وہیں میں رہا تھا اور نہ کبھی مسامی
 تھے طہارت بھی سب کچھ سمجھتا ہوں وہی ہے وہ اللہ تعالیٰ تو سخی کرے جو اس کے چاہے
 ساری دنیا کے کہ وہ جلو کے درجہ میں ہے سہل سہل جس کو کوئی نہ جانتا کہ
 تھے کوئی مقرب چار کر کے ان کو اپنے گونگے نے چار کر کے خدا

آسٹریلیا کے ایک جزیرہ میں بھٹکے ہوئے عربوں کو

دوبارہ اسلام کی دعوت

میرے بھائیو!

سامری دنیا کی ریت اُس کے پار پار ہے اس کو کا رہی نہیں
 نے اس کی دعوت دو افریقہ امریکہ میں بڑی دنیا بڑی ہے جہاں آئی تک کوئی نہیں گیا ہو
 ہمارے ہے

ایک جزیرہ آسٹریلیا کا ایسا پاکستان کی نہیں ہونی افریقہ کی ایک برصغیر کی
 ایسا اس جزیرہ عرب آبادی بھی لیکن وہ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے اپنے ہندو مسلمانوں سے
 گرفتار چھٹی وہ مسلمان بھی تھے اور مسلمان تھے ان سے بات کی کہ یہ جو تم نے قوم
 کیا ہے میرے باپ کا کیا کرتے تھے ہم عرب ہیں لیکن ہم بھول چکے ہیں سب
 یہ انہوں نے کہا ہمارے پاس کڑا ہم سے لئے آئے ہیں کہ چنے ہو یوں کو بھولا تھی یہ
 دلا میں تو بڑی عورت تھی ملکوں سے نکال نکال کر جو ان لوگوں کے لئے

پھرنے سب کو لے کر آئی اور سارا راز اُنہوں نے بھردیا آگے انہوں نے من کو
دعوت دے دے کہ سب کو کھنڈ ویاہ رو پڑھا

ایک جماعت کے ہاتھوں آٹھ سو آدمی مسلمان ہو گئے

پچیس سال ہمارے گئے تو کاکوت ایک جماعت نیکی ذرائع روں کی جو نیکی چلاتے ہیں
وہ بھی تبلیغ میں وقت دیتے ہیں ایک چنے کے لئے راز لیں گئے ۸۰۰ آدمی ان کے ہاتھ
پہ مسلمان ہوئے آٹھ سو پورا قبیلہ تھا آٹھ سو افراد کا جو قبیلہ کاسرواد تھا اس کو دعوت دی وہ
مسلمان ہوا سارے قبیلہ والوں کو اکٹھے کر کے دعوت دی تو سب مسلمان ہو گئے تو یہ تھوڑے
تھوڑے کام کی برکات ہیں سب ہر مسلمان تبلیغ کا کام کرنے کے توفیق دی ویا میں اسلام پھیل
جائے گا

آج مسلمان غیروں کے لئے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں

۱۹۸۲ء میں جب انگلستان گئے تھے تو ہمارے ساتھ ڈاکٹر امجد صاحب تھے ان کی عادت
ایسی تھی کہ گھروں کو بھی دعوت دینا شروع کر دیتے ہیں تو ایک گھرے کو دعوت دی تو اس نے
کہا کہ اسلام سے تو مجھے پیار ہے لیکن مسلمانوں سے نفرت ہے اسام اچھا نہ ہو
ہے اور مسلمان برا ہے دوسرے صاحب نے کہا کہ پہلے علی طور مسلمان ہو
جائیے تو پھر ہم سب مسلمان ہو جائیں گے

اس تبلیغ کی محنت کے ذریعہ سے ایک تو پورا رین پھیلنے کی دعوت دی جا رہی ہے کہ ہم پہلے
پورے دین کو نیکیں اور اچلی بات کے لئے ذرا بن بتایا جا رہا ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کے
پاس اللہ کا پیغام ہے نہ کہ اپنا پڑے تو ایسے جانا ہے یہ دعوت الی اللہ ہماری ذمہ داری ہے
اسی پر تو یہ سارے مراسم اور انعامات ہیں اس وقت اسلام میں جو دیر ہو رہی ہے ہماری
وجہ سے ہو رہی ہے

نیا گرا آبشار پر ایک شخص کا مسلمان ہونا

ہم دہائی پہنچے تھیں اس کے بارے میں کوئی بات نہیں تھی۔ وہاں پہ چوٹی والی سب سے بڑی آبشار گرتی تھی جس کو تو کراچی کے لوگ جانتے ہیں۔ انھوں نے ان ارباب پر ایسے کئے تھے کہ وہ جوتے ہیں۔ ہمارے قریب سے گزر رہے تھے۔ تو نے رہا وقت آ گیا تو ہم نے یہیں مار چڑھنے کا ارادہ کر لیا۔

ہم نے ایک طرف ہو کر اذان دی اور پادری بچاؤں۔ تو ایک امریکن کرسی پر بیٹھ کر دیکھ رہا تھا کہ اسی آبشار کی سر سے اٹھو لیا۔ اور لڑکی چوڑی کر لے گئے۔ تو وہ کہنے لگا کہ آپ مسلمان ہیں؟ ہم نے کہا ہاں ہم مسلمان ہیں۔ تو اس نے کہا کہ میرے بھی بھروسے مسلمان ہیں۔ اب ہم لڑکے سے فرار ہو گئے تو وہ۔۔۔ فریب ہو گئی تو ابھامیوں کے کہہ سہے مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ تو کہنے لگا کہ مرال چاہتا ہے شادی ہو جائے۔ تو میں نے کہا کہ کوئی اور بیوی اٹھ جائے گی۔ امریکی بیویاں ہے تو کس پر حیرت مسلمان ہو گیا۔ تو ہم نے اس کو ایک سٹاک سٹریٹ کا پیسہ دیا کہ آپ اپنا شریف لے جائے۔ اٹھا اور میری صفائی کر دے گی۔

کیلیفورنیا میں ایک لڑکی کا اسلام قبول کرنا

کیلیفورنیا میں ایک عرب کا گھرانہ آجڑی کرتا ہے۔ وہاں قریب لڑکی تھی اور بچے تھے کہ تو کہوں جو؟ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اس لڑکی نے بچہ چھوڑ دیا۔ یہاں کہہ رہے ہیں کہ یہ بچہ لڑکی کا ہے۔ تو اس نے کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت نہیں ہے۔ اور اس مسلمان چاہوں نہیں پہنچتے ہیں؟ عرب ہوا کہ یہ ان کی فطرت ہے اور کوئی ہے۔ اس نے کہا کہ اس کا یہ بچہ ابھی تو تو کسی؟

پانچ منٹ بات کی تو مسلمان ہو گئی۔ اس وقت وہاں ہوا یہی ہے۔ یہ چوڑی طرف سے ہو رہی ہے کہ ہم تبلیغ کرنا کام بنائیں۔ یہ لڑکی ابھی نہیں جانتی۔ تو انھوں

۳۳۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اپنے آپ کو بھول گیا ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ کون چوٹی

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں 16 لاکھ کے نقصان پر مبارکباد

یہ سچی بات ہے کہ میں نے اپنے لیے کوئی خاص منصوبہ نہیں بنایا۔ میں نے اپنے لیے کوئی خاص منصوبہ نہیں بنایا۔ میں نے اپنے لیے کوئی خاص منصوبہ نہیں بنایا۔

ما انصابت له يكي ليحطنتك وما احطنت له يكي ليحربك رافت ، لا قلاو

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

— 25 —

’جو تھوڑے آگے آئے، ان کے سامنے کی پتہ ٹھیک نہ ہو رہا ہو گا۔ آگے والی جگہ پر‘

“ ”

یہ تکلیف اتنی تھی کہ اگر بارش نہ آتا تھا تو شہزادی اس مسئلہ میں روزانہ گھما گئے۔ چوتھے دن
 ان کے کھانے پر تھیں۔ غصے کی کچھ شہزادیوں نے بھی کہا کہ اس
 سے بچے ہوئے مر رہے ہیں۔ سواری کاروبار کرتے کرتے جب برا وقت آتا ہے تو پھولنے لگے نکل
 جاتے ہیں۔ یہ پہلے میں کیا تھا اس کا نقصان ہو، اس لئے شہزادیوں نے کہا کہ اس کا نقصان ہو، تھا
 نہیں۔ مر رہے تھے۔ اس کا نقصان ہو، کہ ان کا نقصان ہو، کہ ان کے نقصان سے مر رہے ہو۔

بلوچستان کی دینی حالت

وہاں کے دین میں ایک جماعت نے بلوچستان میں اسلام کو

جب انہوں نے اذان دی تو اسی کے گونے سے کہا کہ شیخ یہاں کوئی سوسائٹ کے

بعد ان دی گئی ہے۔ یوں ہی بات نہیں کرتے۔ پاکستان کی بنا رہا ہو

بلوچستان میں جو پاکستان کا حصہ ہے۔ ساتھ ہی پاک کا ہے۔ ساری دکانیاں یہاں پر

دی ہیں تو ہم رکھتے تے یا غلام رسول نام رکھنے سے کوئی غلام رسول تو نہیں بننا ہاں، غلامی

سے غلام رسول بننا ہے، نام رکھنے سے غلام رسول نہیں بننا۔ غلام محمد سے غلام نہیں بننا،

وہ جو غلامی میں ڈالے سے غلام محمد بننا ہے۔

سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آتے تھے

ایک عربوں کی جماعت تھی افغانستان، تو یہ دو ٹکے تھے تو آئے تھے۔ آج سے

سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آتے تھے۔ وہ نہیں آئے وہ آئے تھے۔ آج سات

سو سال بعد ہمیں دیکھا ہے۔ اللہ کے واسطے! اب دو بار سات سو سال بعد موت آتا

ہم بار بار آتے رہنا

سارے راستے آزاد ہیں، مسلمان آئے تو نہیں جانے، کوئی پتہ نہیں۔ آئے تھے سات سو سال بعد اور

کرتے ہیں لیکن کد زبان پر نہیں چڑھتا اور دوتے ہیں اور چاروں سے گریں مارتے ہیں مگر نہیں گل

نہیں نہیں آتا۔ ان کو کسی نے سکھا ہے؟ کون یا سرداری لے گا؟ آپ نے سزا نہیں دی، میرے

دے میں کوئی نہیں تو پھر میں نے دے ہے۔؟ اسی بڑی زبرداری۔

سب سے بڑا عقیم انسان انسان جو اس کائنات کا سردار ہے، وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور آپ

ان قبر کے لئے پھر کھائے چم رہے ہیں۔ اور دانت ڈرا رہے ہیں۔ کھر چموز رہے ہیں

ہیں۔ ہیٹ پر پھر بانڈ رہے ہیں۔ کافروں کی گلیاں سن رہے ہیں۔ کھر پر ہمارے

ادنیٰ چ رہی ہے۔ گردن پر چادر ڈالی کر مرد زچا رہے ہیں۔ پھر چڑ رہے ہیں۔ گلیاں

پڑ رہی ہیں ناممکن۔ یہ ہیں صرف تبلیغ کے لئے ”اب ان کی امت کو بھلاؤ
پڑ رہے کہ تبلیغ تمہارا کام ہے تبلیغی جو امت کسی ایک کی امت نہیں بلکہ ہر مسلمان مبلغ
الہیہ ہے۔“

میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا

اس سے زیادہ عجیب بات یہ کہ ایک دن بیت اللہ سے باہر نکلا، مائے سرک پار
کی۔ مائے نیکی مٹری تھی۔ اس سے کہا ملاں جگ جگ ہے۔ جب ان کے ساتھ بیٹھ تو وہ ہر مائے سے
گزرنے والے کو گالیاں دے رہا تھا تو میں نے سوچا کہ ان کو رست دینی چاہئے۔ جب رست دینا شروع
کی تو اس نے کہا کہ میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا، تیری کیا سنوں؟
بیت اللہ سے سرک پار کر کے نیکی ایٹھ ہے، درمیان میں ایک چراگت کا نامہ اس کا دل
اتماخت ہو چکا ہے کہ جب بیت اللہ کو دیکھنے کے لئے سات پر مظہم کے کوٹ بھیجی گئی تے آتے
ہیں اور دس سال سے بیت اللہ کی زیارت نہیں کرتا اس کی بات سن کر میرا دل بے اختیار
ہوا تو اس نے کہا کیوں پوچھ رہے ہو؟ میرے جیسے یہاں پہنچاؤں ہیں۔

لب پہ میرے ذکر ہو یا رب تیرا ہر گھڑی

میرے ہمارے! دین اسلام کی قدر کرو شخصے میں تمہارا اسلوب پر پڑے تو تو کرے
کہتے ہیں کہ شیخ کو صاف نہرواں پر کہتے ہرے ہرے درخت پرے ہوئے ہیں
ان کو صاف نہیں کرتا ہے کیڑا میلا ہو جائے تو اہر کر بھیج دیتے ہیں اور دل کو اتار دیتا
کیا ہوا ہے کہ جس میں ملافتوں کا گھر ہے۔ دل تو اللہ تعالیٰ کے لئے تھا۔

لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ وَلاَ هِىَ الْمَلَاَئِكَةُ

”نہیں آسمان پر آسمانوں اور زمین پر جہاں میں اپنے بندے کے دس میں آتا
ہوں۔“

مسلمان کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو اتارتا

ہے اگر ہم اپنے لئے منہ و کپڑا پسند نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے لئے منہ و دل کیوں پسند کیا ہوگا۔ اپنے دل کو بدلیں ہوگا۔

تبلیغ میں موقع شناسی کی اہمیت

میں آپ کو ایک اور واقعہ سناؤں۔ ہم ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے تو زمیندار آدمی گھوڑی کی چوٹی کو گھسنے کا بیج اگلا رہا تو۔ ہم لوگ گئے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو سننے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ ہم بات کرتے تو بھی اور سنا کر بھی اور اسے نہ بدھ بیٹ بکھا تو وہی جی نہ قرآن میرے ایک سنہرے ساتھی تھے چوتیس سال سے تبلیغ کا تجربہ رکھتے ہیں اب انہوں نے بات شراعت کی، کہنے لگے چودہویں صدی میں فاضل حیرے گھوڑے کے بیج کے پاؤں چھونے لگا۔ ایک دم سوجا ہوا ہوا ہوا ہوا۔ "تلساں قومہ" اس سانچے میں بات کرو کہی طلب نے لے

پھر اس نے کیا کر اس گھوڑے کی کراہت بھی چھوٹی ہے، اب وہ اس قدر سوجا ہوا کہ کیا کہنے۔ وہ اس کے گھوڑے کے محبوب بتاتے بتاتے۔ اور ان کا علاج بتاتے بتاتے آہستہ آہستہ اس کو اصل بات کی طرف لے کر آیا جس طرح رچی گزری آہستہ آہستہ کا غلابا ہتی ہے۔ پھر اس کو قہر اور حشر کی باتیں بتائیں۔ یہاں تک کہ وہی میر فاضل اسی بات کو کچھ کرتا رہا اور اللہ ہمارے ساتھ تبلیغ میں نکل کھڑا ہوا۔

تبلیغ کے فضائل و اہمیت

تیسرا۔ مہاج: یہ طریقہ ہمیں ان کی تقریریں کرنے سے کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تأمروا بالمعروف

"تم بھلائیوں کی طرف جاتے ہو"

وإنہون عن العنکر

"برائیوں سے روکتے ہو۔"

و نپسرنه راتنه

”انہوں نے عشقِ احمیت میں ہی سب چھوڑ دیا ہے۔“

تجربہ دار مطلع نفع صرف خدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی ایمان لاتے ہو۔ یہ مطلب

تمہاری آہ اور واہ نے شاہ جی کو ہلا کر رکھ دیا۔

سورۃ اعراف، آیت شہداء بخاری درستی نہ ہے فرماتے تھے:

ایمان کرتے لوگ تو کہتے ہیں وہاں شام کی
 کھانے میں یہ ۲۰ ہوں تو کہتے ہیں آٹا شام کی
 اوستہ مانتا ہوں تو کہتے ہیں مال: شام کی
 کی آٹا دانہ میں ہر گھنٹے شام کی

اب آپ کی نرتے ہیں۔ آپ ایک تحریر دکر تے ہیں۔ مصفون کو اشد تعانی دایت دے جنہوں نے قضیات ہندو لکھ دیے۔ فضیلت جدا اور پانائیں اس عنوان پر نو دھلی سٹائیں ہیں۔ اب جدا کو اس نے تحریر کر فی ہے۔ ظہیب نے دو نو نیت جات ہندو کو کئی تحریر خاص ہوتی ہے۔

وہ تقریر چمکتا ہے اس میں کوئی شمار نہیں کوئی ہنر ہے کوئی روایت ہے کوئی انجیل سیدھی فصاحت و بلاغت ہے تنگ بندی کو فصاحت سے نہ تو تفسیر کیا ہوا ہے نہ مکرر تکیہ پر اصرار نہ لغو ہے نہ تعریض شروع نہ روایت اسے نہیں چاہے کماں جمع کو کوئی کی ضرورت ہے روایت کی وہ اپنے اہل سے خود سوچتا ہے کہ میں نے کیا یہ فہم دینا ہے میں نے یہ چاہا ہے کہ کتنی ہے جمع کی ضرورت ہے یا نہیں؟ گھر کی روایت سے گھر کی قوم سے قوم کو نہیں سمجھا ان کے مزاج کو نہیں سمجھا ان کی فطرت کو نہیں سمجھا دست شروع نہ روایت

تبلیغ فرض ہے یا سنت

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

جب مستحب سے ہم رہتا ہے تو شیخ کا وہ مستحب رہتا ہے۔ اور اہل حق سے
تو شیخ مرض ہوتی ہے۔ ہمارے لئے وہ آئے ہیں اور ہماری بات سے
ہیں۔

لا تظہرہم نعاراً ولا مع عرو ذکر اللہ۔ شیخ
ہو نہ تو یہ جانتے کہ اللہ نے اکبر کی آواز سے۔ اور اگر وہ نہیں
ہو نہ شروع ہو جائیں۔ یہاں یہائی کہہ دے سے فلاں
جس نے کان دہی ہے۔ ان سے دایا
میں نے رزق دیا اس نے کہا آپ وہ شخص اور اگر وہ
سیرے شکر کے لئے مسجد میں آہو
یہ مسلمانوں نے ہمارے میں اس میں ان کے ہاتھری یہ انہی سے کہ چھوڑنی طرف
میراثہ کی طرف۔ ہمارے کار ہمارے معش ہوا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔
کتنے ہمارے ہوئی ایسے ہیں جن کو پختے میں ایسا کہ وہ خوب نہیں رہے ہوتے۔ اور کتنے
ایسے ہیں جن کو جو بھی خوب نہیں ہوا۔ میں نے انہی سے ایسے ہوں گے ان کو میری نہ دوسرے نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے گھر پہلی مرتبہ جانا ہوا

فیصل آباد میں نکلتے کر کے میری آؤ میں کو مسجد میں آئے۔ وہ وہی رحمت ہے ہمارے ساتھ
ہوئے اور کہتے تھے کہ ہم انہی میں پہلی بار مسجد میں آئے ہیں۔ ہمارے کچھ ان مسجد میں پہلی دفعہ۔
انہوں نے کہا کہ نہیں مسجد میں ہی پہلی آؤ گے ہیں۔ ہمارے جاپہلے انکی نہ نہیں پڑھی
ہے۔ انہوں نے کہ نہیں پڑھی۔ یہ کس سال کے وہ ان کی عمر یہ تھی۔ ہمدانی قمار
اور عید کی نماز انہوں نے کہہ نہ ہوئی نہ میری پڑھیں
یہ امت اپنے نبی کی امت ہے۔ پیچھے ہی مسلمانوں کی کام ہے جسے وہ کیا انان اس
امت کو سنہ ۱۴۰۰ھ کا وارث بنایا یہ جس کی حد سے ان امت ہے۔ ہے کو تو آؤ گے
کیا

تو بہت کاغذ بکھڑا کرے۔ ہر تھرا ہوا ہے جس کے دل میں عمر معطل
 پہنچنے کا کلر ہے سو اُنکی ہر نہ بھلا۔ کچھ جو عمرت تھیں سب سے بڑی فائدہ تھرتی
 نے۔ ان ایک تہہ پہلے ہی طرف بڑھائے۔ خواہی پر فرشتے قرباں ہو چاہیں
 قح کا فوہ نہ ان جو نہیں رفعت آتا ہوا تھرتا ہے۔ شرب نے ہر صحت ہوا نظر آتا
 ہے۔ یہی ایک قدم پہلی۔ پہلی میں آئے بڑھ جائے۔ تو فرشتے اس کے راستے پر ہو
 ہائیں۔ اس نے جیسے بہت بڑی طاقت ہے۔ عمر معطل۔ کھینچنے کی طاقت کی وجہ
 سے۔ ان کے لیے ہی مسلمان مرد و عورت کو برا نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بڑی عظیم امت
 ہے۔ یہ اپنی سمت بھی نہیں آتی۔ اس کی رگوں میں عمر معطلی۔ کھینچنے کا فوہ ہے۔ یہ کتنا
 ہی درجے پر ایک نعمت اس کی مانگنے لگی ہے۔ تو یہاں بھی کچھ ہوتی کہ فرشتے بھی دیکھ رہے ہوں
 گئے۔

یہی پہنچنے کی محنت اور بڑے غمی ہے کہ اس دین کو آگے پہنچا دیا جائے اور ساری دنیا اللہ
 تعالیٰ کے گلے سے آہا ہو جائے۔ روشن ہو جائے۔ معصوم ہو جائے۔ کوئی نہ کام
 نہیں تو اس کو اپنے کام پہنچا دیں گے۔

مات۔ ہوتی میرا نے چھوڑ بھی تو کیا
 تاپ۔ پرواز نہیں۔ رات۔ چن۔ یاد نہیں
 ایک زمانہ ہوا کہ بھولے میں قید تھا۔ اب وہ پھر وہی طاقت ختم کر چکا ہے۔ اور
 آواز لے بھی تو اسے پتہ ہی نہیں کہ اس پر مٹا سے بکڑ کر آتا ہے یا امت و نپا کی کمانی میں ایسا غرق ہوتی
 کہ آواز ان میں جو وہی طاقت ہی ختم ہوئی۔ اور ہوا تو اب بھی چاہیں تو انہیں بچے نہیں کہ کسی ہاتھ
 کے ہر بھول گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں یہ اتنی بھر نہیں جھن دیتی ہیں۔ اور اسے
 انہوں نے دروازوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

13 ارب روپے کہاں سے آئے؟

بھی احتجاج ہوا ہے۔ جن سو دن تھیں ہر رگوں میں جانے کے لئے تیار ہوئی

یہ جو امت کوئی بڑی ہے اس حالت پر سر کے تو کہاں پائیں گے ۷

کوئی پس پر بھی تو ہائے کرتے وہاں

یا ایک دوسرے کے گھگھے کا تہ رہے ہیں

ایک دوسرے کے گمرباںات کوئی رہے ہیں

کیا اسی سے اللہ تعالیٰ کا فی؟ تو؟ کیسی سہلی نکھانے آج تھا؟

کیا یہ کھانا آسان ہے؟ کیا یہ زینا کا ست ہے؟

کیہ صرف اپنے سب کے انتہائی کی جہت سے ایک دوسرے کے احترام اور عزت کو بدل کر

اس چین کو ایک تک نفی کر چھوڑ چاس سال سے کوئی ایک بھونکا بھی بہرہ کا نظر نہیں

کوئی پھول تھک نظر نہیں؟ ۱۰

مٹا دینے کے دل سے جا کر پچھو کہ اس کے دل پہ کیا

مٹا رہی ہے؟ جس زمینہ کی نفس کو ایک تک نہ بنے یا سو سو کہ پائے اس سے جانے

پوچھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہے؟

اپنے ہی ہاتھوں اسلام پر کلہاڑی مت چراؤ

دارالہ کے اسلام نور سے یا نہ پڑھو نہ جہاں گھر سے جہنم اور ہے اس

اس پر کیا بیت رہی ہے؟ جن کے سر پہ پانے ہر کوئی نہیں

خواریں کھانے پینے ان کی تو داری ملو؟ پھر بھی موم ہو جاتے ہیں

مسلمین ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے اسلام کے چہرے کو کلہاڑا لے کر چھوڑ رہے ہیں

نیشے ہیں اسی شمع کو کات رہے ہیں۔

یہ کون سا فرقہ رسالت ہے؟ یہ کون سی قوم ہے؟

یہ کون سا مکتبہ علم ہے؟

یہ جو کہیں سے اللہ کی رحمت ہے یہ بھی کا قہر الیٰ فرماتے ہیں

ان میں سے ہیں ان کو پروردی کھنی پیوست کرتی ہے

کئی رقی ہے اور کس بھی رقی ہے مگر بھی رقی ہے

مجازی ہی رقی ہے

ہے۔ یہ عقائد اور اس کے رسول کا عقائد کے درمیان ہیں، یہ عقائد کا کام ہے۔

نہار۔ تو جوان کا بھی اور بڑا، عورت کا بھی، چارے ٹھکے کا بھی، من
بڑھ کا بھی، ڈانڈے کا بھی، انجینئر کا بھی، عورت کا بھی، مرد کا بھی،
غریب کا بھی، امیر کا بھی

مفسر کے اسی ہونے کے ناطے ہمیں باری عزت کا ۱۰۰ کا ۱۰۰ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سفیر
نہارا۔ جو سفیر کی عاقبت اس کی حکومت کی طاقت کے بقدر ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سفیر
ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے۔ آپ یہاں بھی پائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو
سفیر بنا دیا ہے۔ آپ میں سے کوئی حکومت کا سفیر بن جائے تو کیا خوش ہوگا؟

دیکھیں چرمانے کا۔ لوگ بھی سو رہ گئے ہیں آئیں گے۔ نہ رہ جائیں گے۔ ہمیں
اللہ تعالیٰ نے اپنا اور اپنے پیغمبر کا سفیر بنا دیا ہے کہ میرا اور میرے پیغمبر کا پیغام بھی
پہنچا دے گا۔ پوری دنیا کے انسانوں کو یہ بات سمجھنا کہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
میں ہے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم آپ حضرات کی خدمت میں غیبی علم اور ایک روز
اور ایک لمحہ کے لئے کھڑے ہیں اور ہماری یہ قرب اور تمنا ہے کہ ہر مومن میں روزگار، علم والا
بن جائے۔

حضورِ والے غم کو اپنا غم بنالیں

میرے صاحب! آج دنیا میں پھر کتنے کھمبے، ساری کائنات میں، سلطان کے بر
گم اور برباد میں حضور ﷺ والا غم من ہوا ہے۔ ہم یہ عرض کر رہے ہیں اور ہر ایک کی منت
نہایت ہے کہ اور ہر ایک کے دل و دماغ یہ جانے اور ہر ایک کی دکان پر جانے
یہ بات عرض کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ ہمیں اپنا درد دکھانے لگے ہیں
اور اب اسی کی امداد کو سمجھنا چاہنا ہے کہ تبلیغِ نبی ہمارا کام ہے تبلیغی جماعت کسی ایک
کی جماعت نہیں بلکہ ہر مسلمان مبلغِ اسلام ہے۔

فقیر اور بادشاہ مگر قبر ایک ہی

اندر میں بندہ ہی مہامت لگی ہوئی تھی وہاں آ رہے تھے دیکھ پورے پاترے
 نور اسنے میں ایک نکل دیکھا بہت لہجہ زور میں نے سمجھا شاہی شایخاں میں سے کسی
 کا ہے تو میں نے پوچھا یہ کس امیر کا ہے ؟ تو وہ ہوا سے ساقی بتائے گئے کہ یہ شاہی
 خاندان کا تو نہیں لیکن یہ قلعہ کا سب سے بڑا جڑ تھا قلعہ میں سب سے زیادہ مالدار اور سب سے
 بڑا جڑ اور یہ اس کا گھر ہے بٹا پانچ سال رہنے کی موت آئی پھر مر گیا اور
 جہاں اس کی قبر ہے وہاں قلعہ کا سب سے فقیر بدو دفن ہے ایک طرف قلعہ کا امیر ترین تاجر ہے اور
 اس نے بیٹوں میں قلعہ کا غریب ترین جڑ جو سارا دن بھوکے پیٹ کے پٹتا تھا ان دونوں
 کی قبر ساتھ ساتھ ہے کہ قبر میں ادھوں کو برابر کر دیا گیا سر کے سر جاتے تو سامنے رہ جاتے
 سر کے سر نہیں

بد اعمال شخص اور عذاب قبر

میرتاکیر نے قرآنی گاؤں کا لاشہ ہے وہاں ایک زمیندار مر گیا اس کے لئے قبر
 نکھائی گئی تو قبر کا لے چھوڑنے سے بھر گئی اسے اندر کے دوسری قبر نکھادی گئی
 وہ دلی کی قوموں پر بھی کالے چھوڑنے سے قبر بھر گئی تین قبریں ایسی تو تھیں قبروں کا یہی حال
 ہے یہ زمین کے چھوٹے ہیں بلکہ یہ اس کی بہن تھیں اس کے چھوٹے ہیں یہ اللہ تعالیٰ بھی بھی
 پادشاہ کرنا تھا ہے اسی طرح ہر سب سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر اس شخص کے پہلے
 اس سے جڑا گھن دینا کا اس وقت کوں ہے جو ان کو دوزخ سے بچالے وہ ممکن نہیں ہے
 کہ روٹی پر لڑاویں زمین پر لڑاویں کپڑے پر لڑاویں ممکن وہ ہے جو
 دینہ دوس کو دوزخ سے بچالے صحیح دنیا کو جہنم سے بچانے کی محنت کا نام ہے یہ وہ ہے
 تاہم غصہ نے سے لازم نہیں ختم نبوت کا مقیہ دل میں کچرا تو ساتھ ہی علیؑ کا نام لگے اور
 ... کے لئے نہیں مسلمان کے لئے نہیں تو پھر آپ بتاؤ کس کے لئے ہے ؟

میانی شریف کے ایک قبرستان پر گزر

میں میانی شریف قبرستان گیا ایک ساتھی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے
 ایک قبر نے مجھے روک لیا ایسی فکرت اور ایسے رے حال میں کہ میں نے کہا، شاید اس کو سب نے
 ہی بھلا دیا کوئی یہاں آتا ہی نہیں حالانکہ میرا اس سے کیا واسطہ؟ لیکن ایمانی رشتہ ہے جو
 ہر مسلمان کا دوسرے سے ہے تو میرے قدم رک گئے اور میں قبر کو دیکھنے لگا کہ یا اللہ اس طرح
 بھی انسان مت جاتے ہیں پھر میں نے قریب ہو کر اس کے کتبے کو پڑا تو لکھ ہوا تھا
 ”ہستم بستم“ میرے آنسو نکل پڑے کہ یہ رستم ہندی کی قبر ہے تاریخ پیدائش
 1844ء اور 1908ء تاریخ وفات لکھی تھی مجھے اپنے ساتھی کی فاتحہ بھول گئی اور میں
 نے اس کی قبر پر فاتحہ شروع کر دی کہ اس کی قبر پر کوئی آتا ہی نہیں ہوگا یہ ہے چوراکس
 حال میں پڑا ہوا گا۔

یہ بے وفائی کب تک کرتے رہو گے؟

شراب کا نشہ بھی ایک دن ختم ہو جاتا ہے

سیر سے بھاغ اور بہو

ہم کب تک اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ سے وفا کر
 لیں وفا کرنا انسان کی سرشت ہے بے وفائی کرنا بھی انسان کی سرشت ہے
 انسان بے وفا بھی ہے با وفا بھی ہے اگر اللہ تعالیٰ سے وفا ہو جائے گی تو نفس و
 شیطان کے بے وفائیت چھوٹ جائے گی پھر حوسہ ہی حوسہ ہوں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کے
 بے وفاء ہو گئے پھر نفس و شیطان کے مظاہرہ نہیں گے پھر مصیبت ہی مصیبت
 ہے آج ہر گھر بجلی کے قصبوں سے روشن ہے لیکن دل کافی رات سے زیادہ تاریک
 ہے مصنوعی قہقہے ٹوٹتے ہیں مگر ان کے من خون کے آنسو دھتے ہیں چہ سے

ہن سے چلتے ہیں ہر اندھ ان کے ابراہی ہے لباس ان کے زرق برق ہیں پانچ اندازتے خاک آلود ہیں کوئی اندھ رات نے دھوئیں نکلا۔

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے

آج کی دنیا آج کی انسانیت کتنی بھی انسانیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہ قاہر ہے تو اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہا ہے
ارے! موت جانے والی بھی کوئی - ملالت برپا ہے دوپ جانے والا بھی کوئی - عروج ہے

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے

جس جودنی کو بڑھاپا کھا لے وہ بھی کوئی جوانی ہے

جس خرمیوں کو غم بھگ جائیں وہ بھی کوئی خوشیاں ہیں

جس دل پر فقر کا زور ہو وہ بھی کوئی مال ہے

جس صحت کے پیچھے بیماریاں ہوں وہ بھی کوئی صحت ہے

جس محبت کے پیچھے نفرتیں ہوں وہ بھی کوئی محبت ہے

ہور جن گھروں نے ابر جا کا ہو جہاں کڑیوں کے چلنے پھرنے ہوں

کل بیت و بن فالت سلامتها یوما ستتمو کما النفا والحب

نہ سے گلے دار جا کر دیکھو کسی آج وہاں کڑیوں کے جالے ہیں

میتوں کا گھر ہے چوبوں کا گھر ہے کڑیوں کا روم ہے

اور اس پر راج کرنے والوں کو آج کیزے کھا گئے اور ان کیزوں کو کھلے کیزے کھا

گئے اور وہ کیزے بھی سرے سے نکل رہے تھے اور ان کی قبریں دکھڑی گئیں دنیا کا

فاح اعظم پتھر خان ہے کوئی اس کی قبر بتا دے؟

فاح اعظم پتھر خان کی آج قبر نہیں ہے

دنیا ہماری محنت کا میدان نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کا میت کھاتے ہیں

گودو پہلوان کی کہانی

یہ تھا کہ گودو پہلوان مرحوم میرا بے اختیار ہے میں مائے وخر میں پڑھتا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے سارے عالم کو شیخ کیا اور کوئی اسے ٹراتہ نہ کیا تو میں نے جب اسے دیکھا تو نہ یہ کڑا ہو سکتا تھا نہ میٹھ سکتا تھا اسے سہارے سے اٹھایا گیا سہارے سے اٹھایا گیا تو یہ کاکت سے اکھاڑے میں آکے اٹھان آیا جسے کوئی نہ ہرا سکا اسے وقت کے بے دم پیئے نے میل و نہاد کی گردش نے اسے چت کیا کراٹھے کے کاٹل سکے۔

یہاں موت کا رقص چندی ہے

یہاں ہر قدم پر زندگی نکلتا کھاری ہے

اور مسلسل نکلتا کھاری ہے

ہر قدم پر موت ہیست رہی ہے

لَا اِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ وَانْتَمَ حَسِنْتَ تَنْظُرُونَ وَمَحَنَ اقْرَبَ الْاِهْ مِنْكُمْ وَلَكِنْ

لَا تَبْصُرُونَ لَمَّا لَا اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَعْنِينَ فَرَجَعُونَهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

جب موت پہنچے گا زاتی ہے وہ سکندر تھا یہ بختیگر تھا وہ دارا تھا یہ جانا کو

تھا تیمور تھا یہ محمود تھا ذوالقرنین تھا یہ ادانیال تھا سب اس کے ہاتھوں نکلت

کھا گئے خاک میں تانک ہو گئے۔

ڈپٹی کشنر مصطفیٰ زیدی کی موت

مصطفیٰ زیدی ایک ڈپٹی کشنر مر گیا تھا تو اس کا پوست مارا گیا۔ میں اس وقت

لاہور میں پڑھتا تھا اس وقت کی بات ہے تو اشد دوائے نے لکھا وہ مصطفیٰ زیدی جو جہاں سے

گزر رہا تھا خوشیوں کے دے ساتھ لے کر گزرتا تھا۔ آج جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو

سارے قبرستان میں اس کے جسم کی بدبو سے کڑا ہوا مشکل پور رہا جس انسان کا انجام ایسا

ہوئے اور ۔ آج تو وہ چنا چنا بیٹا ۔ تو یہ دن رات کے تین مسائل ہیں :

نرس کی مریض سے التجا! آپ مجھ سے شادی کر لیں

مگر سکو میں یہ رانا ایک ساتھی تھا ۔ پیار ہو گیا ۔ ہسپتال میں داخل ہوا ۔
 قہقہے، ہنسنے، دھل رہا ۔ ہر قسم کی نرس اس سے کہنے لگی ۔ جو اکیلے نرس تھی ۔ آپ مجھ
 سے شادی کر لیں ۔ اس نے کہا کیوں؟ میں مسلمان ہوں ۔ چھوٹا سا تھوڑا سا
 لٹکا ۔ کہنے لگی ہیں مسلمان تو چاہوں گی ۔ کیا وہ ہے؟ کیا میری جتنی سہولتیں
 ہیں۔ میں نے اتنی نہیں کسی عورت کے سامنے آنکھیں جو کاتے نہیں دیکھا ہوا ہے ۔
 تم میری زندگی میں پہلے شخص ہو ۔ جو عورت کو دیکھ کر نظر جھکا لیتے ہو ۔ میں مٹی
 ہوں ۔ تو تم دینی آنکھیں نہ کر لیتے ہو ۔ اچھا! اسو بے این ۔ سوانوی نہیں ملے
 تھیں ۔ آنکھوں کی حالت نے اس کے اندر اسوہ داخل کر دیا ۔ مسلمان ہو گئی
 وہاں کی شادی ہو گئی ۔ دو لڑکی اب جب تک ننھی لڑکیوں کو اسراء میں لانے کا ذریعہ بن گئی
 ہے ۔ کئی دہائی کی ریش رواتیں مسلمان ہو چکی ہیں ۔

مولانا طارق جمیل کے والد کا رونا

یہ سب والد صاحب بھی بھی رو رہا کرتے تھے ۔ کہہ رہے تھے کہ میں نے چاہا تھا کہ کام کیا گیا
 بنی قصص آ رہے ۔ ایک اور ہے ۔ تو یہ بات بھی میں رہتا ہے ۔ اور چوتھے
 زمانہ میں بھی کہیں ۔ ننھی ننھی رہا ہوں ۔ ہم دونوں اکیلے اکیلے رہے ۔ مجھے
 بھی بھی رونا تھا ۔ میں نے نہیں ۔ با جان! میں پھر انہوں کی بات ہے
 پھر اللہ تعالیٰ ایسا کرے گا ۔ کہ میں نے بعد کوئی بھلائی نہیں ہوئی ۔ جب ان کا انتقال
 ہوا ۔ تو میں نے ان کو کھانا میں دیا ۔ کہ ہفت میں ایک شہد تھا دیا ۔ دور کی
 ہے ۔ جس میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے کہا ۔ میں سب سب آپ کہاں پہنچے
 گئے ۔ آپ ایک ہسپتال فرما دیا تھا ۔ انہوں نے کہا ۔ بعد تو ہفت کے تھیں ۔

نے سنا کہ تو تبلیغ کا جب ثابت بن گیا ہے۔ میں نے کہا میں تو کچھ نہیں ہوں تو بیٹے کا۔ میں نے تو تیرے بارے میں بہت کچھ سنا ہے۔ یہ ہماری ایسی ملاقات تھی پھر ہم اس سے ملنے رہے۔ مٹے رہے۔

آخر اس نے چلے لگایا، چلے گئے کہ بعد سارے گزشتہ چھوڑا ہے۔ ہماری بہ کاری شراب بھی چھوڑ دی۔ پھر وہ بارہ گروہوں سے دو تھی ہوئی تو شراب شراب شرابی گروہ کے قریب نہ گیا، جو نے کے قریب نہ گیا۔

ایک دن میری اس سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا، اے مصطفیٰ یہ بھی چھوڑ دو۔ کہنے لگا 20000 میں تیں چلے لگاؤں گا، خبر کی تو بہ کروں گا۔ غے بھی نہیں گا۔ اس کو بھی کراؤں گا۔ یہ 96 کی بات ہے۔ میں نے کہا، تم سے پاس کیا گھرنی ہے کہ 20000 تک بنے گا؟

کہنے لگا نہیں مرنے ہوں۔ پھر 96 کے خیر میں اس سے بات، دو تھی اور اکتوبر 96 کو پتہ چلا کہ صبح کا انتقال ہو گیا۔ مگر ایک بات وہ پانچ وقت کا پکا گزشتہ تھی وہ اس حال میں بھی نماز کیں پھر تھا۔

میں اس کے جنازہ میں گیا۔ پھر اس کے گھر گئے تو یہ کہے گئے۔ اس کی والدہ کو پتہ چاک میں ابرہہ ہیں، انہوں نے مجھے اندر دیا، میں اندر چلا گیا، پھر اس کی دل بچوں کی طرف روئے لگی اور کہنے لگی۔ اے بچے! یاد کرتا تھا اور کہتا تھا میرا ایک ہی دوست ہے جس نے مجھے چار اہستہ دکھلایا۔ پھر کہنے لگی۔ میں نے اس بریکٹ پر کوہیت سمجھا یا، دو بچے ٹھیک نہیں، اولاد آگئی چاہئے مگر وہ بھی آجاکر بچے دہی اہستہ۔

پھر دونوں میاں بیوی کو ایسا صدمہ ہوا، دونوں میاں بیوی ایک ہی رات میں سوئے ہوئے تھے آج اس کا چار کینن کا خوبصورت گل ویرانہ ہے۔ میرے بھائی!

یہ وہی گمراہ چائیں ہیں، یہ وہی نسل کو برپا کرنے کے لئے۔ آج ان کو کسی عورت کو بچے زیادہ ہوں تو اس کو مٹنے مٹے ہیں، کسی بے خوف عورت ہے۔ آج آپ یورپ جائیں ۱۰۰ لاکھ ڈالرز گزشتہ دیکھیں مگر پشیمان ہی کسی گاڑی میں بیٹہ نظر آنے گا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان تو وہ گھبراہٹ میں بھی بچے نظر

یہاں نہ موت نہ ہمتی ہے نہ موسیقی یہ کئی ہے نہ موت نہ ہمتی ہے۔
یہاں نے کان پیسے کی ٹھک نہیں بنتے
دل کی آنکھیں دھوس کی چمک نہیں دیکھتیں
یہاں ان تمام خرافات کی میزوں سے آتشا ہے
اے صرف اللہ جانے! جس دن تقدیری ان دن میں آجائے
ان دن میرے دل کی کشتی کو ساحل سے کا تیری کشتی ٹوٹے سے بچو
تیرے عمر میرے کو اب سے میں کے تیری زندگی کو سارے لے لے۔
آج کا نوجوان بھٹکتا ہے کہ۔

ثنا یہ موسیقی سے دل بھل جائے
شریدہ کی چمک سے دل بھل جائے
شہ سورت اور صورت سے دل بھل جائے
پہلی کی صورتیں یہ دھوکے کا گھر یہ بھروسہ کا گھر۔
یہ لڑکا دکھاٹ۔

جاؤ کوئی قبریں دیکھو جس کے اب گھر نہ ہو چاہتا اور سوچتا ہے دیکھو غریب
میں ڈوبتا سورج دیکھو

جوانی کو نہ دیکھو بڑھاپے کی قبریں دیکھو گاہ نا سنو رونے
دانیوں کی مین سنو دھن کا گھر نہ دیکھو کوئی قبریں دیکھو چلتی ہا تھیں نہ دیکھو اٹھتے
جنازے دیکھو سیاست دانوں کے جلنے نہ دیکھو یہ خود بھی اندھے ان کے خرمے کا گھر
والے بھی اندھے مگر یہ خوفناک قبر کا سر کھلے گا اور اس وقت تو کوئی راستہ نہ ہے
ہائے! میں کیا کر رہا اس وقت کوئی نام نہ نہ ہوگا

اے اُمراں وقت تیری کٹکے ایک تھوڑا سو بھی ملے جو بھی تے سر کے بار
ہوگا تو میرے ہزاروں برس کے مٹے وقت تھالی دھوکے کا خانہ آ رہے گا

جنید کے رونے نے مجھے بھی رُلا دیا

میں نے کہا تو جوں کا توں کرتا ہے، وہاں یہ سوانحی نہیں یہاں ملتا ہے وہاں تو ہے
 کہیں تو کام کیسے بنے گا؟ اور وہاں کتنے میں ہے وہاں نہیں کتنے میں نگ رہی
 ہے اور اپنی جگہ پر وہ اپنی تہہ پر۔

مرضی بڑھتا گیا جوں جوں دریا کی
 اب اندھ تعانی نے اسے 1997ء سے 2003ء میں استقامت دی اور وہ
 جہاں اور دائمی نہی اور کھ سے بڑی بکڑی توئی وہی وغیرہ میں بہت سے لوگوں
 نے اسے مانجھنے دیکھا ہوگا میں نے اس نوجوان کورائ کو بچے کی طرح تپ تپ کر دوتے
 دیکھا ہے کہ یادداشتیں کیا کر بیٹھا میں نے کتنوں کو کراہ کیا
 وہ ایسا دیا کہ میں بھی وہ چاہوں گا رونا دیکھ کر انہر ان چیزوں میں سکوں
 ہوتا تو یوں دیر بہا نہ ہوتی ہوں دنیا کے پیٹھ ویران نہ ہوتے دل کا لے نہ
 ہوتے۔ آجاء آجاء اندھ تعانی کا درہا ہے
 ہاتھ الٹا الٹا الٹا

مولانا طارق جمیل کا دعوت کے میدان میں پہلا قدم

1971ء میں میں ۱۲ دن سرگینہاں دین ۱۲ دن سے ۳ مہینے کے تو
 ہمارے علاقے میں مشہور ہو گیا کہ جی تو مولوی بخش کے بیٹے کو سووی انوار کے لے گئے یہ
 سارے علاقہ میں مشہور ہو گیا ایک تبلیغ میں جا گیا انوار ہو گیا
 جس میں نے کالج چھوڑ کر مدرسہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو والد نے بھی خط لکھ
 لیا والدہ نے کہا تمہیں مافی کر این گے مگر سہ نکالی دیں گے تو چاہتا
 تھا کہ یہ تباری نام کو مانا جاتا ہے نام نے وہ جنوں پیسے خرچ کئے اب تو بہت
 ہے جس ملاحوں کا ہم ہرگز نہ بداشت نہ کریں گے

طرح :-

بھائی بات، سنو، بات سنو، یہ جلاہ چلائی ہے میں نے مسلوۃ الحاجت پر بھی
میں نے تجاں سے کھل چکے کہ وہاں 'اسے چلائے' یا اللہ! اسے چلائے۔ یہ کس میں
کے اندر رہا؟ آگے تکی؟ لیجان میں جو تے جوئے پھر اس نے ایک اٹھایا اور کراچی
اٹھائی۔

پھر ٹیلی فون کرتے رہے وہ دیا تو کہہ میں نے راجھی منظر دی ہے تو
میں نے کہا تو کیا ہوا؟ قرآن و انہاں ہی تو ہے شہسوار بھی تو کرتے ہیں میدان میں۔

دین ڈنڈے سے نہیں پھیلا

تو نے ہاں جادوئی چلائی تو نہیں ہے کہ سب کو چلا دی جائے، اگر میں آپ سب
سے کہوں کہ کل تک آپ سب جادوئی چلائی ہیں سب کو انہاں لگا دوں گا تو کیا یہ ممکن ہے؟
سب کو انہاں کل تک سب جادوئی چلائی ہیں سب کو انہاں لگا دوں گا تو کیا یہ ممکن ہے؟
میں آپ سب کو کہہ کل تک آپ سب کو انہاں لگا دوں گا تو کیا یہ ممکن ہے؟
نہیں کیوں؟ اگر انہاں ایک نہیں ایک ممکن ہے۔ اسی طرح میں کہوں کہ
کل تک تو نہ فیصل آباد والے ٹھیک ہو جائیں۔ اور نہ میں سب کو انہاں لگا دوں گا یہ ناممکن
ہے۔ تعویذ و تہاتر نہیں ہے۔ دین اتنا سستا نہیں ہے کہ ڈنڈے سے آجائے گا۔

یہ بچے سے آتا ہے۔ دکن سے نہیں۔ جان ال کو کہنے سے اللہ تعالیٰ دل
میں ایمان کی شمع روشن کرتا ہے۔ پھر دل میں ایمان کی شمع روشن ہوتی ہے۔ تو اسے کوئی دیکھ
تجربہ و تہذیب کی بھی بھائی نہیں سکتا۔ اندر روشن نہ ہو تو اسے باہر کی کوئی طاقت روشن نہیں کر
سکتی۔ تو جب کوئی کرتا ہے تو بہت سے بے دین لوگ یہی دعوے کرتے ہیں۔

لوگوں کے عیوب کو چھپاؤ ظاہر نہ کرو

ایک صحابیؓ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ میں نے نہ کیا ہے اللہ نے اقرار کرتا ہے

یہ ہے۔ کانپور آپ امدتِ حق پر داخل تھیں ہے۔

ایک ڈاکٹر کا مولوی پر اعتراض

یہ آئی۔۔۔ پندرہ سال پہلے ہی بات ہے ہم ایک دعوت میں تھے۔ دور۔۔۔ رہتو ایک ڈاکٹر صاحب تھے۔ جنہوں نے کہا کہ حق و معادہ کو سمجھو، ہم نے ان کی گفتگو سنا لی ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا ڈاکٹر دو تیس سو روپیہ فی گھنٹہ وصول کرتا ہے۔ وہ نہیں لگتا۔ یہ واقعی قریب ہی ہے، اس صاحب کو آپ نے ایک دن 1500 روپیہ وصول کیا ہے۔ وہ ڈاکٹر صاحب اس حقیقت سے یہ دوا لیتے ہیں کہ چھپ گئے کہ ان کی بیوی بچے مار دیے گئے ہوتے تو یہی بھی ممکن ہے۔ مگر۔۔۔ میں نے وہ دوا اپنے۔۔۔ کیا کر لیا ہے

انجینئر کا اشکال

ایک دعوٰی ہے ہمارے۔ میں یہ تو ایک انجینئر تھا۔ دیکھو دیکھو کہ کوئی اگلے ایسے مریض آئے۔ یہ ایک بڑی بات اصل کوئی تو میں نے کہا۔ میںی بات سنا۔ یہ دعوت پاکستان پر لگائی ہوئی ہواتی بدل بنا پنے پر۔ اسے اس کو کوئی پھر۔۔۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ اس طرح اسے تو اس کو بھی پانی اسے تو میں نے کہا میرا موصوفہ امدتِ حق کے ساتھ آپ۔۔۔ میں نے اس بار دوسرے کیا تو میں امدتِ حق سے کہوں کہ۔۔۔ اللہ! میری یہ مضمومت پاکستان بھی اپنے بھروسے کو پاس کر رہی ہے وہ میرا موصوفہ حق و معادہ کے ساتھ ہے

قیامت کے دن ایک آدمی نے ایک لڑکی سے پوچھا کہ حق و معادہ کے کیا تھے ایک لڑکی نے کہا کہ۔۔۔ وہ میرا لہجہ، اسے اس نے میرے پاس ایک لڑکی ہے۔ اور میں ویسے بھی ہوتا ہوں کہ تم نے۔۔۔ وہ نے امدتِ حق کے پاس جانے کا دعویٰ فرمایا کہ امدتِ حق کا۔۔۔ میں کیا۔۔۔ امدتِ حق کے پاس عرض کیا۔ دیکھو دیکھو اس نے امدتِ حق کے پاس

حسن اخلاق کی کرامت

یہ شخص اسلام آباد میں آیا اور اسے پانچ ماہی منڈی ہوئی۔ انہیں بھی
 ہوئیں۔ سر اٹھائے۔ میں نے کہا، کیوں نہیں ارباب؟ انہوں نے کہا، آجہاجو
 بھئی۔ چاہئے اور ابھی اتنے تعالیٰ نے چند مہینوں کے اندر یہ جایاں دیں، جہاں انہوں نے قنصل
 کمرے سے حج کی جماعت میں او بیسے لگانے چاہا تھا۔ بھوت بانی والا جی ہے
 مجھ سے جی بگڑی ہے۔ پیدائش تھی۔

فا حشر سے صحابیہ کیسے بنی؟

یہ دفعہ آپ ﷺ کا حال فرما رہے تھے۔ ایک لڑکھوڑے نے کہا، میں قحطی سے
 دیکھتا ہوں کہ وہ لوگوں کو بچھڑائیں گے۔ یہ قحطی ہے۔ آپ نے کہا، آپ تو بھی خاں۔ دو تار چھڑ گئی تھی۔
 اس نے کہا، نہیں۔ نہیں۔ اور جو طرح سے اند میں ہے وہ بچھڑا کر۔ اس کا خوب خوب
 ہے۔ قحطی کے روز سے خاں کرکھا۔ گئی۔ آپ نے منہ کاٹ کر بچوں میں بانٹ دیا۔ اس سے سارے
 ایمان بھی اس کے اندر چلا گیا۔ وہ ایمان کی دولت مل گئی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 حشر۔ تو بھگتے اس طرح بات کرتے تھے کہ اس کی قسمت میں اور کتنی تھی۔ وہ اس میں آیا، وہ
 سب بچھڑ گئی۔ حشر سے سب بچھڑ گئی۔ ایک اور شخص کو آپ نے کہا، یہ بچھڑا کر بچھڑا کر
 میں نہیں پاؤں۔ نہ کھڑا نہ کھڑا۔ یہ نہیں بڑھتا۔ سب بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر
 وہ آپ کے فریاد میں نہیں۔ نہیں۔ اس کو بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر
 غم سے بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر بچھڑا کر

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہاں۔ ہاں۔ تو انہیں بھئی۔ وہاں خدائی پختہ ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے مسلمان نہیں
 ہوا۔ یہ تو مسلمان تھا۔ مسلمان کے تھے۔ وہاں اس مسلمان کے مسلمان تھے۔ وہاں اس کے مسلمان
 تھے۔ انہیں یہ مسلمان تھے۔ انہیں یہ مسلمان تھے۔ انہیں یہ مسلمان تھے۔ انہیں یہ مسلمان تھے۔

طرح نکلت ہوئی ہے تو ان کے قلوب مٹچ اُتے ہیں قریب آؤ قریب آؤ قریب آؤ قریب آؤ
تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہنچا رکھتا وہی پہنچا دیا میں اس کو پہنچا دے۔

27 سال سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کی توبہ کا واقعہ

ہم انگلینڈ کے ایک مئی سے لے کر تدریس کر رہے تھے، اس کی بڑی انگریز تھی۔ اس نے
کہنا: ایلو انو ہم نے کچھ بچوں کو لئے تو وہ اتنی عمر سے اتنا ناراض ہوا۔ اس نے ہمیں اتنی گالیاں
دیں۔ اللہ تعالیٰ نے پتا کیا کہ میری بانی کی توحین کر دی کہ کرتے اس سے ہاتھ نہیں
ٹایا۔ ہم اسے کیسے بھڑاتے؟ کہ ہاں ہم نے میری بڑی کی عزت کی۔ یہ توحین ہمیں تھی۔
اس نے ہماری کوئی بات نہ کی صرف لڑنا ہی شروع کیا۔ کون ہوا؟ کیا اس نے ہوا؟ کیا وہ
بچہ ہے مجھے او! اور میرے تپ میں یہ روزگاری ہے میں لوگوں میں تحسین نہیں کر کسی کا بھلا ہو
جائے۔ مڑا تھا کر چلے آتے ہیں ایک ٹھنڈک ہاتھ ساتھ ہاچپ کرتے تھے رہتے۔

بچہ بڑا کہ ہم سے ساتھ تھے۔ میں سے کہنا ایک مشکل مہارت کے لئے یہ
۔ ہاں کیا کر اس؟ لڑا یا رو رو کر پڑھتے رہیں ایک ٹھنڈ بعد اس کا غصہ غصہ ہو گیا تو
میں نے کب مسجد کی طرف چلتے ہیں تو اس سے کیا نہیں میں نے کیا کوئی بات نہیں ان میں تو کل۔
پھر نکلے فون کیا کیا خیال ہے نہیں ہے۔ یہ پانچویں کے تو بڑی میر بانی ہوگی اس نے کہا۔

ہم نے لے لیا تو وہ جان گیا۔ جب اس کو نے کہ مسجد میں آؤ تو اس نے کہا۔ آج 27 سال بعد مسجد
میں آیا ہوں۔ یہ لڑا رہا تھا ہم کوئی نہیں لڑا کوئی نہیں عید کوئی نہیں۔ 27 سال
کل کوئی غم نہ نہیں پانچویں لڑا رہا۔ جو تینوں ہمیں گالیاں دیتا ہے اس کو پھر نہ لڑا جاتا
تو وہ جانا جہنم میں تین چار سو تو فون میں تین دن دے دینے تین دن دے دینے۔ تو وہ لڑا کہ

میرے قدموں پر گر کر کہ میری ماں مر گئی تھی وہ لڑا۔ میرا ہاں مر گیا میں لڑا۔ میری
ساری زندگی کے انسانی گلے ہیں، ان دنوں اس بات کو 22 برس ہوئے ہیں اس کی توبہ تھا
نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تھا اس کا حبیب شوق تھا۔ بعد ازاں صرف انگریزی پہننا
تھا۔ سامنے کی زنجیر پانچویں تھا۔ اس کی آنکھ کی ریزہ ڈالیک ہنٹس پاکستان آ

کر رشتہ داروں میں تقسیم کر کے چلا گیا۔ ادا دے اور آج کا لون تے تار فغا ہوئی تہ روزہ نقد ہوا نہ تہیر قضا ہوئی تو میرے بھائی! یہ محبت سے لوگوں کو قریب لڑا ہے۔ زندگی میں تہ بلی لانی ہے تبلیغ محنت ہے محنت ہے بڑائی نیکر ہے جس سے یہ اللہ وجود میں آکر ہے۔

تبلیغ کی محنت کے ثمرات

میرے بھائی!

زندگی پلٹا کھا رہی ہے تو بھائی! مبارک منت کو خیریت سمجھو اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے دل میں شرماع کر دیا۔

ہم آ رہے تھے راجس کرمت سے فیصل آباد کے صاحبوں کی جماعت تھی تو خلافت ٹھکانہ لٹ ہو گئی۔ ہم نے کہا، لٹ کیں ہو گئی فلاں؟ تو انہوں نے کہا، کہنیزا! تے چنہ پاکستانی آ رہے ہیں۔ ان کی جد سے تو ہم اعلیٰ سینوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو چند لوگ آئے تو جوان میں سے بچوں کی طرح کے ایک دو تھیں بکد میں نو جوان۔

نوجوان بکنی ہوئی تھیں میں نے کہا کہ یہ سب کہاں سے آ رہے ہیں؟ کہنیزا! کی وجہ سے جہاز دن میں سوٹ چھوٹ بیٹھ کوٹ کیا تھیں تو یہ کہاں سے آئے؟ تو ہم نے کہا کہ تعارف ہو جائے۔ میں نے کہا کہ پتہ نہ لگتا ہے۔ سب اسے اندھا رہے ہیں پھر معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب اس کے وطن جہاز پہن چلیں تھیں اور جماعت میں وقت لگانے جا رہے ہیں۔

تو میرے بھائی! اللہ تعالیٰ نے ایک فضاء بنا دی، ساری دنیا کے پٹنے کا رخ بن گیا۔

تو میرے بھائی!

آج ہم سب یہ حیرت کریں کہ اللہ تعالیٰ کی راجوں میں نکل کر دقتوں کو ذرا رخ کریں۔ یہ نیکی جماعت کو وقت نہیں دے رہی اور ہم اللہ اور اس کے رسول کو وقت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دست کی تبلیغ میں اسی مقصد کو رکھا ہے۔

ختمی و "قریب بھی۔"

جینید جمشید کی تو یہ کا واقعہ

[illegible]

ایک گورے کو دعوت

[illegible]

$$-\frac{1}{\pi} \int_0^{2\pi} f(\theta) d\theta = -\frac{1}{\pi} \int_0^{2\pi} f(\theta + 2\pi) d\theta$$

70 سال تک گانا سننے والے کون؟

ایک دفعہ مجھے منیچہ کینڈا کا۔ کیا مارا کرتا ہوتا ہے سارا مجھے قلمی منٹ کا ٹوکے فوش ہوتے ہیں تو
 انگریز کانا کچھ ہے جس تو اس منٹ بخاری سے ہے اس سے بعد تبدیل میں اس نے اپنا تہجد اور کھانا کھاتا ہے اس
 اس منٹ کا اور منٹ کا کچھ ہے۔ یہ تو کانا کچھ اس کا کون ہے گا؟ اللہ تعالیٰ احسان کرے گا
 کہ اس سے بعد کچھ نہیں ہیں۔ "یہ تو خالص نہیں کچھ انہیں تھے، یہ تو میں کانا نہیں سنتے تھے۔"

کہاں ہیں دو بھائی جو دنیا میں گام نہیں لگاتے تھے، تو آج سناں اپنے زمین کی
 رانگ میں اور اپنے آویں اپنے بیٹا کو یوں لگتا ہوگا جیسے گام بھوکا اور لڑکیوں
 اپنے بھائی کو لے اور اس پرستے میں چھان سے لکے گا میں نہ توں میں گائے نہیں سنا تھا۔ اے
 تھو نے سر نہ لپا تھا میں نہیں سنا تھا تو وہ لکھی مے خرنے کس تھدی چر کا کام ہے
 تو اور نہیں جنت کا بیت سنا تے ہیں وہ ایسے ہی بیتا ہوگا اور دوسری طرف اور در
 وہوں کی طرف لکھی ہوں گی۔

۱۱ ایک ایک براغھو گی۔

دېو مويي د ژوندي ډډې ماز ټوگه

صور کی آواز ہوئی ۔ یہ نہیں مل کے شجاع بہوں کے تو ستر ہیں بک اور کانٹیں

مولانا طارق جمیل صاحب کا اپنے والد کا جتنا زہر پڑھانا

بہار کوئی مسجد کا نہ تہ نہ کوئی اور۔ ہم نے ان کے لئے نماز کے عرصے کو دو حصے میں تقسیم کر دیا ہے۔ آج کل کے حالات میں جہاں پہلی دفعہ نماز میں آجائے وہاں پہلے نماز کے عرصے میں ہی نماز پڑھ لیں۔

ہے۔ حالانکہ ایک بیج ہے چھنا اور پڑھا۔ فصل میں باپ کو لا دو ہے۔ میں بیج کو دے، باپ کو بیٹا دے۔ تو پھر اس کے ساتھ ساتھ ہاتھ بٹے ہوئے، عامی ہوئی، جس محبت سے وہ باپ گلہ بیلہ بدلے گا وہ اس کو نہیں بدلے گا۔ تو ادا میں باپ ہیں جو کہتے ہیں کہ میرا بیٹا ڈاکٹر بن جائے۔ اور انجینئر بن جائے۔ تا جہاں جائے زیادہ پیسے کرائے اور سے باپ حیرت کس کام کے۔ اولاد کا مقدر میں باپ نہیں بتایا کرتے۔

مولانا الیاسؒ اور بوڑھا

ایک بوڑھے سے مولانا الیاسؒ نے کہا کہ چار مہینے لگا۔ وہ کہنے لگا میں کیا چار مہینے لگاؤں مجھے تو کلر بھی نہیں آتا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایسا کر سیتی سیتی جاؤ اور لوگوں سے یوں کہو کہ لوگو! میری عمر ستر سال ہو گئی ہے اور میں نے کلر نہیں سیکھا۔ تم یہ غلطی نہ کرو، تم کلر سیکھ لو، اس کا نام سو جو میراثی تھا اس موجود کو جو کلر نہیں جانتا تھا اس کے ہاتھ پر اٹھارہ ہزار روپیہ تمنا دی ہے اور تائب ہوئے۔

میرے بھائی!

ساری دنیا کی نیت کر کے چار چار مہینے لگا کر اس کام کو سیکھا جائے اور پھر ساری دنیا میں اس کی محنت لے کر پھر آجائے اور دنیا کا کوئی کام پکھنے کے بغیر نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ دن بغیر کیے نہیں آئے گا۔ اور جب اس امت نے گھر بیروزہ تو کلر دنیا میں پھیلا۔ اچے گھروں کو اولاد کا کوئی کائنات میں اس کا گونجے گا۔ اس لئے بھائی ساری دنیا کے انسان اللہ تعالیٰ کے نیکوں پر آ جائیں۔ جیسے چوری امت کی ذمہ ہے گھر بیغیرہ اولاد اللہ تعالیٰ کے راستے میں کلر کو لے کر پھر نے دلائل قیامت کے دن بھی براہ نہیں ہوں گے۔

دنیا بھر میں تبلیغ کا کام جاری ہے

کینیڈا کے برقی علاقوں میں جا رہے ہیں جہاں سفر کے نیچے چپاس درجے تک درجہ حرارت چلا جا رہا ہے۔ جہاں 50- درجہ حرارت ہے۔ وہاں مکی بیوی جماعتیں جاری ہیں۔ یہ کیوں اس

ہوں۔ تمہیں انہی ہوں تو پھر تیری کھائی بھاری ہے اور ایک بھی ہو تو میرا کام نہ رہتا۔ کیا

۱۔ ایک قصہ والا مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

۲۔ ایک قصہ والا ہو، مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

۳۔ ایک آئین ہو، مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

تو بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو بنا کر کہا کہ یہ تو جنت الفردوس یوں ایمان آئے گا مگر یہ

مجھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم آئین میرے اندر داخل نہ ہوگا

جو آدمی ذکر و دعا دیتے ہیں وہ نقل نہیں لیتی بھی نہیں۔ غصے سے ٹھکرائی۔ خلوت میں آیا

نہیں۔ نئی وہ ہے جو کہ ناکہ سے بڑھ کر دے اور نئی وہ ہے جو کہ نئی ضرورت مند آئے۔ سے پہلے اس کی

ضرورت کا انتظام کر کے اس کے گھر میں پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی حکمت لکھ دی۔ سب سے

بڑا نئی اللہ ہے اور اس کے بعد سب سے بڑا نئی میں ہوں

تو بھائیو!

لوگوں میں آج دو عجیب ختم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عہد پر لگانے کا اچھی خواہش ہے

کہ وہاں وہ پہنچا کر کہہ دے۔ جیسے اپنی طاقت سے نہ کر پھینچے ہوں۔ اس نے بھائیو! آج

غریب بڑا دنگی ہے۔ جس ملک میں سودی نظام ہو، وہاں بھی خوشحالی نہیں آ سکتی۔ آج کا

غریب بہت دنگی ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا بھی نہیں۔ وہ بھی مافرومان

ہے۔ مالدار بھی مافرومان ہے۔ اور اللہ پاک کو غریب مافرومان نہ دیکھتا ہے۔ یہ

نسبت مالدار مافرومان کے۔ جسے کسی چیز نے دھوکا دیا کہ وہ توحید سے بھلا کر تو غریب تو اللہ تعالیٰ

سے مانگے اور عبادت میں پڑ جائے

ایک شخص بتاتا ہوں غریب کو بھی مالدار کو بھی۔ جو باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق دے

دے گا۔ ایک سماجی نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی ہے۔ میرا دل بڑھ جائے کیا کروں؟

آپ نے فرمایا کہ باوجود بڑھ جائے گا

تو بھائیو! کلی مالدار و مال اللہ تعالیٰ کے نام پر بھرے کر خرچ کرنا، بھروسہ طرز خرچ کرنا کہ

کسی کو چھ بھی نہ ہو، کہاں دیا، کسی کو دیا؟ یہ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر چھپ چھپ کر رہا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا قصداً کر رہا ہے۔ جنم کی آگ کو بخار دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا، نیکو، نالی جلاؤں اور گاریاں، بنانا، نیکو، اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا بھی نیکو، اللہ پاک کو یہ بات بڑی پسند ہے۔

ایک زمین دار کا قصہ

ایک دار زمین دار تھا، اللہ تعالیٰ نے سخاوت کا جزا ہڈ پڑا تھا۔ ایک بھڑن کا تپ ہوا، ۲۵۰ تھا۔ ایک دن کی نے کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ نے اتنا رزق دیا ہے۔ کوئی چور ہو نہ۔ اپنے بھی ہالیا کرے۔ کہنے لگا کہ بیٹا! اگر اپنے بھٹا شروع کر دوں تو پھر فریوں کو دے، بچہ کا دل نہیں چاہتا

دب آدمی اچھا بنانا لگ جاتا ہے، پھر فریوں کو دیتے ہوئے اس کا دل ٹھک پڑ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سخاوت بخشے، طریب، دوتا بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرو۔ کچھ وقت قرآن پاک کی تلاوت کے لئے وقف کرو کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے۔ اور تعلق دیتا ہے۔ کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مقرر کر دو۔ اپنی زندگیوں کو ملو، سے چھو چھو کر شریعت کے مطابق دھارے چلانے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ یہ دھارہ زندگی میں بہت بہت تک پہنچائے گا۔ اور پھیلی کیوں، کوتاہیوں کے معاف ہونے کا ذریعہ ہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دنیا کی وجہ سے دین قربان مت کرو

اللہ تعالیٰ کے اصناف میں جس نے سب سے بڑی دولت انسان بنایا۔ اور سب سے بڑی دولت کہ اس نے انسان عطا فرمایا۔ اور پھر اس سے بڑا انسان کہ دستور کا امتی بنایا۔ اسے انسان کے بعد ہم صرف ذالکی خاطر، امریکہ کی خاطر، یہاں کے پاسپورٹ کی خاطر، یہاں کے Green Card کی خاطر ہم اللہ تعالیٰ کے دین کو توڑیں۔ جہاں سے ہم جبراً اکٹھا

کرتے ہیں، ادا ادا کو ہم کفری وادیں میں دھیسے ہیں ۔ ۔ ۔ ہمارے کیا کام ہے؟

غفلت کی زندگی

انگلینڈ میں ہماری ہر صحت مئی اور ایک آدمی طلب کیا پوچھا کہ تم نے کچھ ایمان لیا ہے یا نہیں اور اولاد میں ہمارے ہاتھوں سے چلی گئیں، ہم پوچھنا کہ تم کجا نہیں کیا کریں؟ اس وقت ہوش نہیں تھا جب آنے لے۔ ہوش آیا ہے تو چلیاں اڑی گئی ہیں ۔ ۔ ۔ اب ہوش کرنا ناممکن ہے

تبلیغ کے کام میں تاثیر

اگر دعوت و تبلیغ کا کام کرو اس کام میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے ۔ ۔ ۔ اپنے لوگ کر آئیں گے ۔ ۔ ۔ اور پرانے دھڑ بوس گئے یہ نئی تبلیغ کی محنت کا اثر ہے ۔ ۔ ۔ کہ جہاں نئی تبلیغ کا کام ہوتا ہے۔ جہاں حضرت محمد ﷺ کی محنت چلتی ہے وہاں اللہ پاک و تعالیٰ کے تعین کو بھی چوڑے گا نہ کہ گئے ہوئے کو بھی واپس لے کر آئے گا ۔ ۔ ۔ اور پرانے گئے بھی اسلام کا رد وارتھ گئے گا ۔ ۔ ۔ اگر یہی رہے اور اپنی اولادوں کو اور اپنے لیان کو بچاتا ہے ۔ ۔ ۔ یہاں سے نہیں جانا اور اپنے لیان کو واپس لے کر آئے گا ۔ ۔ ۔ تو ہر تہا نیاں تبلیغ کا کام کرو ۔ ۔ ۔ تبلیغ وہ محنت ہے تبلیغ وہ کام ہے ۔ ۔ ۔ کہ جس سے ایمان بنتا ہے ۔ ۔ ۔ اور ایمان جنت ہے ۔ ۔ ۔ اور اوروں کے لئے اسلام کا دروازہ کھلتا ہے ۔ ۔ ۔ یہ اللہ پاک کے چک لاکھ چوٹیں بزر واریاں کی محنت ہے ۔ ۔ ۔ ایک لاکھ پوٹیں بزر واریاں ملے سلامتی اور دنیا گواہ ہے کہ جب نئی نئے رہے رہے رہے، حوالہ میں ۔ ۔ ۔ ان شاء اللہ ۔ ۔ ۔ کی دعوت دلی ۔ ۔ ۔ اور آواز گونجی تو تو میں لوٹ لوٹ کر زب کی طرف آئیں اور قبائل کے قبائل اسلام میں آئے ۔ ۔ ۔ اور اہل

نونا

حضور ﷺ کی محنت، مائیں کی محنت ہے ۔ ۔ ۔ ہر وہی نہایت کی محنت ہے ۔ ۔ ۔ سارے جہانوں پر محنت ہے۔ اگر آپ یہاں رہتے ہوئے اس کا موازنہ محنت سمجھیں گے ۔ ۔ ۔ حضور کے آپ امتی ہیں ۔ ۔ ۔ میں بھی ہوں۔ آپ بھی ہیں ۔ ۔ ۔ ہمارے بھی ﷺ آخری نبی

ہند سے جس کا کون دیکھتا ہے جو کسی سے نہیں پر گھر بھڑکے، کون دیکھتا ہے کہ جو کسی کے لئے پروا رکھے
کھائے اور درویش کی خاک سے چھانے، گاہیاں سننے تو بھی دعا ہے، اور کھائے تو بھی دعا ہے۔

ایک دفعہ میں ایک جگہ سے گزرا، ایک جگہ سے چلائی، ہونٹھی۔ سرخس سڑک
کے کنارے سے کھڑا ہوا، اوپر کھڑے ڈالے ہوئے اور پیٹنے تعلیم گرام ہے ہیں۔ میں نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا؟
کہتے تھے کہ مسجد والوں نے نکال دیا۔

ان کو جس چیز نے مجبور کیا کہ یہ سڑک کے کنارے سے چلیں تو میں نے براہ راست
گرا ہے؟ کوئی یہ سکتے تو ہیں نہیں

یہ قسم نبوت کی تو راہیت ہے کہ جس نے اس سے میں راہی پیدا کر دی۔ انہیں میں نے نبوت کی
راہت دینا چاہتا تھا، نہ کہ یہ ہے۔ کوئی مانے دیتا، نہ میرا فرض ہے

مجھے ہے عزم ازان لا الہ الا اللہ

تبلیغ کی محنت سے تبدیلی

بھائی!

کوئی معنی جماعت کو نہیں مضبوط کرنا، ایمان مضبوط کرنے کے لئے گھر بھڑکا، اور دن کو
ایمان پرانے کے لئے گھر بھڑکا، یہ گھر بھڑکانے کے نتیجے میں کہ آج چھوڑا انہوں میں اللہ تعالیٰ کی
خاکت اللہ کے پیغام کو لے کر چلا رہی ہے۔ اور انہی حیل و غریب باتیں ہیں۔ جیسے پتھر جیسا
گائے "وہ" وہاں سے جہاں میں اپنے گائے جہاں سے "وہ" وہاں کی دیکھیں، اپنے وار آج وہیں رہتے، پتھر
ہے۔ تمہیں ہمارے پیسے لگانے کے سب سے بڑے مدت میں منتظر اس طرح ہیں اور بڑے بڑے
ملک، دہلی، کراچی میں اس نے بات کی۔ سارے علماء درویش ہیں، سارے غلامی پر مبنی، ان کے علمبردار ہیں
ہیں۔ اس کی پتھر اپنے وار آج اللہ تعالیٰ اور سوا اللہ کی ہی پکارت ہے

میں نے خود اس کو قیصل آباد میں دیکھا۔ میرے بھائی بڑی دھڑکی ہو گئی، مجھ سے بڑی بھڑکی

بانہی ہوئی میں مسجد میں پہنچا تو بیان کر رہا تھا۔ اسے لوگوں میں دیکھ نہیں ہوں

میں نے پھر سال کے پہلے سے لے کر ساٹھ سال کے پورے پوران کی دہائی پہلے گائے بڑھ کر

”ہے، ساری دنیا، دلی پاستان، پکار اٹھی۔ میں یاغی نہیں ہوں کہ سب جو چھوڑ کر
اچھا کر لیا ہوں۔ وہ ہوشیار تھا، دھوکہ دہا، فریب تھا، مجھے یقیناً تباہی تھی۔ اب میں کانٹے“
نہیں ہوں، حضور ﷺ کا جتنی ہوں

یہ ان کے ہمت کی تو یہ خبر کار کوئی تو ہا کر اس کو ملانہ کا کہ وہ کوئی قریبی دیکھے۔ آپ کو تو یہ
کرنا ہے، کوئی لیس دینے، وہ اسٹیج پر آئے اور نے کھ کیا اور وہ لاکھ لے، زیب میں ڈالے اور وہ
کیا اسے؟ سے میرے چھوڑ کر دیا
تو میرے چھوڑ کر دیا

اسے کہنے اور نہ جان میں جو تو پر کر سکتے ہیں۔ ایک تو ہم سب تو پر نہیں پڑتے تو
سارے کر دے تو یہ نہ بھائی۔ اس میں تخلیقی بنا ہمت کا کون سا مطالبہ ہے؟ یہ میں نے کوئی
باجا نہ مضبوط کیا ہے؟ کہ ہمیں تو یہ کی ضرورت نہیں تو اسے لے واسطے آج تو یہ تو
نویز آتی تو میری بات، نہ میں باتھو یوں کرتا ہوں مجھے کوئی ضرورت نہیں آپ میں
اور وہ دلی مجھ آپ کی ضرورت ہے کہ میری بھی آخرت بچ جائے۔ آپ کی بھی آخرت بچ
جائے ہم بھی قبر کی چکر سے بچ جائیں اور آپ بھی بچ جائیں اس زمانہ کی سے تو یہ کہہ
میں سب کی قسم! اس زمانہ کی پر ہم گئے تو یہ بد ہو گئے کوئی پرمان خالی نہ ہوگا تو یہ کہہ
باجا نہ مضبوط ہے میں کوئی نئی مدد بٹ بیان کر رہا ہوں کوئی نیا ازمین بیان کیا ہے میں نے؟
ایک ایک بات کے ساتھ قرآن پاک کے احاطہ اور مدد سے چمکی ہے۔ تو اللہ بھی نہیں، باب

نوموا الى الله جميعا ايها المؤمنون

اے ایمان والو! سارے مل کر تو یہ کہہ دو تو یہ کہہ دو۔ عبادت کی تو یہ کہہ دو کہ میں
تو یہ کہی ملاح ملے تو یہ کہہ دو، یہ تو یہ نہیں پڑتے، آج شروع ہو گیا، ذکوہ نہیں، ایسے۔ سب کر کے دینا
شروع کر دے، روز سے نہیں، کچھ مقدار دنا شروع کر دو۔ حطالت کی تو یہ بھی کہہ دو، غل نہیں

رقاصہ کا قبول اسلام

کنیفہ اہل عربی بنا ہمت کی تھی تو وہاں ایک کرل امیر الدین صاحب ہیں، جہاں جہاں کے ہیں

انہیں ایسا آیا کہ ڈان ویر میں ایک کلب "سوان کلب" ہے جس کا کتا ہے تو وہیں نشست میں آئے۔ وار سے آئی تھی اس نے من کو بھجوا دیا۔ کیا سوچا تھا کہ وہاں ایک بڑی منیج نے اوپر سے کافی رقم منیج اور ایک کتا اس کے ساتھ رہ رہا تھا۔ منیج کا نام مارا اور نیلے والے کون تھے "مار" سے منیج ٹپسے ہوئے تھے۔ وہ شراب پی رہے تھے۔ یہ تار سے کرل ایمرالڈین صاب تھے۔ یہ صاب آبی تھے۔ یہ صاب ہر روز صبح دھو کر پہنتی تھی۔ ایسے وہ بھی فوجی تو ہیں ان کے جاتے ہی فلیک و ہڈ رت لانا تو وہ لڑکی بھی مہرے ہوئی اور وہ قص بھی رک رک کر۔ جو شراب پی رہے تھے وہ ایک فوٹو لے ان کی بار مہرے شخصیت کیا بات ہے؟ بات تو ستمبر کی ان کو دعوت دی اور جب دعوت دینے گئے تو وہ لڑکی جو تھی وہ چلنے چلنے سے منیج سے اترتی اور چند پوش جو ہوئی میں ہوتے ہیں وہ ۲۵ اور ۲۵ ٹرا میں نے اپنے ۱۸ ہاٹھ لئے۔ نیچے بھی اوپر بھی اور ان صاب اسے پھپھایا۔ انہوں نے دعوت دی ان کی تو کچھ میں نہیں آتی تو مار سے صاب میں سست پڑے ہوئے تھے ان کو پہنیں کس کس پر۔ پہنچے لڑکی آکر کھڑی ہوئی ہے۔ وہ چھپے سے ہنس کر کہ بات آپ نے سمجھائی ہے۔ وہ مجھے سمجھ آگئی ہے۔ ان کو نہیں آتی آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں "میں یہ نہ کہی جانتی ہوں تو انہوں نے کہا کہ بنی ہم گل پڑھنا کہتے ہیں مجھ پر صاب تو ہیں اس نے گل پڑھا تو ساتھ کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے جو وہ رہا تھا۔ اس کا گل پڑھا۔ دونوں میں بڑی نے گل پڑھا۔ اب میں کیا کرتا ہے۔ نیلے گئے کہ ہماری جماعت میں ہے نہیں دن نہ رہے پاس آئی رہو ہم جاتے رہیں گے۔

تو دونوں میاں بیوی آئے رہے اور یہ کرل صاب ان کو بتاتے رہے۔ پھر جب وائس جانے گئے تو انہوں نے فون پر دیا۔ وہاں Danvir میں اسٹاکس سٹرک کا پتہ بھی دے دیا کہ جب کوئی ضرورت پڑے تو ہم سے رابطہ کر لینا۔ وہ بیٹے کے بعد اس لڑکی کا فون آیا Toronto میں تھے۔ پروفیسر ڈان ویر ایمرالڈین صاب تھا۔ وہ مقام ہے جن کے ساتھ Danvir میں بات بہت ہوئی تھی۔ ہاں میں وہی ہوں۔ کیا ہر وہ کیا ایک مسئلہ پیش آیا ہے۔ کیا مسئلہ پیش آیا؟ کہنے لگی بہت زبردست مسئلہ ہے۔ یہ تو آئی آیا ہوا ہے تو کہتی ہے کہ جب میں آج بھی تو ایک وقت کا پانچ سو ڈالر تھی تھی۔ کبھی نہیں ہزار روپے ایک دات کا نہیں

تھی۔ جب میں اس میں آئی تو یہ چہرہ دکھایا کہ اس وقت عورت کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اب میں نے اپنے منہ سے کیا کہ ب تو کہ میں گھر میں ہوں۔ تو اس کو اور تو کوئی شغل نہیں آیا۔ اس نے ایک فیکٹر میں حادوری شروع کر دی ہے۔ اس کو چالیس ڈیڑھ سو روپے ملتا ہے یعنی تین ہزار روپے روزانہ۔ اس کو چار ماہ کی تھی، مگر چار ماہ میں ہزار روپے پر آگئی۔ اس میں یہ امر وہ پہ ایک ان فی آمدنی محنت تھی۔ تو میرا گھر جب میں گاہا تو ان تک نہیں۔ ہمارا ایک چھوٹا سا کمرے کا مکان ہے اس میں رہتے ہیں۔ دو کمرے کا ہے۔

تاریک پاکستان کی عورت کے سر۔۔۔ بازو لگے جوتے پہے ب رہتے ہیں اور دو چوڑی نگی ہونے سے ادھر کوئی کہ چوتھی پارہ پٹلی سے اس کا بیٹا تو میں روزانی تو نہیں ہوگی، روپڑی میر۔۔۔ بھانپو اور بیٹو

یہ آتش کا کام ہے جو ایسی حادث کو اب دلی بخا ہے۔۔۔ تے وہ، تو اللہ تعالیٰ ہے کہ دنیا دار اسباب ہے اس سے بڑا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جی ایسے غریبی بات نہیں۔ روئے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ بہت مہربان ہے۔ تم غریب نہ رہو تو سب بھلا ہے۔ جان بوجھ کر نہیں ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی معافی رکھی ہے کہ اگر پٹلی سے ہو جائے تو اس کا زامہ ہو جائے گا

تو اس نے ہم مردوں کو بھی کہتے ہیں، عورتوں کو بھی کہتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا آپ نے کہا تھا کہ ہم عورتوں کو چار سو روپے کی عورت دیا کر لے۔ رشتہ داروں کو دعوت دینا تو سلطان مراد کا کام ہے۔ عورتوں کا بھی ہے تو کہنے لگی، میں اور میرے میں عورتوں پر، رہے ہیں میں تو اس کے پیچھے نہیں کہ جس نے پڑا ہوا تھا تو ایک جہاں کی گئی رہا، اور مجھے بھوکا رہا۔ تو میرا نہ کرتے کاتھیں ہے یہ پیچھے بنا اور میرے بازو کا جو تھکھکھکا ہوا تھا تو اس پر میں روزانہ میں تو نہیں جلاؤں تھی۔ یہ کہنا ناہنجیوں پر وہ شروع کر دیا۔ صرف دو مہینے پہلے وہ لڑکی عورت کے لئے ایک دست کاٹن تھی اور صرف دو مہینے کے بعد وہ اس پر روزانی بن کر میرے بازو کا چھوٹا حصہ لگا ہو گیا۔

یہاں میں غلغلہ یہ سناتے ہیں جو مختصر میں نے آپ کی خدمت میں خوشی کی چیز کہ میں

کو لئے بھیجے نہ مرد اور نہ عورتیں نکلتے تھے۔ عورتوں کی سختی ہے۔ یعنی نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے مرد، نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی عورتیں۔ لوگوں کو سامنے رکھ کر زندگی نہ گزاریں۔ ہماری عورتوں کے لئے صوبہ آج کی عورتیں نہیں ہیں۔ ہماری عورتوں کے لئے تو سونا ماں بے منت ہیں۔

اماں خدیجہ ہیں

حضرت فاطمہ ہیں

حضرت یحیٰ ہیں

آج کی عورت ان عورتوں کے لئے نمونہ نہیں

امریکہ کی نو مسلم عورتوں کی رائے و نڈ میں آمد

ایک اور واقعہ سنا گیا۔ امریکہ کی نو مسلم عورتیں آئیں، نیا اسلام قبول کیا۔ پھر وہ راتے دن میں چلے گئے آئیں جیسے مرد چالیس دن کا پلہ لگتے ہیں، ہر ملک سے عورتیں آگئیں اور اسی طرح پاکستان سے رہائشیں لیا کر یا ہرجا رہی ہیں۔ اپنی بیویوں کے ساتھ اور میں خود اپنی بیوی کے ساتھ چار مہینے کے لئے دار فہرہ باہر چکا ہوں۔ ایک دار فہم نے چار مہینے لگائے سعودی عرب میں انصر میں الامارات میں۔ ایک دار فہم نے چار ہونکے کیلینڈ میں، امریکہ میں۔ یعنی پانچ مرد اور پانچ عورتیں، چھ مرد اور چھ عورتیں۔ تو ہمارے اس سفر سے ایک ایک شہر میں ساتھ ساتھ، ہر سفر عورتیں تین دن میں چار دن میں ہر فقے میں آکر جاتی تھیں، نوکریاں پھوڑا رہی تھیں۔ ہر فقے میں آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ پہلے ہر فقے میں ہوتی تھیں۔ اب ہر فقہ کر لیا۔ ہر فقے میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کئی کئی ہزار ڈالر مہینے کی تنخواہیں لیتی تھیں۔ دفاتروں میں کام کرتی تھیں، ان کو پھوڑا ہر فقہ میں لیا۔

یہ عورتیں آئیں، ان کا جواز نہ اپنی سے آپا تھا۔ تو پیچھے ہماری مسلمان عورتیں کھڑی تھیں۔ تو اس نے ارادہ لیا کہ یہ پیچھے بھی مسلمان کھڑی ہیں۔ جن بے چارہ بیویوں کے لباس ہی مختصر ہوتے چارہ ہیں۔ تو ان عورتوں نے کہا کہ ہم اس لئے یہ عورتیں نمونہ نہیں

[illegible]

تو یہ مسلم عورتوں نے کہا کہ جو عورت ہے پروردگار کا سلام کہیں اس سے بھی پرہیز
 نہ کرے گا۔

یا طول کی خواہش

تو میرے پاس!

جس دن کوئی ساتھ نہیں ہو گا اس دن ہمارا عمل ہی ہمیں ساتھ دے گا اور اس وقت تک کی قدر معلوم ہوگی کہ ایک دستہ نقلی زادہ درست ہے تو اس وقت کا جو باطل ہے اس وقت کا جو کھر ہے وہ ہمارا ملک نہیں چھیننا چاہتا، ہمارے ملک نہیں لینا چاہتا۔ ہماری نسل لینا چاہتا ہے۔ ہمارا زبان لینا چاہتا ہے۔ ہمیں قسم کرنا چاہتا ہے تو عزت کے ٹٹاک سے کہہ دو کہ تو ہمارا ہوائی پڑی ہے ان کی بھی برباد کرو ان کی نسل نے اپنے آپ کو مٹا ہوں میں دیکھو! اور اب وہ ہماری طرف حملہ کر رہے ہیں یا انہم بہت زیادہ خطرہ کا قتلہ ہے کہ یہ جنو جو ان نسل جو جنسی ہے۔ یہ گائے بچائے کی مادی ہو جائے تو اس بھر یہ یک گویا اب یہ کھریوں کی طرح ہکا بکا مال ہے اسے جہاں مرضی چھ دو۔ جن کے قدموں میں ثبات نہیں۔ جن کے قدموں میں خطرہ نہ نہیں اب ایک بھر کچے سے ہو اس بار جا نہیں گئے

تو اس وقت پوری دنیا کے مسلمان قائل رحم ہیں۔ یہ تبلیغ کا کام دیکھنا سارے اہل ملت مست کر رہا ہے کہ ان کی نسل کو خراب کر دو۔ پوری ان کی ہیکیم ہے

تبلیغی جماعت کی کارکردگی

ہماری جماعت تو یہی تھی

تو ہم پہچان آئی تھی، نادانی نہایت تو اس وقت چاہ آدھیوں کی تھی نہیں
 اور ساتھ مل گئے، انجمن سے، انجمن سے، فرانس سے تو ہم کوئی پہچان آئی تھی تو ہم
 نے، ہاں اذان دی اور منبر پر کی نماز پڑھی پھر مشتاقی قزاق پڑھی نماز پڑھی تو اس
 ورے بہار میں ایک فتنہ قائم ہوئی ایک وقار میں کیا نماز ادا کیا تو رمل ہے

ایک پادری کی نصیحت

1978ء میں ایک پادری آپاتھا، عبدالحجید اس کا نام تھا فرانس میں رہتا تھا
 اس مسلمان بوائے جس کی ایک جماعت کو دیکھ کر۔ اس جماعت کے امیر کا نام بھی عبدالحجید تھا تو اس نے اپنا
 نام بھی عبدالحجید رکھا جب وہ رائے دہن میں آیا تو وہ پتھر برس کے اوپر تھا اسی کے
 درمیان تھا سب سے اس نے کہا کہ میں نہیں، میں سے قرآن پڑھتا تھا لیکن قرآن پاک
 نے مطابق کسی کو دینا نہیں تھا یہ ایک تھا کہ قرآن پاک حق ہے لیکن کوئی ٹھکر نہیں آتا
 تھا تو یہ جماعت اسے مل گئی تب لگا کہ مجھے کچھ نو شہر آتی ان کو اپنے گریس میں ٹھہرایا اور
 میں خود مسلمان ہو گیا

پھر وہ کہنے لگا کہ میں آپ کو وہ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ کا جو لباس ہے
 بھڑی ہے اور مٹی ہے، گر کا ہے، شلوار ہے، اس کو تو پھوڑیں چاہیے تب پہنیں ہیں اس میں جو
 طاقت ہے وہ کسی چیز میں طاقت نہیں ہوتی آپ کا ظاہری طیب ہے دوسری چیز کیا ہے کہ
 جب آپ یورپ میں پھریں تو اذان دے کر یا جماعت نماز پڑھیں۔ یہ دو باتیں آخری طرف پہننے میں لگی
 ہیں کچھ سال جو پادری وہاں جیسا کہ پھر رہا تھا وہاں پڑھیں پھر دھارنا تھا کہ واللہ میری
 ذراں میں موت نہ آئے کسی مسلمان ملک میں موت آئے تو پہلے پڑھیں پڑھیں پڑھیں
 وہیں اس کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوا۔

تو ایک لفظی قاضیوں نے فوراً ہی وہی کھول دیے اور اسلام کی ہر تحریک شروع ہوئی
 لندن پہنچے گا۔ انہوں نے ہر انعام چلا دیا صرف اسلام کی تحریک کی اور اذان۔ وہ تو جہیز میں اور
 تو سوئے بھی نہیں، انہوں نے ہر ایک گھر میں ان کی کٹنگ کو اپنا بنا لیا۔ ہر ایک گھر اس میں ہماری نسل

ان کی بنیائی

تبلیغ کا کام احسان عظیم

تبلیغ کا کام احسان عظیم ہے پوری دنیا پر اور مسلمانوں پر جس نعمان کے چلے بھر چکا۔ ان کو مسجد، امامت، دین، حب تکہ، ایک طبقہ، مذہب، دینی نہیں محسوس کر سکتا۔ کہ آپ کوٹ نمازی ہیں مسجد میں آئے ہیں تو پیسے ڈسواؤ تو آپ ہیں۔ کہ آپ یہ دروہ جس کو ہیں کہ ہماری نسل دین کی طرف جا رہی ہے اور ان کو ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ یعنی اللہ کے نبی نظام کو ساتھ کر رہے ہیں

انہم بہ کسبون کیدا واکیدا کیدا فمہل الکھریں

اسلھم وریدا

یہ آیت اس وقت زندہ نہیں ہے۔ نبی مرید و عمل میں نہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ، یہ بھی تدبیر کریں اور میں بھی کر رہا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کافروں کے خلاف تدبیر کرے گا تو پھر کون اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھ سکتا ہے؟

قد مکروا مکرمہم وعند اللہ مکرمہم وان کان مکرمہم لفزولہ

العجال

ان کا بھی نگران ہے کہ پہاڑ ٹوٹ جائیں، لیکن ہمارے بھی تو ہاتھ میں زمین، آسمان ہے۔ ہم ان کے کمر پینے نہیں دیں گے۔ تو میرے بھائیو!

تبلیغ کا کام آپ کا اپنے اوپر بھی احسان ہے۔ ساری صفاتوں میں جو سچے سے متعلق نہیں، ان کو آخرت کی بات سننے کو نہیں ملتی۔ انہیں یہ بھی نہیں کہ موت کی تیاری کجی ہی چیز کا نام ہے اور آخرت کی تیاری بھی کجی چیز کا نام ہے۔ تو ہم خود یہ ذمہ داری محسوس کریں۔ کہ اپنے دین کو بھی پڑانا ہے۔ اپنے ایمان کو بھی بچانا اور اس پوری مظلوم تنظیم کی است سے ایمان کو بچانا ہے۔ جس رنچ پر یہ چل رہے ہیں۔ یہ ان کو بلا کٹ کی طرف لے

چائے اور اسی بلاست سے پونے کے لئے راستہ کوئی نہیں کہ اس کے لئے پونے کو آ کر یہ تو پتہ نہیں کرے تو اللہ تعالیٰ کا بھی رحم ہو کہ اسے غلط چتا رہے

8

میر۔ بھائی

اپنی کمزوریوں کو حلال پہلائیں، اپنی اذیتوں اور بوجھوں کو سمجھیں، ان کے حقوق برداری کی ضرورت سمجھیں، ان کے حقوق حاصل کر لیں اور مسجد کی یہ آدھی حالت ہوئی ہو ہے۔ پھر ان کو کوئی چیز سے بھی کیا ہے۔ میر۔ بھائی! مسجد کے عادی ہو

تبلیغی کمرئیں اردن میں

1991ء میں اردن میں ہماری جماعت مل گئی۔ وہ امرائیں کے بارے میں پتہ لگے۔

آمد و رفت بات پیٹ ہوئی رکتی ہے ہونک پھر عرب رہا۔ بتے ہیں کچھ عرب رہا رہے ہیں۔ رشتے دار ہیں تو کہا یہ یہودی عمر سے چاہتے ہیں تمہارے گھر میں نمازی کتنے ہوتے ہیں اور تمہارے ہفتے میں نمازی کتنے ہوتے ہیں۔ ہم نے پوچھا یہ تحقیق کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کے گریہوں کی تعداد ہونے کی نماز کے نماز میں کی تعداد سے زیادہ ہو جائے تو یہودی دنیا سے مت جائیں گے۔ اب میرا فجر میں ایسا صرف ہوتا ہے۔ درمیان میں باہر بھی ملے گا جانی پڑیں۔ ہم میں جتنا دن 1/3 حصہ روز سے آتا ہے۔ یہ 2/3 حصہ سے اٹھ کر آیا ہے۔ یہ ہر نماز میں کیوں نہیں آتا؟

میری نظراست کے غریبوں پر گئی

ایک شخص میرے کہتے تھے کہ میں نے 35 لاکھ کی عمری و بیچہ اموی جاتی ہیں ہوتی ہے۔ میں میراں ہا۔ میری نظراست کے غریبوں پر گئی۔

یسوویت کازوال

95% کے قریب تمام بچے ہیں۔ انسانی دنیا کے 20% کے اندر ہی

مولانا سعید احمد خان اور سنت پر عمل

[illegible]

اللہ تعالیٰ کی وسعت کے دروازے کھلوائے

ایک دفعہ ایک مذہبی تھے۔ افریقہ کے ایک پورے پرنسپل تھے وہاں ایک صاحب نے
 ان سے کہیں کہ میں کوئی کچا کھانا مانگتا ہوں مجھے اب اس کے لئے کچھ کھانا
 دینا ہے۔ تھے وہ صاحب نے اسے کہا کہ میں نے اس کے لئے کچھ کھانا
 دیا ہے۔ وہ صاحب نے کہا کہ میں نے اس کے لئے کچھ کھانا دیا ہے۔

تعالیٰ کی رحمت کے دورانے تھکوا کے ہیں وہ بندہ نہ جانتا ہے ۔ حیرت و حیرت ہے
 جب ہم دورانِ عمر میں کے ایسے رست پر پہنچے تو بغیر اطوار کے آپ صاحب پچ ۳۰ سالہ ہیں
 کے لئے کمزور تھے ۔

منصوبہ بندی کے نقصانات

ساحلی ٹنگی کا سبب آبادی نہیں ۔ ساری معیشت ہے ۔ وہ نے تیار ہوا غرق کر
 دیا ہے ۔

فرین میں منصوبہ بندی کے ڈاکٹر آجی میں نیک دور سے کوئی دہائی تھے کہ بچے بند کرنے
 سے جسم پر صحت پانچ دہائی ہے ۔ پیرے اور جسم پر باں آگیا شروع ہو رہے ہیں ۔ اور حیرت
 بے شمار بیماریوں میں بھٹکتی رہتی ہے ۔ وہ ڈاکٹر آتش میں ہاتھیں کر رہے تھے ۔ اب آج
 جتنے پر جرحی میں جو سراسر مکنہ الزام دینے ہیں ۔ جرحی میں کوئی نہیں نکتہ ہو رہی ہیں
 اب رقیب دیتے ہیں کہ بچے زیادہ پیدا کرو ۔

تین چلے کے دوران تکالیف اور مجاہدے

مولا طارق جمیل صاحب نے 27 اکتوبر 1971ء میں جو روہ و شروع کئے ۔ اور قومی
 1972ء میں چارہ فٹم کئے ۔ کہنے لگے اس دن سے میرا صدمہ خراب ہو گا ۔ نعمت اللہ تعالیٰ کا
 ہے تھیں ذریعہ ہائی اور خدا کا ہے ۔ اور وہ نہیں دیکھا تھا ۔ یہ نکتہ کے ذریعہ قومی میں
 تھادی تشکیل تھی ۔ کوئی ۱۹۷۲ء نہیں دیکھا تھا ۔ کبھی پورا لگنے سے اور مرنے کو پانی میں کھوں ۔ اس کا
 کہتے تھے ۔ گاؤں کا کوئی شخص ۱۹۷۲ء دینے کو تیار نہیں تھا ۔ وہ ہر تہذیب کے کار
 بنانا ۔ نہت مہدی ۔ خدا کا تھلا ۔ بہت سخت مجاہد کا ذریعہ ہے کہ
 اسی عمر میں سب سے پہلی تشکیل عمر و شہادہ میں ہوئی تھی

اللہ تعالیٰ سے تعلق کی بات

بچہ کو گے مکان سے مولا نہ کوٹھے آئے ۔ یہاں فٹم ہو گیا تھا ۔ بچے کے دو بچے

پھر سائیں۔ مولانا نے کہے۔ ادب دو حالتیں اور تو ہیں نہیں۔ ہیں کہ معصرت شاد
اس میل کی طرف۔ دو حالت سمجھنی بڑی صیوں ازر ہے تھے۔ ایک پہاچی تاخیر سے پہنچے تو
انہیں پھر سے توجہ بیان نہادیا۔ دوسرے ایک استاد تھے شیر انوالہ گورنمنٹ اسکول کے رہنے والے۔
نے کہے۔ ایک دفعہ حضرت انور شاہ کا مشیر کی تخریف لائے۔ معصرت کی غماز کے بعد
سنیں ہی جو سنیں۔ طلبہ میں بیان کرنا تھا۔ طلبہ ایک ایک کر کے انہو اٹھ کر چلے گئے لیکن یہ
مفتی صاحب بیٹھے۔ ہے۔ حضرت کا مشیر کی ایک شخص کی خاطر منبر پر بیٹھ گئے اور بیان شروع کر
دیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ طلبہ بڑھتے گئے۔ پھر مولانا نے دن مکان والوں سے عند عمل شروع
سے تعلق کی بات کی۔

امت کی فکر میں علمی چاہت کی قربانی

ہمیں طرح طرح کے دانے انداز لےنے کی بجائے لاج رکھ دین تو کبھی باریک نہیں ہوں
کے وہی طرح پہنچنے کا حال ہے کہ تبلیغی طریق سے ہوتی ہے۔ پندرہ اے وقت ہے
وقت کی آواز ہے اور طریق سے سارے عالم کو لایا جا رہا ہے۔ لوگ رحلت اور آخرت سے آشنا
ہیں۔ دس بڑا طلبہ۔ میں سے صرف ایک طالب علم بچے بند ہے کہ ساتھ دین کی محنت کرتا ہے۔
جب میں خود تہہ نہیں تھا، مٹی کتنی کم ہیں مجھے اذہم یاد تھیں۔ عربی اشعار پڑھنے
کے دکان اور فلسفہ کی مناہت نہ ہونے کے باوجود کتابوں کی کتابیں یاد تھیں
ابھی تک یہ آگ بھڑکی نہیں ہوئی۔

لیکن بنیادی طور پر وضوت پسند ہوں۔ دوسرے کا حامی ہوں۔ لیکن جب پڑھا
کر آیا تو اتنا تھانی نے حاجی عبدالباق کو دیکھ دیا۔ میں نے پڑھا شروع کر دیا۔ لیکن
حاجی صاحب نے فرمایا کہ تو سماعت کو نے کر چل۔ ٹو نے دل پر تھیل قدموں کے ساتھ
میں۔ سب سے پہلے اندر ان ملک سال میں نے لکھا لیکن مطالعہ اور دوسرے کا ذوق نہ
تھا۔

میرے دوسرے نے ایک طالب علم نے آٹھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا۔ لودھانی

کے ایک طالب علم نے بھی آنسوؤں میں قرآن پاک دفن کیا۔

بچوں کو فضائل سنا کر قرآن پاک پڑھاؤ

کھانا مریج مصالحے کے بغیر نہیں کھایا جاتا، ہم اس کو ذائقہ دہنا نہ کھاتے ہیں۔
روٹی کو ذائقہ دہنا نہ کھاتے ہیں۔ تو بچوں کو ہم قرآن پاک کے فضائل سناتے بغیر حق سے بڑھنے
ہیں۔ میں نے اپنے مہر میں یہ ترتیب شراعی کی ہے کہ بچوں کو فضائل سنانا کہ
دے کر کہ ان کے اندر کا شوق پیدا ہو کہ وہ خود پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔

خانہ معظم میڈیکل کالج بہاول پور میں میرا بیٹا تھا۔ جان کے بعد آپ کلین شیمو میڈیکل کا
طالب علم تھے۔ کہتے تھے مجھے علم قرآن اور علماء سے سخت ملتی ہے۔ ہمارے
میرے ساتھ جو سلوک ہوا اور ختم ہوئی اس کی وجہ سے میں قرآن پاک بھول
گیا اور میں نماز نہیں پڑھتا۔ آج کتنے سالوں کے بعد مجھے احساس ہوا کہ جس دین کا ایک رخ یہ
بھی ہے۔ جس میں نرمی ہے۔

مولانا طارق جمیل صاحب نے مجھے میں نے جناب کے ایک دور سے میں دیکھا
کہ چچا میں بچوں کو زنجیر لگے ہوئے ہیں فیصل آباد کے دور سے میں ایک نوجوان حافظ قرآن
تھا۔ شادی کا کارڈ پہنچا۔ اس کا روڑ پر ان کے نام کے ساتھ حافظہ کھانیا تو کارڈ چھڑا دیا کہنے
لگے کہ مجھے فقط حافظہ کی سے سخت نفرت ہے۔

میں خود ہمارے چچا، بابوں میری درخواست ہے کہ بچوں کو قریب کے ساتھ پڑھایا
جائے۔ ان سے محبت کی جائے ختمی دئی جائے اور یاد دلائی جائے۔ اور توبہ میں
استاد کی بظاہر محبت لیکن اندر سے نفرت ہوگی۔ پھر خواہی فرمایا 95% حافظ قرآن، ان سے دور اور اکثر
قرآن پاک بھول جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں ختمی سے پڑھایا جاتا ہے۔ وہ نرمی
ترغیب اور محبت سے پڑھایا جائے تو یہی پورے عالم میں دین کا ذریعہ نہیں۔

عالمی سوچ

مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے تھے:

ریول چار نے مرکز میں میں بنا رکھا۔ نماز فجر کے بعد سو یا لیکن مجھے منہ نہیں تھری تھی تو ایک چھوٹے صبح کا بیان کرنا ہوتا، دوپہر یا دہرہ ہوتا۔ نول عالم "سہ ماہ نامہ" لیکن میں اندر ہی اندر سوچ رہا تھا کہ اس پہاڑی شخص کے اندر یہ ساری سوچ و محنت نے کا کیا اچاڑ ہے اور محنت کیا تھا اور کتنی کم میں پیدا اور نفعان بھی جوں کی

جماعت میں نکلنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ

مرکز اور نظیر زمانہ قدری مرحوم ہر ماہ پندرہ دن جماعت میں لگاتے تھے ایک دن جنہو کہہ ہو گیا "نہیں وہیں کے اچال کی وجہ سے کہنے لگا میرے اندر مال کے جانے کا 19% بھی اس میں نہ ہے۔" اچھے ان میں اور مقامی صاحب نے ایک بابائی چٹان کو دیکھا "بستر رکھا ہے اسے دھڑا کی طرف جا رہے تھے۔ ہم نے گاڑی روک کر پوچھا بابائی کیا مال جاؤ گے؟" کہا "بغیر جانوں گا" جو سات سے آگے ہے۔ کہا "کیسے جاؤ گے؟" کہا "اللہ تعالیٰ پہنچائے گا۔" اتنے تو کھلی خبر ہو رہی۔ اعتماد تھا کہ ہم نے کرایہ یا بڑی مشکل سے کیا۔

کسی سے سوال نہ کرنا

ایک دن 1979ء میں شیخ صاحب کے پاس ایک صاحب بیٹھے تھے کہنے لگے "خدا، قوم، منہ جو ہوتا ہے نہیں رقم نہیں" کہا، کسی سے سوال نہ کرنا بیدل ہے، چاہو وہ مل جائے۔ بولہ پچھنے تو وہ شخص "ہاں" کہنے لگا میں جا رہا تھا تو ایک ترک میرے قریب سکر کا کہتم نے کہاں چاہا ہے میں نے کہا "خدا آدم" وہ ترک کراہی جا رہا تھا میں نے "اللہ" کہہ دیا "میرے ہاتھ پر بڑی اٹھا کر ترک میں بٹھا دیا" تھا، ابھی کھلایا اور مگر پہنچا دیا۔

دل سے نکلے ہوئے الفاظ کی تاثیر

دب 1997ء میں لندن میں آگ لگی پولیس کہہ رہی تھی "نکھو ہم وہاں" عرب بے بسی۔ "آئید ہے" تھے ایک عرب اس قہقہہ والے کو میرے پاس لے آیا ان نے کہا "نکھو" اس کے دل سے جو بات نکلی اس نے ہمیں دوا دیا

اس نے صرف ایک لکھا ہی تھا۔ لیکن اس شخص سے لکھا تھا۔

تہائی میں ہاں۔ اس کی حالت۔ وہ اس کا۔ انہی کی حالت

ہماری دعوت کی حالت کو دیکھا ہے۔ اور لوگوں کے دل پر اس کی حالت پر ہاں ہے۔

نعیم بنگالی کی نماز نے میرے دل کی دنیا بدل دی

میں نے کبھی نعیم بنگالی کی بہت نہیں سنی تھی۔ ایک دن اس کو نماز پڑھتے دیکھا

نہایت اعلیٰ۔ اس کی کوئی بات سمجھ نہ آئی۔ ہر جگہ اس کی زبان پر تھا۔

مگر وہ اور کچھ بھی بولنے لگے۔ نعیم بنگالی کا دل بولتا تھا۔ وہ اپنے دل کی بات کہتا تھا۔

بچے آ رہا تھا۔ قدرتی طور پر اس کی سیوں کی طرف تھا۔ اور اس کی بات پر اس کی بات

ہوئے سمجھتا ہوا رہا تھا۔ میں آیا۔ اس طرح سمجھتا ہوا مسجد میں آیا۔ مجھے خدا بخیر

کریں۔ پھر اس طرح سمجھتا ہوا کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کی بات پر اس کی بات

ایک دن دل

میں نے بڑی امید رکھی کہ میں سمجھتا ہوں۔ اس طرح اس کی بات پر

نے نماز پڑھی۔ میں دیکھتا ہوں۔ پھر بعد میں سمجھتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں۔

ہمارے ایک بیل کی کہانی

میرے والد صاحب کے پاس ایک بیل تھی۔ اس نے خدا کا بھلا ہوا

بہت بیل تھی۔ آخر ایک بھلا ہوا بیل دوسرے گاؤں سے لکھا گیا۔ اس نے بیل کو

دیکھا۔ کہنے لگا اس کو کہ میں کون سا گاؤں سے لکھا گیا ہوں۔ اس نے بیل کو

اس بیل نے بیل کے سامنے اسے بولتے ہوئے کہا کہ میں

پھر کہا کہ میں لاؤں۔ اب اس کو کہیں ڈالو تو بیل نے کہا کہ میں لاؤں۔ والد صاحب

جس کو بیل نے بتایا کہ وہ اصل اس سے نہیں کو رہا تھا۔ اس کی حالت نہیں بخیر کی

حقیقہ اس نے علم و فضل سے کھنڈیٹ پھیر دیا۔ اب باب میں نے انکھا۔ کراس کا
پر۔ سنے پہ کیونہ تہ تو وہ خوش ہوئی۔ ایک نکل کی عزت نفس بھی ہے۔ اور انسان اشرف
المخلوقات ہے قابل امتزاج ہوگی۔

نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنے سے خوشی

منزل و منزل نسوں و دروں۔ دور تھوڑی ہمارت کا رزق آیا۔ میرے حید کے
پہلے کیونہ تھوڑے ہاتھ رزق کا تھا۔ اور وہ سے پکار رہا تھا۔ عالم خوشی میں کہ میں پور
ہو گیا۔ مجھے ہاتھ نہیں ہوتا کہ قیامت کے ان۔ جس کا اس احوال دائیں ہاتھ میں ملے گا
وہ جس انکی دل خوشی سے پکارے گا۔

مولانا صاحب کا بیان ایک بچے کو من و عن یا د ہونا

مولانا صاحب میں بیان ہوا۔ ایک پاکستانی خاندان کے چھوٹے بچے نے چہر بیان
ان صراحت کیا تھا۔ ہمیں آدگی۔ جس امت پر میں۔ میں کسی کا قول بیان
ہے۔ اس میں بھی من ان یاد تھا۔ وہ میں ایک بچے نے بیان ہوا۔ اور کہتا تھا لیکن میں
کس نے تھا۔ اس نے انکھ میں بیان دیا یاد تھا۔ اس امت کے ہر فرد میں دین کو سمجھے
کی امت ہے۔ لیکن آج امت کی ضرورت ہے۔

کرٹل امیر المومنین کے ہاتھوں ہزاروں لوگوں کا مسلمان ہونا

اس واقعہ امریکی میں شروع کیا گیا تھا۔ ایک حیرت انگیز کہ وہ یہی ہوا
اور جب اس وقت یہ حق کی بات تھی کہ میں اس پہمادہ رہا ہے جس
دل میں رہا ہے اور میں میں۔ جس کے ہاتھوں پانچ ہزار لوگ مسلمان ہو چکے
میں۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ پھیر دیا۔ امریکہ کے ایک انٹیک پان میں
میں۔ انکی ہر روز میں تھی نہ ہی تھی۔ انہوں نے خاص ترکیب سے وہاں کے مردوں کو
شیخ دعوت ملی۔ اور میں بھی بندھا تھا کہ وہاں پہنچ گئی۔ ایک حضرت نے اس کو

قون کی اس کا نام زمرہ پیدا کرتا تھا۔ اور وہ واقعی فحش اور کسب کا حب تھا۔
 تھے ایک روز اس عورت کا بلی خون آیا کہ اس میں سڑ کر رہے ہوئے چھ تک بھری کھائی
 سے کچرا بہت کیا تو مجھے ان کا مذاق بہکا۔

یورپ اور امریکہ میں عورتیں باپردہ اور فیصل آباد میں بے پردہ
 میں فیصل آباد میں بیان کے لئے آیا تو عموماً 50% عورتیں نچے سر اور
 20% عورتیں نے سر ڈھانپ لیا تھا۔ امریکہ میں 400/500 عورتوں کا مجمع بیان کے لئے
 آیا ساری پردے کے ساتھ تھیں انھیں میں بھی ترس عورتیں پر اسے کے ساتھ
 تھیں لیکن فیصل آباد میں شرم کی بات ہے۔

سکھر میں ایک کمیونسٹ کی منت سماجت

غصہ میں ایک کمیونسٹ ملا۔ اس کی خوب منت کی بار بار منت نہایت کی
 "آؤ دو نرم ہوا" اس کو مسجد میں لے آئے۔ سمجھتے تھے تو پھر آدمی سے تو مسجد میں
 سے جا رہا ہے مسجد میں آیا تو اس کی حالت بول نہ گئی۔ کہنے لگو میں میرے دیہ
 کو اب لکھنؤ جاؤ۔

ایک ہی ملاقات میں کایا پلٹ گئی

چار ساتی دھیرا پار میں رہے آئے۔ شاہرم۔ کھیٹلیرم۔ سرایہ گادی
 کے علاوہ بہت کرتا تھا۔ نہایت متنازعہ دلیاں سننے کے لئے آیا تو کایا پلٹ گئی اور حالت
 بدل گئی۔ کہنے لگا زندگی میں آج تک کسی نہ فرسوس نہیں تھا کسی بولادی کے بارے میں سوچا
 نہیں نہیں تھا لیکن آج بہت بڑا فکریاتی مہم سب کو دین کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر فوزی کا قصیدہ

قہر کے شہزادہ عہدہ بن خالو کی شان میں ڈاکٹر فوزی نے ایک قصیدہ کہا شاعر کوئی

لیڈنبرو، ہونڈی اس قصبہ نے کارگزاری خلیل شہزادے کی ماں بھی اس کی ماں پر قصبہ وہا
کران کی ماں نے مسجد عزائی ہے پھر اس نے ڈاکٹر فوزی کو 30 ہزار روپے دیے پھر
اس نے اس ڈاکٹر ہم میں مسجد ہوا کر تیجہ والوں کو دی ۔

ڈاکٹر صاحب کی دعوت

لاہور میں ایک ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر سو 100 عید احمد خان صاحب بھی سو 6
عید احمدی اشرفی چاند اشرفی والے بھی تھے ڈاکٹر صاحب کی مسجد کے قادی صاحب بھی
تھے ۔ ڈاکٹر صاحب نے اشرفی صاحب سے عرض کیا کہ قادی صاحب کو
بجھائیں ان کی تعداد 1500 ہے کہتے ہیں 20 ہزار ہیں۔ اشرفی صاحب نے فوراً
کہا کہیں قادی صاحب کو آپ کے بچے کے اخراجات کا پتہ چل گیا ہے کہ وہ روزانہ
1500 روپے سے زیادہ ملتا ہے ۔

طلبہ کی تربیت کی ضرورت ہے

طلبہ میں استعداد ہے تربیت نہیں ذہین طلبہ ہمارے کی طرف متوجہ
ہیں ۔ انہیں نظریہ اور افتادہ پانے سرائیں بلکہ علمی تحقیق کی بنیاد پر بنائیں چونکہ
سرسر سے میں عربی کی طرف زبانا و فوج کی جاتی ہے میں نے آپ سائے کے صاحب موصی کو
دیکھا وہ عرب عالم کی تعلیم ہوتی سیرت نبویؐ اور بخاری شریف عربی میں تعلیم ہوتی کا
افتادہ کر رہے تھے ۔ ایک طالب علم سے مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا کہ میں
نے شرع چاہی کو تین دفعہ دہرایا شرح مائتہ عامل کو تھرا کے علاوہ افتادہ ہرایا فرمایا
کہ یوں کو حفظ یاد کرتا تھا دوران تعلیم شعر اشعار کی حیرت کاہن میں تھا۔ نیند
کھانے پینے کو تھرا میں سے اشدت نکالی کر رہا ہے چھٹا تھا ۔ اسی دوران ایک نوروزان
نے فرمایا اور اشعار نے لے لے لے لے لے کوئی حد تک یاد کر لیتے تو صورت تک نشہ لاتی ۔

مولانا کی طلبہ کو نصیحت

ایک دفعہ طالب علموں کو مولانا طارق بنعلی صاحب نے بیان کرتے ہوئے طلبہ کو فرمایا کہ حدیث کو عربی میں سند کے ساتھ یاد کریں۔ یہ ایک عجیب وارانہ رویہ ہے طلباء حدیثیں یاد نہیں کرتے بلکہ جمع کو آجی طور پر گومانے کے لئے لفظ اور اشعار یاد کرتے ہیں۔ مقررہ کی تقریریں مضمون اور نظام نہیں وہ صرف الفاظ و اشعار کی دنیا میں پھرا کر جمع سے اپنی بات کا لوہا ملونا چاہتے ہیں۔ (لا ماشاء اللہ دلتا آخریت کا یہی حال ہے تبلیغ کا طراز سادہ اور عام فہم بات ہے۔

میں اکثر بچوں کو کہتا ہوں کہ میرا داد اور مضمون بیان کرو۔ میرا لہجہ اچھا۔ نہ کرو۔ یہ نقل معلوم ہوتی ہے۔ اپنے فطری لہجے میں پر دم جو اپنے فطری لہجے سے باہر ہوتا ہے وہ فطرت سے ابھر جاتا ہے۔

انضمام کی طلبہ سے بات

انضمام کرکٹر نے کالج کے طلباء سے کہا کہ ہم Five Star ہوئیں میں رہتے تھے اور کبھی بھی رات 2 بجے سے پہلے نیند نہیں آتی تھی۔ اب 10 00 بجے کے بعد مسجد میں نیند آتی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ حجرت انگیز بات ہے۔ حرم ملک کرکٹر نے منے دے بہت بڑے مجمع سے بات کی کہ آج اپنے محسوس ہوا کہ جیسے ہمارا کام مکمل ہو چکا ہو اور ایسا سکون ملے کہ کبھی نہیں ملے گا۔ اور یہ سب برکات اللہ تعالیٰ کے دانے کی ہیں۔

مراکش کے شاہی محل کے گلوکار کی تبدیلی

عبدالواحد مراکش کے شاہی محل کا گلوکار تھا۔ پہلے اس کا وہی تبلیغ میں مجھ سے اس کو تباد کیا۔ اس نے تبلیغ میں وقت لگایا۔ دماغی رکھ لی۔ بڑا دلورس۔ نو جوانوں نے اس کو کچھ کر دماغی رکھ لی۔ شاہی محل نے اس کو گرفتار کیا۔ قید کیا اور بڑا جانی

اس کی دماغی منزلہ دوی ۔ میراں کوئی دوی پر نہ آیا ۔ لیکن شرابیوں نے شراب پھونڈی
اور احتجاج کیا ۔

قلمی اداکاروں میں کام

دس راتھ چمک کر ہم نے قلمی اداکاروں میں کام کیا ۔ دو رات باہر بچے شوٹنگ فیم
کرنے نکارے پاس آتے ۔ دس سو صرف ان کے لئے کام کیا ۔ ان میں سے نئی لوگوں
سے چار ہندو بچے ۔ سیکل فور کے ادبچوں نے قرآن پاک حفظ کیا ۔ مولانا ہاشم کا جنا
اور بیٹی قرآن پاک حفظ کر رہے تھے ۔ خالدہ زہیر اسکول کا کلاس فیلو تھی ۔ کہنے لگا پیسے
زارے کے بعد لڑکی اور خراب ذمہ داری تھی ۔ اب مصلیٰ اور مولانا احمد تھے ہیں ۔ جواد
تیم نے بتایا کہ فیصل آباد ایک ماہ اسے لکھے کے جا رہے تھے ۔ میرے ساتھ شوٹنگ کے
لئے ایک لڑکی اور اس کی والدہ چلی تھیں ۔ جب فیصل آباد پہنچے تو اس لڑکی نے موجودہ زندگی سے قہر کر
لی ۔ اور پرانی اور زندگی بدل دی ۔ ۔ ہاویوں قریبی نیچے کا شوٹنگ سے
پہنچے ہوا ٹھیلے تھے ۔ اب جان سنا ہوں اور غماز پر مٹا ہوں ۔ ۔ جن قی کو کھڑے خود بتایا
کہ سب سے پہلے مولانا کی قبر پر 617 منٹ تھی ۔ اس کے بعد مولانا کی کھانے پر
دھرتی کی ۔ انصاف الحق نے پورنا گھر بھاڑا ۔ اس نے ایک کمرے کے بچے صرف غلامین اور
غلام کے کہ پہنچے والوں کے لئے رہا ۔

پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی

ایک وقت قادیان میں نے چار ہندو لکھے ۔ اور ٹک جیٹر کے رخصت کر دیے
تھے ۔ میں نے امیر صاحب سے کہا کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے تو امیر
صاحب نے کہا کہ ایک وقت آئے گا ۔ بادشاہ ہماری بات نہیں سمجھتے ۔ کیاں 1970ء کی
بات اور کیاں 1994ء کی بات ۔ کہ ہم صاحب صدر پاکستان سے مصداقتی محسوس میں سنتے جا
رہے تھے ۔ اور پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی ۔

مولانا سعید احمد خان کے احوال

مولانا سعید احمد خان صاحب . کھیزا الفضال سہارنپور کے پیدا ہوئے تھے . . . بھوک
نوب لگی تھی رات کو روٹی ساتھ رکھتے تھے . 24 کلومیٹر دور آگئے سے بھاگتے ہوئے
ہاتھ تدریس کے لئے سرخس کھانا کبھی نہ کھایا . چست تھے . 80 سال کے بعد
کہا کہ ہر حال ہو گیا ہوں . 111 سال زیادہ پیچھے . چائے نہیں پیتے تھے . آپ اکثر فریاد کرتے
تھے . . . آدھا علم یہ ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا .

زمینداروں میں کام کی ابتداء

مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنے بارہ میں فرمایا . کہ میرا مزاج تدریس کا
تھا . میں مکتبہ دار مدرسہ چاہتا تھا . حتیٰ کہ رائے دہری میں ایک سبق بھی مل گیا .
پڑھانے کے لئے میں مرکز میں رہتا چاہتا تھا . لیکن عالمی مفید لادھ صاحب کے اندر زمینداروں
کا غم تھا . . . آخر بھائی نواز صاحب سعید والا کورکٹ والا اور فقیر عید اللہ صاحب جیلاں
ضلع بکروالے سے مل کر پہلی تشکیل دے چاہیو میں ہوئی . اور وہاں سے سسٹم شروع ہوا .
ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میاں عبدالقیوم صاحب دھپال پور والے کھانا تیار کر رہے
تھے . کپڑے کالے ہو گئے تھے . لیکن انہوں نے سڑا دیوں کا کھانا خود تیار کیا . . .

شیخ الحدیث کی دعا

فیصل آباد میں حضرت شیخ الحدیث کو چھٹی کی ضرورت پڑی . مولانا طارق جمیل
صاحب کمر سے چٹکی لائے . انہوں نے فرمایا . کیا دعا کروں . ؟ انہوں نے عرض
کیا . کہ حضرت جہانے کی دعا کریں . حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا . کہ اللہ تعالیٰ ایک
خاص جتنے میں سے کام لے گا .

طالبان کی داستان

ہم سمجھتے تھے کہ طالبان کے ساتھ جہاد میں شریک پاکستانی جواب دہ شریکانہیل میں قید رہ گئے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی شہادت کے حوالہ دئے اور بہت فہم زدہ کیا۔ پھر کہنے لگے۔ جہاد میں فرنٹ لائن میں عرب اس کے بعد بنگالی پھر پختون اور چوتھے نمبر پر افغانی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ عادی بعض ساتھیوں کی ناشیں سات دن سے بالکل تروتازہ چڑی تھیں اس وقت تک بھی خون نہ رہا تھا۔ وہ کہیں کے برعکس کتہہ کی لاشوں میں چڑی ہو چکی۔

ان باتوں کو سن کر مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا۔ ہم بٹنے بٹنے جہاں تک پہنچے ہیں عرب گزرتے گزرتے وہیں پہنچے ہیں۔

یہ ملحوظ مولانا صاحب کا ہے۔ پھر فرمایا کہ عرب رازدار ہوتے ہیں۔

علم اور عمل کا مادہ ایک ہی ہے

میں اور مولوی عبدالودود صاحب جنوں والے دیکھنے چڑھتے رہے۔ 1970ء میں داخل ہوئے۔۔۔ میں 72ء میں اور 80ء تک اکتھے رہے۔ ہمارا جامعہ رشید یہاں پر الودود کا سال تھا۔ ایک دن گشت کر رہے تھے۔۔۔ طے ہوا کہ بیان مولوی عبدالودود صاحب کا ہو۔۔۔ جو بات اس دن مولوی عبدالودود صاحب نے کی تھی آج وہ بات تقریباً 22 سال بعد انہیں کے عورت الہیات میں دہرا رہا ہوں۔ انہوں نے سفید چادر اور مٹی ہوئی تھی مولوی عبدالودود نے بیان کیا کہ علم و عمل کا مادہ ایک ہے۔۔۔ حق۔۔۔ ل۔۔۔ دونوں کے اتفاق ایک ہیں اور ہم اس وقت قبول ہو گا جب اس میں عمل ہوگا۔

ع ل م
ع م ل
علم
عمل

دونوں کی بنیاد ایک ہے۔ اگر عمل نہیں تو ایسے ہے جیسے گدھا کڑیوں کا بوجھ اٹھانے پھر

دو سو ۔ ایک زمانہ یہ تھا کہ طرم کی موت اپنے لڑائی جاتی تھیں تو میں خود بخود آجہ تاجہ ب عمل کی موت خود لڑائی پڑتی ہے ۔

جنت یعنی ہے رقم نہیں یعنی

کراچی کا مرزا جی سید دراصل ایک عورت کی جہیز اور تھیں اس کا نام نہ تھا ۔ اس کی زمین کے ساتھ اسے پہلی فراتے کا عبادت خانہ تھا ۔ انہوں نے اس عورت کو کہا کہ ہم بیگم دیتے ہیں تم اس پر بٹنا چاہے نکلو ۔ مرزا ان دو سو پستادول چاہے تھا ۔ اس نے ان زمین اور جو روپے کی جائیداد ۔ اس نے وقف کر دی ۔ کہا میں نے جنت لکھی ہے رقم نہیں لکھی ۔

لاہور کا نیا سرگز کیسے بنا؟

لاہور میں دو تاجروں نے سرور ڈھاکا گیا۔ انہوں نے بیون سے دوران یہ بات کہی کہ جب تک اپنی قیمتی چیز اقل نہیں کر کے ۔ دست نہیں لگائی ۔ ان کا تیس کروڑ روپے کا قلم اور بھڑ تھا ۔ جس میں برن اور تھوڑے اور دوسرے نو عورت چاندور رکھے ہوئے تھے ۔ جن دن کے بعد دے دے والوں کو دے دیے ۔ کہ اس کا سرگز جھوٹا ہو گیا پ اور مرزا کے لئے جہیز کی ضرورت ہے ۔ آپ تو ای کر لیں اور مزید کروڑ ان روپیہ ان پر لگا دیے ۔ مولانا عارفی جیل صاحب فروغ نے لکھے ۔ سرگز بنانے والے وہ صاحب مجھے ملے اور کہا انھوں نے لگائے سے وہی کہ زیادہ میرے مل پر نہ دیا ۔

ایک شاندار دعوت کی کہانی

نیل سے کبھی اللہ تعالیٰ کی دعوت نہیں ہو سکتی یہ مروج مذہبی نے عرب میں کوٹ کوٹ کر پھرا ہوا ہے کہ وہ بہت سخی ہیں ۔ نامی جماعت کی دعوت ملنے کے بعد انھوں نے کی پورا دولت بھرا ہوا دسڑھوں پر پڑا ہوا تھا ۔ صرف ایک جوتی تھیں لکھی ۔ ایک شیخ کے دسڑھوں پر پورا کمرہ بھرا ہوا تھا ۔ اوپر کشمش بھائی دوتی تھی ۔ درخت تلخ نہیں آتے ۔ بیت

نہو۔ اندر سے سرخ نکلا جو ابرو تھا۔ سرخ نکھو تو اندر سے نکل جوا بے ہوش تھے

ایک اور جگہ ایک حرب شیخ نے دعوت دی ایک جڑی کا۔ بھائی بھائی تھی
 ان کا ٹھکانہ ہوا تھا۔ ہاتھیں پاگل کر دیا۔ تو ان ہاتھوں کا روچھتہ رہا وہی دو
 اور کچے سے خون بہہ رہا تھا۔ حیران ہوئے۔ معلوم ہوا کہ کچے پر بہتا خون برائے ملوثی
 ہے۔ آنکھوں کی چمک ایک نہ مل نہیں ملتی اور دودھوں میں کھانے کی ایک مودہ بچ
 ہے۔ جب اس کا پیچ نکھو تو اندر نکلا جو جھون ہوا تھا۔ کمرے کے پیٹ سے
 مرغا۔ اور محلے کے پیٹ سے انڈے نکلے۔

مولانا صاحب کی وزیر اعلیٰ سرحد کو نصیحت

ہم مولا طارق رحیل صاحب کے ساتھ غل میں تھے۔ وزیر اعلیٰ سرحد اکرم زرداری سوات کی
 زیارت کرنے آیا اس نے غل کی داڑھی بھی بھائی تھی۔ سوات کا چین شروع ہوا تو بارش
 شروع ہو گئی۔ سرائی قلعہ میں کہ بادشہ تیر جوتی تھی ایک شخص مولانا چیمسری تان کرکڑا ہو
 گیا۔ مولانا نے اسے صبح کر دیا۔ فرمایا: جو بیٹھتا ہے وہ ایک ہے۔ جو براداشت
 ذکر نکلا وہ اٹھ جائے۔ لیکن عام حیرت کہ بڑا روں کا کھیل چلے گئے بھی نہ بدلا اور کھس پڑا نہ۔
 بیان نے ہم مولانا نے وزیر اعلیٰ سرحد سے باتیں کیں اور فرمایا: ایک دینا کا اقتدار ہے
 اور ایک آخرت کا اقتدار ہے۔ آپ کو پیش کریں کہ نماز کو عام کریں۔ اور ترور پر سخت
 میں بھی نہ آتی قریب آویں۔ اپنے انگریزوں اور ان کے ایجنٹوں کے سامنے
 وحش کرتے رہیں گے۔ تو دینا کا اقتدار تو قہری ہے مگر آخرت کا دینی اقتدار محبوب ہوگا۔

ہر سال حج کی منظوری

میں ایک ایسا خاندان کے ساتھ حج پر بھیجے میں نے دیکھا کہ ایک بار بھی حیرت
 بھٹکائی بولی بول رہی تھی اور اسی تھی میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ کھول چکی ہے۔ اس

سے اس کا پتہ پوچھو گاڑی میں اپنی بڑی کور ہائش پر پھینکا اس کو گاڑی میں
 بٹھو اور پوچھتے پوچھتے اس کو لے کر جس بلڈک میں ان کا قیام تھا وہاں پہنچا وہاں
 وہاں چھوڑ کر آپ تو اس عورت سے دل سے دل نہیں لگے کہ جتنا دل میں نہیں ہر سب حج
 کرنے کے لئے آئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
 ہر سب حج کی منظوری دیتے ہیں ۔

حج کی منظوری

ایک شخص نے مجھ سے ایک دفعہ پوچھا کہ میں نے ایک عورت کو لے کر کہا
 کہ مولانا طارق فیس اس لئے حج پر ضرور ہوگا کیونکہ تو اس کی بی بی کی منظوری لے چکا
 ہے کہ یا اللہ مجھے اس سے ملنا تھا تو آج اس سے مل گیا ہے میں اچھے فرائض ہو تو آپ پر نظر
 پڑی ۔

خلیفہ مہدی کی دعاء

خلیفہ مہدی کے دور میں ملت قلم پڑ جائے تو ہمارا ایمان بھی مٹے گا
 خلیفہ مہدی ملت پر بیٹھنے میں راستہ کو سو باقہ نہیں نہیں آ رہی تھی ۔ ایک عالم سے کہا کہ
 کوئی کہانی ملے اس سے کہ کہ ایک وتری کہیں شہر میں بارہی تھی اس سے پاس
 رہا ایک بچہ تھا وہ بچہ اپنی کہ بچہ مانجھ لے کر کہاں پھرتی رہا وہی انکھ کا ہوا تھا وہ بچہ
 اپنے حوالے کر کہاں جڑا کرتا کہ وہاں جب وہاں آؤں تو اسے اس سے کہ وہ وہاں بچہ
 شہر کے پاس لے کر آئی اور اپنے دعا پان کیا شہر سے کہا کہ تو کتنا بچہ سے کہ لے کر آ رہی ہے تو اس
 سے یہ بچہ اپنے سر پر رکھ لیتے ہوں ۔ وتری اپنے سفر پر چلی گئی اس دوران اس کا بڑا صاحب ہوا
 اس کے بچہ کو لے کر کہ بچہ وتری جب ملے سے واپس آئی تو شہر سے بچہ واپس لینے لگی تو اس نے
 کہا کہ میں زمین کی حالت کو کر ملک ہوں کہیں جہاں اوپر سے ملک نہ ہو وہاں کیا کہ
 ملک ہوں کہیں ہوں کہ زمین کے معادے کی ذمہ داری لے لگتے ہوں کہیں آ رہی

معاذ اللہ! میں یہ نہیں چاہتا کہ یہ سب غیبی ہوتی ہے یہ تو انسانی قوا کا وسیلہ ہے۔
بجائے غیبی امور کے، یا انسانی قوا کے وسیلے سے، یا انسانی قوا کے وسیلے سے۔

ایک سفیر کا سر روزہ لگانا

مولانا! کہہ پاس یہ شخص جس کا نام بلال ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔

مولانا صاحب کے مزاج میں غریب پروری

میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
مولانا! کہہ پاس یہ شخص جس کا نام بلال ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔

بلندی اخلاق

مولانا! کہہ پاس یہ شخص جس کا نام بلال ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
مولانا! کہہ پاس یہ شخص جس کا نام بلال ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
میں نے دیکھا ہے کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔
کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔ کہ وہ روزہ لگا رہا ہے۔

حضرت کے ملفوظات

1982ء میں پہلی بار مولانا محمد تقی عثمانی رحمہ اللہ کے ملفوظات

نوٹ کئے۔۔۔ خاصاتی نظام کا کوراہنی (امت کی اصلاح کے گرد گھومتا ہے لیکن مولانا الیاس نے اسے عالمی بنایا کہ چہری امت کا غم کو کوئی شخص بغیر غلے کے مر گیا تو ہم لٹ گئے۔ کوئی بے ایمان چلا گیا تو ہمارے اندر درد اٹھے ایک مسلمان کا بغیر غلے کے مر جانا۔ ساری کائنات اس کی کو پوری نہیں کر سکتی۔ ایک مسلمان کا کلہ کے ساتھ مر جانا۔ ساری کائنات کے خزانے اس کا حامل نہیں کر سکتے۔۔۔

تین دن اور تیس سال کے مجاہدے

میرے استاد محترم مولانا غلام شاہ صاحب ایک وفد فرمانے گئے کہ تیس تیس سال کے مجاہدے میں جو لوگ حاصل کرتے ہیں تین دن کا لیمو۔ اس راتے میں وہی کچھ مل جائے گا۔

اللہ تعالیٰ پر اعتماد کی حد

ایک وفد مولانا فرمانے گئے کہ میرے ہاں اس کا برہان تقریباً 4 لاکھ روپے خرچ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چلا رہے گا۔ اور جب نہیں چلے گا پھوڑا دیں گا۔ کسی سے سوال نہ کروں گا اور حرام ذرائع اختیار نہیں کروں گا۔

اپنے مقصد کے حصول میں ناکامی

میں جب لاہور میں پڑھا تھا۔ میرا دم سیٹ تھا۔ سیرک کے بعد گورنمنٹ کالج میں چلا گیا۔ 22 سال بعد پڑھا کہ میرا دوست بڑا میوزیکل انٹرومنٹ کا جارجین بن گیا ہے ایک دن اس سے ملنے گیا بڑی محبت سے ملا کہنے لگا۔ اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت کوشش کی۔۔۔ میرا مقصد دولت عزت۔۔۔ شہرت تھی میں نے پایا۔ لیکن 22 سال کے بعد آپ کا بیان سننے کے بعد پڑھا کہ میں مقصد کے انتخاب میں غلطی کر گیا۔ 22 سال کے بعد طارق جمیل کہاں کہاں ہو رہی کہاں؟

1980ء میں یہ جہاں میں چہ سواں سب کا اس میں اچھی بکری

نہر مسجد آہ میں نے پوچھا جیسے ہا ؟ کہنے کا پتہ نوں کی جماعت آئی تھی
 ہم سب سے نہیں جانتے مسجد میں زور کی آوازیں آئیں تو ہم نے چاروں ایک کے سارے لوگ وہ
 رہے تھے اور وہ زور سے کہنے کی کرم کون دیتے ہو ؟ کہ تم نے ہمارے بات
 نہیں کی ہمیں بات کرنے کا سبب نہیں آتا ۔ ہم نے کہا بات ملنا ہم نے بات
 نہ تھیں ان میں پہلی جماعت تھی پورے گاؤں کا شوق بدل گیا ۔

ان پڑھ جماعت سے فائدہ

عام طور پر ہم پڑھیں جماعت (مدرسے) میں ہیں ۔ اس میں تھکیل کر رہے ہیں
 میری کتاب میں تمام ان پڑھ تھے ۔ ایک جوان باقی تو میوڑا ہے ۔ اوچڑا ہے اور ان
 نہ تھے ۔ روز دہرے کوئی پوچھتا تھا میں سوچتا کیسے بیٹھوں گا ؟ کیونکہ
 انہوں نے سنا ہے کہ ہم بیٹھنا نہیں ہیں ۔ ملاقات میں ذوق کو نہیں سمجھتے تھے ۔ میں
 ہم کا نہیں سمجھتا تھا کہ وہ ان جماعت میں ہوا کہ نہیں نہیں ہوا مجھے بیان تعلیم
 اور محنتوں میں غامض پڑا اور کچھ آئی ۔ کہ سارا دن اعمال میں لگے رہتے تو کام میں جاتے
 کا ۔

معلومات کی طرف ذہن نہ چلے جائیں

ہوئی انہوں میں صاحب نے ایک اندر بیان ملا ۔ میں نے پوچھا کہ نہیں کہتے تھے ؟
 کہنے لگے کہ اندر محسوس ہوا کہ ان کے ذہن معلومات کی طرف نہ چلے جائیں ۔ اس وقت مجھے محسوس
 نہیں ہوئی کہ ان کے بعد یہ بات محسوس ہوئی کہ انہوں نے درست کہا تھا ۔

ایک عرب کی چڑھائی

میں عربوں نے کمرے میں بیٹھا تھا ۔ ایک عرب نے میرے اوپر چڑھائی کر لی ۔

کتنے کا تم مجھے ہے دُور سمجھتے ہو یا مجھے سمجھتے ہو کو تم تو چھ نہیں دہرہ ہاں کرتے ہو۔
 میں انکا کھنکالی۔ ایچ۔ ڈی۔ انکر ہوں میں چلے میرا تو ہوں میں نے
 ان سے عرض کیا کہ تم نے میرا ہمہ بغض استعمال کیا ہے۔ میں نے بھی
 سے پوچھا۔ جاتا ہے۔ ہم بغض سے مراد اعمال کے قطع اور عمل سے نہ لے کا یقین۔ میں نے
 پوچھا کہ خود کوئی سے کیا کرتے ہو۔ "محمود تھیر۔" پاس آیا۔ "بے یقین یقین سے مراد جنابت
 اور بغض میں اضافہ سے ایمان پر صرف یقین اور محسوسات میں اس کا صرف
 اور ایک اور اس کا اثر ہے۔" لے اور خود کرنے سے ہوتا ہے اس وجہ ہر دور
 ایک بات کو مست ہے تب یا تو اس کا اثر ہوتا ہے قرآن پاک میں ایک ایک جگہ کو بار بار
 بیان کیا جاتا ہے اس لئے قرآن پاک میں گمراہ ہے اس سے ایک حیرانی کے قرآن
 پاک پر غور ہوتا اعتراض کیا کہ اس میں گمراہ ہے اگر ایک مضمون اٹھ کریں تو چھوٹی سی کتاب
 میں ہلے۔ سورہ رومن میں 31 بار "تعالیٰ الاعاء" ہے اور 36 بار "سبحان ربی علیہ السلام" کا
 تذکرہ ہے۔ قرآن پاک کی تعلیمات میں گمراہ کا پیرو اس کے مخالفین کو اس میں ہلے اور اپنے
 کرنے لئے ہے۔

تبلیغ کو خطابت نہ سمجھنا

ملا کر آیا، جس چھ سات طلبہ کے ساتھ اس کے چھ ساتوں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔
آخری تکمیل تھی جس نے ان سے روزنامہ نکالی۔ کہنے لگے اب سالانہ امتحان ہو رہا ہے۔
بات اب بھڑائی ہے۔ سمجھ رہے کہ بیچ سے مراد شاید تینوں ہی ہو، یہ ہے۔
سے مراد امتحان میں مقابلے اور تنہا کسی تہہ کی ہے۔ تعلق کو نکالتے نہ لکھتے ہوئے۔

ووٹ کی اہمیت ہے لیکن سنت کی نہیں

اس کا طریقہ پھیلنا حسب نے پڑا تو نہ ہو۔ ساقی وزیر اعلیٰ - فوجیہ نہ ہو، میرا ایک مہر ہے

نحوں دو گھر کے سامنے کمری ڈال کر بیٹھ گئے۔ رات دو بجے تک وہیں بیٹھا رہا۔ آخر کار
نہیں سنے وہ اتر بھولا اور گلے شکوے دوڑ کر اتروات دینے کا وعدہ کیا۔ ایک دو تے
کے یہ محنت بوری ہے اور ایک سنت اگر چھوٹ جائے تو خاک اور خیال کتنا رکھا پاتا
چاہیے؟

مولانا صاحب کا تبلیغ میں پہلا ارادہ

ابھی میں تبلیغ سے واقف نہیں تھا۔ جماعت والے مولوی مشت کر رہے تھے
جسکی مسجد میں لے گئے۔ جان بچانے کیا۔ مرد اور بیٹھ دوڑوں زبانوں میں ٹوٹا
پھوٹا۔ امرئیں بس آروٹ پوٹ ہو گئے اور نپٹے جاکے۔ آخر ایک بڑا بڑا پھان کہنے
کے۔ اٹھو اور ارادہ کرو۔ میں بے شکل تھا۔ دو سرے پاؤں اور کندھے دیر رہے
تھے۔ پوچھا کیا نہیں؟ کہا جو چاہتہ ہے مجھے ہم بھی نہیں تھا کہ کیا تصور بنا
ہے۔ بس اس پھان پہنکی، غبت نے کھلی، اندکھڑا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر اعظم بنادے

مولانا ایک دن فرما نے تھے۔

اب جو ایک اجتماع میں میرا بیان ہوا۔ بیان کے بعد ایک شخص ملا کہ میں نے
خبر میں آپ کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر اعظم بنادے۔ میں نے کہا آپ نے
میرے لئے دعا کی ہے۔

تمام طبقات صرف دین پر ہی اکٹھے ہو سکتے ہیں

ہر سب فیض ہوئے تھے۔ ہارڈ خاندان کا بڑا چوہدری افضل تارڑ۔ ہر سب فیض
پاکستان کا سہمی ہے۔ مولانا سے ملے آیا۔ بڑی محبت اور حقیقت سے ملا۔ مولانا نے
چوہدری افضل تارڑ کا راز بتایا۔ فرمایا لکھ کر۔

ایک دلدادہ حلقہ آراء کی بار میں بیان تھا ۔ قریم و لکھنؤ موجود تھے ۔ پیوہری افضل ٹانڈہ بھی تھا ۔ بیان سے خوب متاثر ہوا کہ کئی کئی کہ میں سینڈراؤں کو انہیں آکرنا چاہتا ہوں وقت دیں میں نے وقت ۱۰ دیا میں نے کچھ کہہ دیا۔ ان کے بار میں کا مجمع تھا اور انہیں سیاست خاندانی خرقہ کے قریم لوگ موجود تھے اور یہ قریم انہیں سب بھی ہوں مے صرف دین کے اوپر ہو سکتے ہیں ۔ کبھی رتبہ اور نسل خاندان اور سیاست پر اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔

اردن کی مستورات میں پردے کا رواج

1991ء میں اردن میں تشکیل ہوئی ۔ ادبیاں مستورات میں بیان ہوا ۔ پہلے 70 عورتوں نے پردہ کا انکشاف کیا ۔ پھر آہستہ آہستہ عورتیں زمریہ بن گئیں اور پردہ کا رواج چل پڑا ۔ اور اب اردن میں عورتوں نے پردہ کو ناشرانہ کر دیا ہے ۔ ادبیاں میرا عورتوں میں جب بیان ہوا ہاتھ اور عورتوں کے دہانے کی آواز میں آ رہی تھیں ۔

مولانا عبدالرحمن جو پہلے بس کنڈیکٹر تھے ۔

میرے استاد حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب راے دہلوی کے بہت بڑے استاد تھے یہ پہلے بس کنڈیکٹر تھے ۔ تبلیغ میں گئے ۔ 35 سال سے زیادہ عمر ہو گیا ۔ یہاں روئے دہلوی میں بیٹھے ہیں ۔ استاد محترم کہتے تھے کہ میں سوچتا تھا کہ کبلی کلاں میں مراد کے بیٹے ہیں ان کے پاس تو مال ہو گا مجھے کون پوچھے گا ؟ لیکن ان میں آٹھ بیٹے ہیں مکمل گئے اور مولانا نے مجھ سے آخرت کا کام لے لیا ۔

اپنے ہونٹ سی لئے

1984ء میں مجھے حضرت مولانا حمید احمد خان سے فرمایا تھا کہ اپنے ہونٹ سی

لکھی کی حمایت اور نجات بیان نہ کر سکتے تھے 2002ء ہو گیا ہے میں نے
جانتی تھی۔

مولانا صاحب کی ترغیب پر ایک ارب کا سود قربان

میں نے انور کو روکا۔ آپ صرف افسوس پاتے کہ کب تو ترغیب الی گاہ اپنے کاروبار میں سود کو ختم
کر لیں۔ ایک ارب روپے کا سود تھا۔ ترغیب الی کے فضول طریقے نہ کریں۔ سود
پر 100 روپے ملے گا میں کاروبار نہ چاہوں۔ پھر ان کی جائیداد کی تفصیل نمودار کر دیتی
تھی مگر صاحب کے پاس بھوکائی تھیں سال میں سود اتار لیں۔ انہوں نے تمام ادارے کی اصلاح
کی۔ آخر فضلی صاحب نے تھوڑے روزوں میں سود سے پاک ہے۔ ان کے پاس جائیداد
استغاثی ہے۔ یہ وہی کے سود میں سے اٹلہ ہیں۔ اب ان کے سود کا انہاد بات میں
شہرہ دیتے ہیں کہ سود سے پاک کاروبار کے لئے ہم وقت منظور ہیں۔ اور سود
پاک صنعت چینی جیسی ہے۔

ادگی سے رائے وٹڈ تک پیدل چل کر تین چلے لگانا

دعوت کی مثال کی بنیاد مل نہیں رہی تھی۔ بلکہ مجاہد اور اللہ تعالیٰ کا ضمیر
ہے۔ انہوں نے بنیادوں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا کام نہ ہو سکتا۔ وہیں قربت ہے۔
"چلانا" میں تین گاہیں ہیں۔ وہیں قربت ہے۔ وہیں اللہ تعالیٰ کا چہرہ شاد صاحب نے
تیار کیا۔ انہوں نے "انہوں" سے ایک چھوٹے سے وطن تک 60-10 دن پیدل پستہ چلا۔
بہتر جس چلے گا تھا۔ ان کا سہی بنیاد مجاہد اور اللہ تعالیٰ کا ضمیر ہے۔ انہوں نے میں ہم
سے تھکا۔ دعوت بنے نہیں۔ بلکہ دل کو رکاوٹ نہ ہو کہ نہ ہنسنے لگے۔

حضرت صحیح یافتہ صرف حاجی صاحب رہ گئے ہیں

آج کے دور میں ایک دعا محبت کی بھی ہے۔ اور اہم کی بھی ہے۔ مولانا صاحب

کرا پاؤ۔ اس لئے مجھے شہر کی سڑک سے نہایت ہے۔ جب ہم غریب صاحب نے پاس پہنچے۔ حیران کن بات یہ تھی۔ یہ صاحب نے عالم میں خود چل کر آئے۔ اور انہی نے ہل کر بچے تھے اور سنے یا بولی نکل رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے نہایت بڑے صوفیہ طارق جمیل صاحب کو وقت دیا۔ کچھ دیر تک رہے۔ موصوم کو پر زور دیا کہ سو۔

مولانا الیاسؒ کی شفقت

ایک عالم تھے۔ تبلیغ میں وقت اکابر جہاد کیا۔ زونوں کے دہلی۔ جو امت پر تکلیف ہوئی۔ ایک جوانوں کی ہستی میں گئے۔ انہی نے پھر میں "نور جہاد" ہو گئے۔ چاروں کے بعد مرکز امام الدین آئے تو لوگوں نے نفرت کی۔ حضرت ابی نے استقبال کیا۔ انہیں اس کی پھر گئے۔ دربارہ جہاد ہو گئے۔ حضرت ابی نے معافیوں کو دیا۔ ان کا استقبال ہوا۔ انہوں نے ایمان اسلام سے رہا۔ پھر ایک کے در ایمان و موت واقع ہوئی۔ امام قمر مرزا علی محمد الدین میں رہی۔ ایسے شخص نے مرکز امام الدین میں چھوٹی کرنی۔ لوگوں نے کہا کہ وہ جہاد میں حضرت نے فرمایا۔ میں تو چھوڑاں کے لئے بھی بیٹھوں۔

منہ پر تعریف

مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے تھے کہ:

میں نے اب غصہ اور نفرت دیکھے ہیں۔ جو ایسا تعریف کرنے سے منہ پر ہے۔ ایک ایسے ہیں۔ ایک مولانا عبدالرحمن۔ اور دوسرے مولانا صاحب صاحب۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے وہم و گمان سے زیادہ دیتا ہے

1984ء میں چٹان میں جاری جماعت ملی فتح نامہ کا دارالافتاء محمد احمد۔ ساتھ

ساتھ تھا۔ ہم سب جہاد میں تھے۔ اور یہی جگہ جا رہے تھے۔ ایک سال کی۔ بارہا کہہ دیا

تھا "اللہ واپار" شیخ رحمان نے سوکا نوٹ دے دیا۔ دوائے 2 نے نبوت کی توقع نہیں کرتا تھا خوشی سے اچھل چکا اور بھاگ گیا کہ کہیں داپس نہ لے لیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندہ سے کہیں کے ٹھکان سے چھ کر دیتا ہے ۔

کمزوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے

ایک لڑکا رشید احمد چارسدہ کا جس کے ہاتھ پاؤں نرے تھے رائے وٹ کے ہارے میں داخلے کے لئے آیا اس کو داند نہیں دے رہے تھے مولانا احسان صاحب نے فرمایا اس کو رکھ لیں اس کی وجہ سے ہارے میں برکت ہوئی ۔۔۔

چھ نہیں سکتا تھا تو اس میں لکھت تھی عالم بننے کے لئے آخری سال میں انتقال کر گیا ۔ کمزوروں اور معذوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے ۔

حاجی صاحب کی مولانا کو نصیحت

حاجی عبدالوہاب صاحب نے مجھے فرمایا کہ مولانا یوسف نے فرمایا صحت مانگتے رہنا بیماری بٹھا دیتی ہے۔ عافیت مانگتے رہنا بعض اموات معاشی مسائل لوگوں کو بٹھا دیتے ہیں ۔

کرکٹر کے ذریعہ سے قاری محمد حنیف کی وصولی

انھوں نے کرکٹ کھانے والے نے قاری محمد حنیف صاحب کو (خیر الہ اس والے) وصول کیا اور انھوں نے تبلیغ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقت لگایا ۔

کرکٹ والوں کی وصولی

سعید نور کرکٹر کے پاس ذوالقرنین کرکٹر نے خوب کھیں نہیں ۔۔۔

اللہ تعالیٰ کے راستے پر لگا پھر اس نے انھیں کرکٹر کو وصول کیا ۔ سعید نور نے مجھے ایئر پورٹ پر دیکھو کیا میں حیران ہوا کہ اس نے پکڑی باندھی ہوئی تھی ۔

ہم اپنی تہذیب بھول گئے

گلبرگ لاہور میں ایک سکول جو یہ طرز کا بہت چلتا تھا۔ میاں بی بی پنچو پن کی طرف اہل
 ہوئے انہوں نے بچوں کے لئے شلوار قمیص لازم کر دی اور بچوں کا کارف لازم کر
 دیہ بڑا دشمن سے آٹھ سو بچوں کو وطنہ پن لے بنایا۔ برو قوم اخلاق میں اتنی پست ہو چکی
 ہو اپنی تہذیب بھول چکی ہو۔ بھولے بچوں کو کالی بندھوا کر یہ تربیت دی جا رہی
 ہے اور انہیں بتائے بغیر کافر کا لازم بنایا جا رہا ہے۔

ادھر گجرات کا تاملور جھنڈی کی جدائی برداشت نہ کر سکا اور تپ افغا کیسی بے حس
 امت ہے۔ جو لباس اور شکل میں حضور ﷺ کی جدائی اختیار کر چکی ہے۔ ہمیں احساس
 نہیں۔

دنیا کے لئے قربانی دینی آسان..... دین کے لئے مشکل

اردن سے ایک انجیئر آ یا۔ جب چارہ دو کی بات ہوئی تو بچی نے کہا مجھے طلاق
 دے اور بچہ ساتھ لے جا۔ وہ باپ نے کہا کہ ہماری خدمت بڑا جہاد ہے ہم کہاں
 جائیں؟ تو پریٹن غنا کہ کیا کروں؟ آخر کویت آیا وہاں سے ٹیلی فون
 کیا کس امریکہ میں تین سال کے لئے ہماری معاوضہ پر نوکری مل رہی ہے میں سوچ رہا
 ہوں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہوں نے بیوی ہے کاذمے ماں باپ ہیں ان کا
 کیا ہے گا؟ سب کہتے تھے اللہ اللہ وارث ہے جس چیز کے نفع کھاتے ہیں اس
 چیز کے لئے دکھنا آسان ہے۔

چلی میں مسلمانوں کی حالت

سلا تھ افرتھ بانا ہوا بحر بلی کے ملک گئے پچھلے ساتھ برس سے مسلمان
 داخل ہو رہے ہیں یہ چاہا ہاں صرف چند سو مسلمان ہیں باقی سب ہم نامیے اور

اس معاشرہ کا حصہ بن گئے۔ دراصل کسی نے دعوت نہیں دی اور گورنوں کے اختلاف نے انہیں اسلام سے دور کر دیا۔

پچھلے سال یعنی 2000ء میں ایک جماعت تیار ہوئی جو نے آئی پت چلان کی محنت سے 800 آدمیوں کو پورا قبیلہ اسلام میں داخل ہوا۔ یہ محنت جو کی تو ایسا ہو گا۔

دنیا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار

آغا حسن عابدی صاحب دینک میں ملازم تھا۔ اس نے پوائنٹنگ بینک بنایا۔ دن رات محنت کی آخر یہی بے کورت میں دھوی کر دیا کہ چھ چھ ماہ چل نہیں دکھاتا۔ اس نے کہا: دینا کام نہیں چھوڑ سکتا۔ یہی کو حلاق رہے۔ مکتبہ یوں۔ وہ سود بھینا۔ نے کے لئے یہی چھوڑنے کو تیار تھا۔ ہم دین کے لئے یہی تو یہی گمراہی نہیں چھوڑ سکتے۔

امت میں دین کی طلب

ایک دفعہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں کلہر کے بعد بیان ہوا۔ ستورات کا بیان تھا۔ مغرب کے بعد ستورات کی دینک بس پہنچی کہ ہم سے پہلے میں۔ ٹھہرت نکلیف تھی۔ کہنے لگے کہ جان بھرت نہیں۔ میں نے معذرت کی کہ ہمیں لگا کہ پہلے سننے والے نہیں تھے۔ اب سننے والے ہیں تو سناتے والا کوئی نہیں۔ بات دل کو آگئی اور ساتھ ایک بیان کیا۔

جہاں کی دعوت چلتی ہے وہیں کا اثر لیتے ہیں

ہر گز دی میں مقرر ہے۔ ہلا تک سر زمین: آخر نے مائیکس بینک کے بارہ میں دائرہ بنایا۔ کو وہ پہلے ہی سر بری کر رہا ہے۔ تیس ہزار کی گز دی من کے بعد کے گلے میں بندھی ہے۔ آواز بجلی کرنے والی گولیاں کھا رہا تھا۔ جنسی نظام کا کاروبار کیا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: میں نے جان ایک ڈاکٹر کی آئی کہ میرے بھوت چلے کر ہیں۔ پھر فیشن بدل گیا کہ اب

موئے کر دے جس طرح بھن کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح سارا سامان شرمہ ساہا سال سے دین کی بات نہیں سنتا اس لئے یہاں کی دعوت مہنتی ہے وہیں سے اثر لیتے ہیں اور جب بات سنتا ہے اثر تو یہاں ہے لیکن اعمال غالب ہوتا ہے ۔

راوی : آخوندوں کا گھر 70 کنال میں باغ اور مکان ہے پانچ سو عورتوں نے ہندی میں فیصلہ کیا کہ اب یہ وہاں نہیں ہوگا کیونکہ ان کا گھر اندلی ہے جس نے ان کے گھر پر کر دیکھا ان کو پورا پورا پکاس پکاس بڑا کا تھا جب دین کا، حول ملتا تو مول بہل گیا۔

مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چھ برس

مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چھ برس گزارے ان کے ساتھ تیرے لحاظ عجیب تھے اخلاق انہیں سے لکھا ۔

حالی مہدالو باب صاحب نے فرمایا تمہیں علم ملے گا دعائے اور دعا ملے گی خدمت سے اور خدمت سہمی تجھی کی اور ہم خدمت کرنے میں کد شاہ کوئی پچا ہوا دل جانے ۔

ہر کام ترغیب سے کریں

ذیوزیری ملھینڈ میں ایک طالب علم کوختی سے پڑھایا عرب گھرانے کا تھا ۔

کے بعد پہلے شیہ کراچی اور ازہمی شاہ میں ڈال کر اس کو بھیج دی پوری دنیا میں ترغیب کا کام ہو رہا ہے تبلیغ کا کام ہونے سے نہیں ہو ۔

حق ضرور نکل جاتا ہے ترغیب سے غصہ پنا چڑا ہے فرق یہ ہے میں اپنے حق پر بھٹتی پڑتی ہے وہاں لڑکے کے حق پر ۔

بالآخر حفظہ کرائیں اور ترغیب دے کر حفظہ کرائیں بچوں کو دین سے مست ہلکے لگی لگی کریں ۔

مولانا صاحب کی کرکٹ والوں سے بات

مولانا کرکٹ والوں سے بات کر رہے تھے۔ فرماتے تھے۔

تین انہیں ہیں۔ قومیں رسالت اور شریعت۔ جلد ان سے اور
بوسٹ شیطانی رہے۔ انہوں نے بے سے قیود اخذات اور رسالت کو پناہ ہے۔

ایک عالم کو سال کی دعوت

ہماری تخیل منجھو۔ میں ہوئی ایک بہت بڑے عالم سے ملنے ہوئی۔ ان سے
دست ملی تو میں نے ایک سال کی دعوت دی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں لگا
دیں اور اپنی مصروفیات پیش کرتے رہے اور میں درخواست کرتا رہا آخر ہم دونوں
نے جسکے چنا کرتے رہے۔

سہ روزہ کی برکت

علم کے ایک آجوان نے سہ روزہ کا ارادہ کیا لیکن سہ روزہ چھوٹ چکا
آپاک میں نے خواب دیکھا ہے کہ اس کا سال حال نہیں دیکھ میں ہے فرشتے جنم میں
ٹھہرتے ہوئے لے چہ ہے پس نہیں ایسا تھا۔ میں ایک ہاتھ آیا اس چٹھیں مکہ ہوا تھا
راجہ 49 نور میں کو 49 نور سے ضرب ہوئی۔ فرشتوں نے کہ یہ کامیاب
ہے اور مجھے ہمت کی اجازت ہے۔ دی گئی۔

ایک جادوگر کا واقعہ

بھائی مجھ میں نہیں آ رہا کہ جو دور اور میں سال کی دعوتی۔ ایک ڈاکٹر تھا اور ایک ملٹ
نی ایک ہزار افریقہ لیا کرتا تھا دنیا کے بڑے بڑے سونوں میں اس کے پراگرام ہوتے
تھے عرب کا شی اور اس نے سفر کے ہوئے تھے شاپلین اور یہ نہیں کیا عجیب چیز تھا
رو تو میں بھی اس نے بہت سی چیزیں دیکھا ہیں۔ تو ایک دن بھائی کو لے کے بعد میرے
پاس آ کر کچھ کا میرا شیطان آیا تھا میرے پاس اس کے بچہ کو روئے لگا۔ اپنے
کا اس طرح کی راوی اس نے لہذا ہر کہا ہوا تھا۔ اصل نام بیڑا بطور ہے وہ عبدالقادر

میراثی ان اُنس سے تھا جس میں میری سہیلی تھوڑی سی کام چوری تھوڑی تھوڑی تھی۔
 کراچی سے راجستھان میں سے پاس آؤ تھا اور وہ بہت تھا۔ کراچی میں وہ ان اُنس میں سے تھی۔
 وہ ان کو پاکی سے میں توڑا۔ تو میں نے اس سے کہا۔ میں اس میں نے بھوت کو توڑا۔
 ہے۔ اب کچھ ان کی کوئی چیز نے اور تو آئے بھوت سے ہے۔ بہت تو تھوڑی تھوڑی ہے۔
 کہ سچ ہی میں بھوت ہے لیکن پھر جلدی کیا ہے۔ بعد میں تو پھر کرینا۔ یہاں آئے۔ وہاں
 ہے کہ ابھی جلدی کیا ہے۔ پھر تو پھر کرینا۔ اس میں بہت سے بھوت تو پھر کرینا۔
 ہیں۔ دوسرا ان کی بھوت ہے تو پھر کیا تھا۔ دوسرا ان کی بھوت ہے تو پھر کیا تھا۔
 کا کھانا تھا۔

مولانا طارق جمیل اور ان کا بھائی

دنیائی کوئی کتاب پڑھنے سے چمک نہیں رہا۔ آخر چاروں نے اپنے اپنے منہ پلپٹے اور اس نے اصل کس منہ چا پھینچا۔ چرچے ہونے لگے جو تپوں مٹاتی تھیں مارتے ہیں۔ سب میں رات اندھ میں پڑھا تھا تو ہوا چھوٹا اور نیلے رنگ کا لالچ میں پڑھا تھا۔ سب میں بھی گم ہو گیا تھا۔ مجھ سے کہتا تھا کہ آپ کے مستقبل کے بارے میں بڑی فکر ہے۔ میں اس سے کہتا تھا کہ اگرچہ اپنی فکر کر۔ سرسید میں ایف۔ ڈی پڑھ رہا ہو کر نہیں تھکے۔ سب وہ وہ غلبہ ہو گیا تو اس کو کوئی باز دست نہیں ملے۔ جو تپوں مٹاتی تھیں۔ تو کہتے تھے کہ اب اپنی فکر ہے۔

دینا جس نام کر ہر حاصل کرنے کے بعد چاہیں گے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب
 آخر کر گھر سے گا۔ اور مسجد میں ہر کر پڑھنے لگا تو اس باب کے چھکے سر سے تہذیب و
 ہو گئے۔ ہائے! ہر قوم دینی حور پر کلام ہو جی رہتا ہے اور ہر قوم دینی حور پر کلام
 لکھا۔ ہر قوم دینی حور پر کلام ہو جی رہتا ہے اور ہر قوم دینی حور پر کلام
 ہر قوم دینی حور پر کلام ہو جی رہتا ہے اور ہر قوم دینی حور پر کلام
 ہر قوم دینی حور پر کلام ہو جی رہتا ہے اور ہر قوم دینی حور پر کلام

نی اور ہمیں سمجھایا کہ

”تم تو مجھ سے بھی کچھ ترستے ہو۔“

تو میں صرف ہلکلا کر اگلے مالک سے دعا بھی کیا۔ میں تو لطف تو میرا ہے۔ نہ نے
انسان بنایا۔ ہم جاہل تھے۔ بندہ تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سسمان بنایا۔

عورتوں کی آزادی

آج کل یہ غرور خوب لگ رہا ہے کہ عورتوں کو آزادی دی جائے۔ خدایتی بات ہے کہ اب
عورت آزاد ہو گئی تو مردوں کی خوب نظر خراب ہوئی۔

اگر 1972ء میں ایک آدمی مرد ہوتا ہے تو اس نے معاشرہ کی آزادی پر
کتاب لکھی کہ انسان کمال سے میں آزاد ہے۔ چاہے عورت تو آزاد نہ ہے۔ شہر بہ چکر
کمال ہے۔ جو اکیلا کر خانا جس طرح کمال ہو گا ہے۔ اب یہ دو آزادیاں ہیں۔
میں آئیں۔ عورت آزاد ہے۔ مال کے کمال سے میں آزاد ہیں۔ (یا گھر بڑا کا خرا ہے)
اس آزادی کا آخری روپ کیا ہے کہ عورت صرف چار دیواریوں کو سمجھنے پر تیار نہیں تھی وہ
400 آدمیوں کی قادی کر رہی ہے اور ہر ایک کو سٹرا سٹرا کر کھ رہی ہے۔ Water (پانی)
1ea (چائے) یہ آزادی ہے یا وہ آزادی۔

اب 400 انسانوں کی ہوسٹل نظر میں اس پر ہا رہی ہیں۔ اور وہ کبھی اور بھڑکے
رہی ہے۔ کبھی اور بھڑک رہی ہے۔ کبھی کھانا رہی ہے۔ کبھی پائے۔ رہی
ہے۔ اور یہ ایسا لاشوں میں شراب بھی دیتے ہیں۔ پھر جن کو چڑھ جاتی ہے۔ وہ خوب کٹی خواتین
جانتے ہیں۔

افغانستان میں یہ سروے کیا گیا کہ 1792ء کا نظریہ ان سے باتوں سے تو انہیں 2000ء میں
افغانستان میں سروے ہوا کہ آپ کھانا پانی پتی ہیں یا آزادی پتی ہیں تو 98% ۲۰۰۰ء نے کہا کہ اگر
لونا پانی پتی ہیں لیکن ہم کیا کریں۔ اس میں خاندان بھر ہیں۔ انہاں بابہ بھر ہیں۔

ایفینڈ میں ایک لڑکی کمر کی بڑھی پر کھنچی رہی تھی۔ اس نے پچھتاہٹوں میں رہی

ہوئے۔ نیچے کی سیر سے باپ نے کچھ گھر سے نکال رکھا ہے۔ دو کہتا ہے پہلے کرایہ تنگ کرنا،
پھر کچھ میں رہنا۔ تو وہاں اس آزادی کا تکیہ پہنکا کر عورت کو خانہ بدوش بناتا اور خانہ کو بیوی نہیں
مندی وہاں سزا ہے۔ آپ اُٹھیں۔ صرف ایک شکل باقی ہے محبوب اور محبوبہ۔
بہت تک محبوب کا دل نہیں بھرا۔ اور کا قلعہ پڑتی ہے۔ اور وہ دل بھر جاتا
بہنو! سے استعمال شدہ اوراق کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔

مولانا جمشید صاحب کا تقویٰ

میں ایک دفعہ مولانا جمشید صاحب کی خدمت میں شہد لے کر گیا۔ یہ سیر سے آتا
ہیں، میں ان کے پاس رائے دینے میں براہِ راست تھا۔ مجھ سے کہنے لگے کہ اس سے لاتے ہو؟
میں نے کہا، میرا پناہ ہار کا ہے۔ مجھ سے کہنے لگے، تمہارے باپ نے زمین میں سے اپنی
بینوں کو حصہ دیا ہے۔ بات شہد کی ہے اور مجھ سے باپ کی اور امت کا جو حصہ ہے ہیں۔ میں
نے کہا، ویرانہ وسیع بھائی تھے، انھیں سی کوئی نہ تھیں۔ پھر کہنے لگے، تمہارے دادا نے اپنی بینوں کو
حصہ دیا تھا۔ میں نے کہا، میرا کہہ دینا، تقویٰ نے مجھے تکلف دیا ہے۔ آپ کی مجھے اتنی تکلف
نہیں۔ بتے لگے، اچھا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ پھر کہنے لگے یہ جو کچھ کہتا ہے وہ
صرف شہد ہے یہ ہے۔ میں کو آخرت کا خوف ہے، وہ ہے، ایسے تحقیق کرتے ہیں۔

ایک لطیفہ

ہرے ملے ملے نے ایک دیندار کا مکان ہوا سیدھا سا حادِ ہوائی۔ مولوی صاحب
نے کہا، غلام، بت لو اس کو حق سے مکان میں دیا، تجھے قولی ہے۔ اس نے کہا، آؤ دے (آئے دو)
ان نے بھائی نے اس کو بیچے سے کتنی ماری تو کہنے لگا، آؤ دے (جائے دو) پھر بھائی نے کتنی ماری سنا
۔ بات نہ کہنے لگے گا۔ بیچنے سے کتنی صحت ہو رہے۔ مولوی صاحب نے کہا، سب کی
۔ نہ کہنے لگے، میری صحت سے کام لیتے ہیں۔

داخلی اوراق سے۔ ہر سیر میں۔ ان کے اخلاق سے۔ جو ان کو کئی جگہ نہیں۔ مولوی کی گھر

جاتے ہیں زبان کا ایک لفظ بعض ہولناکیاں گھڑا رہتا ہے اخلاق اور پائے تو یہ بیاں خدا
 کو چاہیے گی، قربان ہو جائیں گی اور انرا اپنا مہوئی پتا دکھائے تو سادہ زندگی، مٹتی، آگ میں جلتے رہو
 گے یہ آگ جھیں بھی ساکتی رہے گی اور تھارے دور، دیوار میں بھی آگ لگا دے گی
 مولانا جلیل صاحب فرمایا کرتے ہیں ایک چپ سکر ہیں
 جانیوں کی یہی بڑی قسم والی تھی وہ کپڑے دھو رہی تھی اور یہ سب سب آگ میں
 جڑ رہے تھے یہی کو بھی طسرتی کہ یہ تو میں ہی پڑھتا رہا ہے (دو لڑکوں کو پانی سونپ
 کھیتی تھی کہ یہ کھ سے زیادہ کنہوں کو وقت کیوں دیتا ہے ابھی اس کو کوئی دسی ہوئی دسی
 چپ کر کے ستا رہا ہے ہی نے دیکھا کہ اس پر کوئی شری نہیں ہو رہا تو وہ جس ٹپ میں کپڑے دھو
 رہی تھی وہ سارا دھوا کر اس کے اوپر پھینک دیا چالو تو نہیں کرتے کجا آج تو
 پانی مرنے کے بعد اس بھی کیا آتی بات میں بات ختم کر دی آپ بھی اپنے اخلاق
 اپنے کرو و ملاں جیساں میں قطع افشاء گئے۔

انگریزوں کی سازش قرآن پاک سے دور کرو

بیس بیسوں کی غلامی مال کی چمک اور ٹھک فی سے غلامی نے سلا میں یہ
 جو سال انگریز کی غلامی دیکھی اور نظریاتی طور پر اس نے ہمارے احادیث اور فقہ کے سوا کر دیا
 کی طرف کر دیا ہم نے میدان جنگ میں بڑی قلت کھائی قلت کھانا کوئی بری بات
 نہیں حضرت محمد ﷺ بھی آتی اور مسیحا بھی مقدس حضرت ابن عباسؓ یہ انہوں کو
 فوج کی لڑائی میں شکست ہوئی میدان کی قلت انبیاءؑ نے اٹھائی ہے تو اسے ہی جانتے
 نے اٹھائی ہے نظریات کی شکست دنیا کی سب سے بدترین شکست ہوتی ہے جو مجھے دو
 سال سے ہوا ہے کہ سارا رخ بدل گیا

4 مئی 1831ء میں سید احمد شہید ہوئے 1834ء میں لارڈ میکالے کو

بھجا کہ اس قوم کو کاہل کرنے کی کوئی تدبیر سوچو یہ قوم وہی انگریزی ہے 1834ء میں
 لارڈ میکالے آیا کہ ہمیں لوگ کیا کیا جانتے؟ تو اس نے نظریہ دے دیا جس کو پہلی چاند پھانے کا

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کے حجرت انگیز واقعات عدل کا مثالی واقعہ

وہ ایک ایسے شخص تھے جن کی 132 ہجری میں توفیق ہوئی کہ وہ اہل حق میں سے تھے۔
وہ اپنے مہمانوں کو دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ لوگ تو جہنم میں تھے۔
اس نے ایک شخص کی بیوی دیکھی کہ وہ سات سال تک پہلے اس کے گھر میں تھی۔
250 سال تک حکومت کی۔ پھر مختلف حکمران آئے تھے اور حکومت کرتے رہے۔ اس کا
بیٹا بادشاہ بن گیا ہے۔ اس کا اکھڑا بیٹا دانی مہر۔ اس نے ایک بیوی کو قتل کر
دیا۔ اس نے عدالت میں کسی شخص کے خلاف کوٹھڑی بنوائی۔ اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔
اور بعد ازاں اس نے عدالت میں بیٹے کے خلاف کوٹھڑی بنوائی۔ اس نے عدالت میں اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔
اس کا بیٹا عدالت میں اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اس نے عدالت میں اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔

وہ ایک ایسے شخص تھے جن کی 132 ہجری میں توفیق ہوئی کہ وہ اہل حق میں سے تھے۔
وہ اپنے مہمانوں کو دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ لوگ تو جہنم میں تھے۔
اس نے ایک شخص کی بیوی دیکھی کہ وہ سات سال تک پہلے اس کے گھر میں تھی۔
250 سال تک حکومت کی۔ پھر مختلف حکمران آئے تھے اور حکومت کرتے رہے۔ اس کا
بیٹا بادشاہ بن گیا ہے۔ اس کا اکھڑا بیٹا دانی مہر۔ اس نے ایک بیوی کو قتل کر
دیا۔ اس نے عدالت میں کسی شخص کے خلاف کوٹھڑی بنوائی۔ اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔
اور بعد ازاں اس نے عدالت میں بیٹے کے خلاف کوٹھڑی بنوائی۔ اس نے عدالت میں اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔
اس کا بیٹا عدالت میں اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اس نے عدالت میں اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔

کی جائے اس کے لئے دعا کی جائے اس کو سکھایا جائے تو شیوں نے نکال دیو
دو درائے میں چلا گیا وہاں کوئی آئے والا نہیں جائے والا نہیں حالات کی تضحی
نے سب بھٹکا، یا تو جہر ہو گیا یہاں ہوا تو کھانے کو کچھ نہیں پیتا تو کچھ نہیں موت
کے آثار شروع ہوئے مرتے دم تک تو پیش کی اکثر رہا جب موت کے آثار
نظر آئے تو اب کہنے لگا

اے خدا! ساری زندگی نہ ملتی تھی مگر مانی میں اب موت دیکھ رہا
ہوں مانتے ہے لیکن مجھے تاہ مجھے عذاب دینے سے تیز
لگے زیادہ ہو جانے کا اور معاف کرنے سے تیز ملک قبول ہو جائے
چوٹا اے میرے بہنو! اُمّ مجھے یہ بچہ فوت کہ مجھے عذاب
دے گا اور تیرا ملک بڑھ جائے گا اور معاف کر دے گا تو تیرا ملک گنت جائے
گا تو میں تجھ سے کبھی بخشش نہ کرتا مجھے پتہ نہیں کہ
مجھے عذاب اے تو میرے ملک میں زیادتی نہیں مجھے عذاب آئے تو
تیرے ملک میں کی نہیں یہ دیکھ لے نہ تیرا فرمان تو ہوں اور
بازی دلت میں سر رہا ہوں کوئی میرا حق نہیں کوئی ساقی
نہیں سب نے مجھے چھوڑ دیا میرے سوا نہ ہوا نہ موت
کے ہیں سب تو مجھے نہ چھوڑ مجھے معاف کر اب
مجھے معاف کرے اور اسے میں جو کل کچی
میں میرا سوا نہ پوئی آئی کہ

”اب سوئی میرا ایک دوست وہاں تھنڈات میں مر گیا ہے اس کا
ہا کے خصال کا انجیز تھرا اس کا جنازہ پڑھو اور شیر کے سر سے لہرائیں
میں اعلان کرو حق جو بخشش چاہتا ہے اس کا جنازہ پڑھ لے
اس کی بھی بخشش ہو جائے گی“

جب یہی مہر اسلام نے طمان کیا تو نوک بھوکے بولنے کے دیکھ تو رہی

جہادی شمالی زانی تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپ یہ کہتے ہیں؟
 یہ تو وہ ہیں جس کو ہم نے نکالی دیا تھا اور آپ کا رُخِ ادبِ ادب کہ جس کو بخشش
 چاہئے اس کا ہمارا ہرگز نہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ مرثیہ کی قوتِ پاک سے
 فرمایا

”یہ بھی سچے ہیں جس بھی چاہوں یہ ایسا ہی تھا جیسے ہمارے
 ہیں لیکن یہ رہے گا“

ہر ایت نعمہ حقیرہ وصغیرۃ ودلیلہ

میں سے اس کو دیکھا کہ دیکھیں اور مرہم ہے تجاہلی میں مرہم ہے
 دلا کر دینا اور قربا کوئی دوست نہیں کوئی رشتہ دور نہیں اہل بیانی میں وہ سب
 سے کہہ

اے اللہ! سب نے چھوڑا تو نہ چھوڑنا تو میری دستِ گواہ، میری محبت کو بڑھایا
 نبوی خیریت کو جوش آیا کہ جب سب چھوڑ چکے ہیں میں اپنے اندر کوئیں چھوڑاں
 گا اس سب کی عزت کی خیرا دو گھر لگاؤ صرف اپنی بخشش، مگر
 میری عزت کی قسم! کر آج چوری اپنے لئے انا لوں کی بخشش، مگر تو میرے لئے معاف کر دے
 ہم صرف لگا رہے ہیں کہ اس رتبہ سے صلح کر لیں اور ہم یہ کہیں کہہ رہے ہیں
 کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے برا ہوا بھائی تو ہر کہیں کہہ رہے ہیں کیوں کہ ہمارا خدا انہیں
 کی ذات سے چلنے والا ہے یہ وہاں چھوٹ جائے گا اور پھر اس کے سامنے کہ انہ
 پاک کو راہی کرنے کے لئے ہمیں یہ گھر نہیں چھوڑنے ان گھروں کے طریقے چھوڑنے
 ہیں ہمیں یہ گھر نہیں چھوڑنا اس میں قاطعاً طریقوں کو چھوڑنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب
 مصطفیٰ سید انورؐ میں یہ چھوڑنا طریقہ کا طریقہ داخل کرنا ہے اس اور یہ نہیں کہہ
 ہم رو کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کا حبیب جس کا نیا ہے۔

ڈاکٹر راکی کی کہانی

بھائی کچھ میں نہیں آ رہا کہ ایک ڈاکٹر تھا۔ وہ ایک منٹ کی ایک ہزار ڈھلپٹیں لیا کرتا تھا۔ دنیا کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اس کے پروگرام ہوتے تھے اور اس نے ستر کے پورے تھے۔ شیا میں اور پچیس نہیں کیا چیز، عجیب چیز تھا۔ ہمیں بھی اس نے بہت سی چیزیں دکھائیں۔ تو ایک دن مجھ سے کہنے لگا: جسے کی نماز کے بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا: میرا شیطان آیا تھا۔ میرے پاس مور آ کے بیٹھ کر روتے لگا کہنے لگا: ڈاکٹر راہی راہی اس نے اپنا کام رکھا ہوا تھا۔ عبد القادر تھا۔ ایسے وہ عبد القادر بیٹا کی نسل میں سے تھا۔ نسل عربی۔ حنفی۔ قادری اور کام یہ کر رہا تھا۔ تو کہنے لگا: کرتا میرا شیطان میرے پاس آیا تھا۔ اور کہہ رہا تھا: کہ ڈاکٹر اس کی تم نے بیس سال کی دینی پانچ منٹ میں توڑ دی

تو میں نے اس سے کہا کہ بیس سال میں نے ٹھوسٹ کو آزمایا ہے اب کچھ دن بچ کر مکی
 آزمائے دو تو آگے بڑھ سکتا ہے۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے کہ بیس ہی میں نہایت
 ہے لیکن پھر بھی جلدی کیا ہے بعد میں تو یہ کر لینا یہاں آ کے مار دینا
 ہے کہ ابھی جلدی کیا ہے پھر تو یہ کر لینا اس میں بہت سے بغیر تو یہ کمر جاتے
 ہیں دوسرا کیا کہتا ہے تو یہ کا کیا خاکہ دلا کر کروں گا تو فوت جائے گی
 مکی تو یہ کا کیا خاکہ دلا

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سچائی پر ڈاکوؤں کی توبہ

شیخ عبدالغفار جیلانیؒ قائلے میں علم حاصل کرنے کے لئے جا رہے تھے چودہ سو سال کی عمر میں راستے میں ڈاکر پڑ گیا، لوٹ گیا نہیں نے یہ بچے تھے کسی کو خیال نہیں آیا کہ ان کے پاس کچھ ہوگا ایک ڈاکو نے ایسے ہی سرواہ پوچھا دیا: خیر ہے پاس کچھ ہے کہاں ہاں ہے کیا ہے؟ کہا جالیس روپا ہیں جالیس ڈیڑھ روپا

مطلب تھا کہ وہ چور ہے ایک سال کا رہن ہے تو بہت جی دوست تھی ہائیں
 رہتا تو وہ جیروں دوتی کہنے کا کہاں تھا "کہا یہ میرے۔۔۔ نہ سنے ہوئے ہیں
 اندر کی آہیں میں اس نے کہا، پچا نہ تو ٹیٹے نہ تاتا تو مجھے بھی خبر نہ تھی کہ میرے پاس
 ہیں تو تو نے انوں کے دیا کہ اب مجھے میری ماں سے کہا تھا کہ چنانچہ وہ
 چاہے جان چلے جائے مسند چاں کا سہل ہے اس

اور جب ماں کو مل نہ رہا کہ سچ اسنے میں بھات ہے تو وہ بچے کو کیا رہا ہے
 کی تو وہ ڈاکوؤں کو پکڑا ڈاکوؤں کے سر ہار کے پاس نے کیا کہ وہ وہاں پہنچے
 کی بات سنو تو ساری کہانی سنائی تو سر ہارے چہ بیانیوں تو نے نہ دیا نہ ہی تا تو
 نہیں تو کوئی نہ پتا کہ میری ماں نے مجھے کہا تھا جھوٹ نہ ہو جی
 ہوتا چاہے جس جلی جائے اس پر جو ادا آیا ہے ڈاکوؤں کا سر ہار وہاں کی ادا میں
 سہوڑے سے تر تھی

اسے خدا یہ معصوم بچہ اپنی ماں کا تھا فرما خبردار اندر میں چور مردہ ہوا نہ کر تیرا ادا فرماں۔
 مجھے صاف کراہے سارے ڈاکوؤں سے تو یہ کہو اپنی اور اس کا تو سر ہار وہاں نے ڈاکوؤں
 میں بھیجی ہوئی ہے جس کو پتا بھی نہیں ہے کہ اس کا بچہ کہاں سے کہاں نکل چکی گیا
 ہے

ادھر تو یہ ادھر مغفرت کا پروانہ مل گیا

دینی اسرائیل میں قحط تھا جو بڑا زبردست قحط تھا دینی مراہٹل نے کہا۔۔۔
 وہی! دیکھ کر خدا تعالیٰ قحط دور کرے۔۔۔ سوئی حیلے علامتیں متوجہ رہا تو اس کو سے کہہ کر پڑھی اور
 دیکھی اسے خدا بارش نہ دیا

فما زادت الشمس الا تعسفا

سورج کی آگ بڑھتی دو کہیں خدا ہمہ پیش کی وجہ کر رہے ہیں
 سب سورج کی آگ بڑھ رہے ہیں تو خدا تعالیٰ نے فرمایا

ابن لیکو و حلا بدار ذہنی بالتمعاضی منذ او بعین عادم

تم میں ایک آدمی ہے جس نے پچھلے چالیس سال میں ایک نئی کچھ نہیں کی اور
چالیس برس ہو گئے مجھے مذکور بات اور میری فرمائش پر تیار ہے اس کی وجہ
سے بادشہ کی ہوئی ہے اسے کچھ کہ باہر آ کر اپنے آپ کو بھڑکے تب بادشہ
بولی

سوی علیہ السلام نے فرمایا

یا من عصی اللہ او بعین سنة

اے وہ جو بدعت انسان جسے چالیس سال گزار گئے کوئی اچھا کام نہ
کیا باہر نکلا۔ میری وجہ سے ہم عذاب میں ہیں اسے تو چاہے کہ میں کون
ہوں لیکن کسی کو نہیں پتا کہ کون ہے یہ مذہب حق نے بتایا کہ غلام آدمی
ہے اب لوگوں نے اور امر و دیکھ کوئی بھی باہر نہ نکلا دواپے دل میں کہنے
لگا میں امر یا بزرگ کے آؤں تو اپنے آپ کو ڈنکے و رسوا کروں اور اگر کھانا ہوں تو میری
وجہ سے بادشہ کے سامنے ملوث پریشان ہوئی

اس نے اپنی چادر میں اپنے من کو چھپا لیا کہ کوئی دیکھے نہیں کہ میرے من
نگل پڑے ہیں سر جھکا یا اور سر پر چادر زائل کر کے تسوؤں کے دھڑکے ناکے اور نیپے لگا۔

”یا اللہ! عصبک“ (وہیں سے فامہلنی یا اللہ!

میں چالیس سال، فراموشی کرنا اور تو مجھے مہلت دیتا ہوں تو نے کسی کو

نہ بتایا کہ میری رات کیسے گزرتی ہے تو نے کسی کو نہ

بتایا کہ میرا دن کیسے گزرتا ہے فحشک فانی

فانی اب میں میرے سامنے تو یہ کرتا ہوں تو کسی کو نہ پتا

میری توبہ قبول کرے

ابھی اس کی اب پادشہ کی نہیں ہوئی کہ کئی ٹھنڈی اور پھر چھپ چکی ہوئی۔ سوئی علیہ

اسلام کہنے کے ”یا اللہ! کھا تو کوئی بھی نہیں تو بادشہ کیسے ہوئی؟ ارشاد فرمایا جس کی

جب سے دیکھی اس کی جہت کر دی وہ تائب ہو گیا ہے ایسا جہ از میں و آسان کا
پادشاہ اور میر پاں ایسا کہ چالیس سال کی نافرمانوں کو وہ قنوداس سے دھو دیا سوئی مایہ
السلام فرمائی تھے یا خدا! اب تو تباہ دے دو کون ہے؟ ارشاد فرمایا جب میرا نافرمان
تھا تو میں نے کسی کو نہ تھایا، جب میرا فرمانبردار ہو گیا ہے تو اب میں کسی کو کیسے تھائوں؟

دعوت کی برکت سے مسلمانوں کو چنگیزی فتنہ سے نجات

چنگیز خان کے قاصد پر ظلم کیا، علاؤ الدین خوارزم کے گورنر تھے ان کا نام تھا اٹل
جب اس نے ان کو قتل کیا اٹل بھی قتل کیا اور بندے بھی قیدی کر لئے تو چنگیز خان
نے علاؤ الدین کے پاس آدمی بھیجا کہ یہ سیرے گورنر نے ظلم کیا ہے ہمیں اس کی حمایت
کرو تو اس بے خوف نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اس نے پورے وطن کو قتل کروا
دیا ایک آدمی چھوڑا، آدمی اس کی واڈھی کاٹ دی، آدمی موٹھیں کاٹ دیں آدمی بھویر
کاٹ دیں اور کہا کہ جا کر چنگیز کو میرا پیغام دے دو تو وہ بہکائی بھیل ہے دلوں میں ۱۰ ہاں
شکار کھیل رہا تھا جب یہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہوا ہے تو دو ٹپے پر
چڑھ گیا اور کہنے لگا کہ اے مسلمانوں کے خدا مجھ پر ظلم ہوا ہے تو تم میری مدد کر ان
ظالموں کے خلاف

ایران میں جب وہ داخل ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کا لشکر اسے سامنے ہوا ہے
تو ایک دلی انداز میں سے نکلے جہاد کے لئے تا تاریخوں کے خلاف تو دیکھا کہ فرشتے چنگیز خان
کے لشکر کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں
کافروں کی جماعت ان ظالموں کی جماعت کو قتل کرو تو چنگیز وہ خطاب بن کر اترتا
مسلمانوں پر کہ جو اس بڑے شہر کو جن کی آبادی میں لاکھ سے چھوڑ دیتی اس نے ایسے براہِ کر
دیئے آگ لگا دی

افغانستان میں پیران ہے یہاں ورائی میں اس کا پوتا قتل ہو گیا چغتائی جو تیسرے
شہر کا اس کا بیٹا تھا چغتائی اس کا بیٹا لائی میں قتل ہوا تو جب شہر فتح ہوا تو اس نے کہا میں شہر کے

نے اس لیے بھی منع کر دیا کہ میں کوئی زمرہ نہ چھوڑ دو۔ خصوصاً بچے بھی منع ہو گئے۔ اور مرد، عورت، بزرگ، سب اور بچے ہر شخص منع رہتا تھا تو تو جوان لڑکیوں کو اور لڑکوں کو ایک ایک ایک مرگے تمام چٹے تھے اور زمروں کو قتل کر دیے تھے۔ ماں و باپ لپکتے تھے

اس شہر میں کیا کیا ہو گا کہ سب پر خونریز چلا دی، کتے اور بے بھی زدن کر دیے۔ خود و قریبہ کی طرف سے نازل ہو گا۔ رنک رنک شیش ٹوٹ گئیں۔ غوغا اس کی اذیت سے اذیت بخانی ہوئی۔ عربوں کی اذیت سے اذیت بخانی ہوئی۔ فرنگوں کی اذیت سے اذیت بخانی ہوئی۔ افغانوں کی اذیت سے اذیت بخانی ہوئی۔ ہزاروں نے سندھ تک آیا ہے۔ چنگیز خان، دوریا، نے سندھ کے قریب آتی ہوئی ہوئی ہے جلال الدین اور ہنگیز خان کی

تو اس میں مسلمانوں کو شہادت ہوئی تو یہ سمجھ کر ہوئی کہ ۱۲۲۷ء کے بارے میں کوئی کہے کہ ان کو شہادت ہوئی تو یہ بھی نہ ہو گا کہ ان کو شہادت ہوئی نہیں تھی۔ تو یہ آتی طاقت ان کے تھے، ان کو سیاہی حور پر اور سیاہی ظلم پر تو زنا، ظلم ہو گیا تھا۔

تبلیغ ہی نے چنگیزی فتنہ کو توڑا

تو پھر اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی طاقت کو طے فرمایا اور اس دولت کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ چنگیز خان مر گیا۔ اس کا بیٹا تھا جو بی۔ اس کو اس نے اس کی عظمت دی، اور اس کا بیٹا تھا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا Capital بنا دیا۔ قرآن مجید، صحرے کو بی میں چھرا لگا کا تھا۔ چنگیزی اس کو اس نے ایران سے عراق تک، علاوہ اور اللہ تعالیٰ نے ہندوستان پر سارا دیا۔

تو بڑے کھان کا زمانہ تھا۔ چانگیز نے اس کا پوتا ہے۔ چنگیز خان کا بیٹا نے بعد ازاں تیار کیا۔ اور صحرے پر حملہ کرنے جا رہا تھا۔ اور صحرے آخری تک رہ گیا تھا۔ مسلمانوں کے پاس باقی سب ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ کہنے لگا کہ ہمیں اب ہم قسم، ان میں نرنے کی طاقت ہی نہ تھی۔

تو اللہ تعالیٰ کا ایک نظام چلا۔ کچھ لوگوں نے اور ایک کتاب میں یہ بھی تھا کہ محمد بن الدین بھوس

جو مصر کا بادشاہ تھا اس نے ایک مہم کو شروع کر دیا اور ۱۲۲۵ء میں کازابلہہ کے سلطان کو شکست دے کر اس کی سرحدوں تک پہنچ گیا۔

تو بڑ بیٹا جھوٹے تھا میں کو چاہتا تھا وہ کاشن، مہاک اور اس کا چھاندا، چاہے وہ کاشن
دقت میں دوش کا سنگم ان تھا تو یہ ترکی تہ جو ساتھ سوا بیٹھے، اور ساتھ تھیں کرتے

آج ہماری خال خال مسلمان ہوتے گئے۔ ان میں ایک وزیر تھو تھو بوجا، ایک تھو تھو خان کا بزم نشین
 اور احسان سائیں۔ اس نے برک خان کو اسلام کی باتیں بتائیں۔ یہ جیو بیوہ۔ یہ باتیں
 تھیں اس نے جی نہیں لیں۔ یہ جو مسلمان تاجر نے جی لیں اچھا۔ یہ باتیں تو بھگتے، تو تائب کا فائدہ
 آتا۔ وہ اس کو لے کر گیا، جاکر تھو تھو، اسلام کیا ہے؟ قرآن پاک چلا، خود مسلمان ہو گیا۔

ان کے بعد ہم پر جو پوری رانی شہ شہی، ایک دینی میں ساری کی ساری مسلمان ہو گئی۔ دوسرا نے اطمینان ہوا جسے۔ احرار باوجود ان کے مصر پر چڑھائی کی پیغام بھیجا کہ وہ یوں نہ کرنا اور ان کے گھوڑوں اور اسلحہ کو ہتھ نہ لانا جس سے روکتے۔ اگر یہ سبہ یاد کرنا گئے تو تمہاری جان بخشی جاے گی ورنہ نفی تمہارا ہے تو ان سے سرٹا کر رہ جاؤ۔

تو اصرار و دھمکیاں اور دھمکان کو اخلاقی حلقے ہدایت دے رہی تو جب اس بات پر چلائی کہ وہ ہمارے گھر میں کھانا کھائے تو ہم نے اسے یہاں سے بھیجا کہ وہ صبح سے پہلے نہیں آئے گا۔ اس نے کہا کہ کچھ سے کیوں نہ آئے تو تو تو نہیں چاہتے۔

پھر کھانا کھا کر کچھ دیر آرام میں بیٹھ کر پڑا تو پھر اصرار و دھمکیاں تو بھی کافور، وہ بھی کافر تھا، میں مسلمان ہوں اب میرا کیا رشتہ ہے؟ اب اگر تم نے صبح پر غصہ کیا تو پہلے مجھے سے کفر نہیں ہوتا تو وہ اگلے دن تو وہاں سے نہیں جاتا۔

تو وہ کھانا اپنے گھر میں لے کر گیا اور اس نے

پچھلے کا مہینہ تھا کہ چاند بلیغ ہوا تھا

حقیقی انقلاب

بغیر وقت کے انٹرویو کیا، کہتے ہیں کہ تمام سیاسی حکومتوں نے یہی کیا ہے۔

روئے انقلاب کے نقطہ پر نہیں۔ انقلاب، انقلاب ہے قلاب سے قلاب کی، لہذا کاپٹ

جوتہ پر یہ اصل معنی انقلاب کا ہے۔ پھر اس کو تجزیہ صورتی و استواری کے تحت

تحتی انتہا

تعمت لے کر

یہ صفت پر لکھتے

اور مثال انقلاب کی کہانی چاہیے، اس کا یہاں ہونا چاہیے۔ یہ اصل انقلاب ہے

اب الہ تعالیٰ کی طرف پھر یہاں ہے تو خود خود انقلاب آجاتا ہے

اور وہ صفت چلتی ہے اور حقیقت کا کام یہاں ہے تو اس طرح اسے تعانی دلوں کی زمین کو نرم کرتا

ہے۔ تو بغیر کسی طاقت کے اللہ تعالیٰ نے پوری اس قوم کو کجا، آؤ نکرتے ہو۔ اب وہ پانچ سو

سے زور ہے۔ لیکن اس زبانی میں بڑا کوئی ہوا۔ وہ زبانی سے تو نہیں زبانی ہوا

و خود زبانی ہوا

تیمور کو دعوت اسلام

بلکہ ان کا یہی تعلق تیمور کی نسل میں۔ یہ وہی ہے جس کی زبان اللہ تعالیٰ نے

دعوت کو اللہ تعالیٰ نے اس کو دعوت دی۔ اس کے کہ اس کی دعوت میں وہ ہوا

جب بادشاہوں کو سجدہ۔ یہ دعوتی نسل میں تھا۔ تو اب وہ مرنے لگی تھی اور بادشاہ

نہیں تھا۔ تو انہوں نے کہا، بھلا میں کیا سے جاؤں تو میری تیمور تھیں اب یہاں وہ بے توان

میرا پیغام پہنچاتا ہے

تیمور کا قبول اسلام

اب چہ تیمور تھیں بادشاہان تو یہ وہی سے چپے، اب کا Capita تیموری کے قریب

نہیں تھا۔ تو اب اس نے پہنچنے کی کوشش کی۔ اس نے کہا، اب اس نے خبر

سے پہنچا، اسے اس کی

ان خبروں کو جاننے والی تھی۔ اس نے کہا کہ یہ ایک بہت

تیہور کی محنت

تو اس بادشاہ کے ہاتھ پر وہ لکھا ۲۲ ری سلطان ہوئے انگلیوں میں اس کی قبر پر بھی سورج ہے۔ اس کی قبر پر اب بھی یہ سارا لکھا ہوا ہے کہ یہ بادشاہ شاہ ۵۵ برس کے ہاتھ پر اس لکھا ۲۲ ری سلطان ہوئے۔ تو وہ چند لوگ آج ۱۱ برس کر گئے سلطان مست پر جو تبلیغ کرتے تھے۔ اگر وہ ۵۵ ری سلطان نہ ہوتے تو یہ نیا کی کوئی طاقت ان کو نہ رہیں کر خلق تھی یہ تین تین دن بغیر کھائے ٹھوڑے کی پشت پر دوڑتے چلے جائیں

زور دیا اس نئی تھی تو یوں ٹھوڑے کی پشت پر خنجر دے تھے اس میں خون کا وہی لہ لیا یہ ان کا پانی تھا تو ایسی قوم ہے کون کر لے سکتا تھا اسے قتل نے انہیں سلطان کر دیا تو ۲۲ سال میں اب بھی کوئی نہیں سارے سلطان ہیں روز میں جو دست ہے شاہستان

تو جب ہم تبلیغ کے کام کی کمرانی کو نکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بڑا عظیم الشان کام دیا ہے اپنی نواز نر کوئی تو چلائی جاسکے گا کیوں نہ انہی نر دے کہ انے والی انسان پر ہر انسان کر کے جائیں اور ہمارے لئے ثواب کے ٹیلے چلتے ہیں ان میں اپنے ایمان کی بھی حفاظت ہے۔ باہر کی فضا تو نکھیں تو اس لئے بھائی گزارش یہ ہے کہ آپ خود اپنے طور پر مسجد کھائے یہ بھی ٹھیک ہے اگر قسم نجات سے مناجات ہے تو یہ مسجد میں کہہ سکتے ہیں کہ کتنوں کو مسجد میں لائے؟ اپنی جگہ میں مسجد میں کہتے لوگ ہیں کہ جو مسجد میں آتے ہیں کتنے نہیں آتے۔ جو نہیں آتے تو ان کو سلا کر لے اپنی اپنی جگہ میں آپ دیکھیں اپنے گھر میں دیکھیں۔ ہر گھر میں کتنے نماز پڑھتے ہیں کتنے نہیں پڑھتے؟ ان کو کیسے نماز پڑھاؤ؟ میری جگہ میں آتے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے یہ نہیں کہ پہلے اپنے گھر والوں پر بعد میں اور یہ ضروری نہیں۔ یہ گھر والوں پر بھی ہو ساتھ دلوں پر بھی ہو۔ برابر والوں پر بھی ہو۔ یہی سنت ہے۔

ایک غلط تصور

ہو۔ یہ ہاں ایک غلط بات ہے کہ پہلے اپنے گھر والوں کو سمجھاؤ۔ نماز میں کو سمجھاؤ

نہ ہوں تو بھی اہل ذہب سے نہ نکلتے۔ مگر اہل کو بھی۔ اور اہل کو بھی۔ اگر یہ بات ہوتی تو ذہب تک نہ ہو
 باطن مسلمان نہ ہوتے تو آپ کسی کو بھیج نہ سکتے۔ اور ہذا اثر میں نہایت اہل مسلمان ہو سکتے
 زندگی میں انہیں حضرت علی اور حضرت عباس اور انہیں حضرت عقیل و انہیں حضرت عقیل۔ چہرہ جو معروف
 آدمی ہیں۔ انہیں باطن آپ کا نہ مانا۔ انہیں نہیں۔ انہیں۔ آپ کے خاندان کے مسلمان بننے میں
 حضرت خدیجہ اور عباس اور عباسی۔ اور انہیں باقی کوئی مسلمان نہیں ہو سکتے۔ ان کی اولاد میں
 عقیل اور عقیل ہوتی کوئی اور مسلمان نہیں ہو سکتے۔

نہ یہ ہوتا۔ یہ ہے کہ وہ کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔
 کہ کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔
 میں کہ 250 آدمی مسلمان ہوتے۔ اور نہ چھوڑ کر نہ ہوتے۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔
 نہ مانا۔ یہ ہے کہ وہ کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔
 ہوتے۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ اس کو دے۔ اے اللہ! سب پر
 ہدایت کر۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔
 اہل کو تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔
 ہوا۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔
 ہوئی۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔
 کہ وہ کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔
 اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔
 اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔ اے اللہ! تو اس کو دے۔
 پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔ پھر انہیں کوئی نہ ہو۔

حبیبؐ کا خوبصورت لڑکی کی طرف نہ دیکھنا

حبیبؐ کی میری بہن تھی۔ مجھ پر کراچی کے شہر، ایک خوبصورت قید ہو گئے تھے، کل میں آ رہی تھی۔ انہوں نے قتل کر دیئے، ان کو پکڑ لیا، وہ مرنے والے تھے، میں تمام جنازوں کا۔ قید میں رہے کرتے تھے، اُترتے چلتے، وہ پائے تو میں تجھے اپنی بیٹی، وہ اس کا تجھے اپنی ریاست میں صدمہ لگی، وہی کا۔ انہوں نے فرما دیا تو انہوں نے چھوٹی لڑکی دے دی۔

کھڑے ہو کر دیکھ رہی تھی۔ یہ تو میرا استاد تھا۔ اس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اس سے بہ فارغی ہو۔ حبیبؐ کی یاد میں پڑے گا تو اسلام بھی چھوڑ دے گا۔ اس کی لڑکی تھی۔ اچھا، وہ کاشمیر اور عرب کی جوانی۔ آگے بھی جڑ ہے، اور تہ بھی جوان ہے۔ وہاں میں تیرے کوئی نہیں۔

اب یہاں ساری دکانیں ختم ہیں۔ اور دو عورتیں دے رہی ہیں۔ اور جو ان اپنی نظر جو کئے کی لذت چھپے ہوئے ہے۔ اسے پاک دامن کی لذت دے رہی ہے۔ لہذا اس کی نظر اچھے کا کام نہیں کرتی۔ اس نے مبارک چھوٹی کر دے۔ وہ نے حسن کا ہر سر آزمایا۔ یہ سب کام ہال پیسہ کا نہیں پانچواں کی کوڑے سے ہر پہلی کی ہر ہر تار کو تار کو تار کر دے۔ اور ہر چیز کو بے کار کر دیا۔

آخر میں اس کے بعد اس نے اٹھیا، اٹھ دے، کہنے لگی۔

ما اذ ابعثک منی

”مے کے بعد۔ پوچھا تھے، وہ تو کون ہے؟“

پانچ لڑکیاں اس نے تے مجھے نظر اٹھ کر نہیں دیکھ، روکنے والا کون ہے؟ اس نے کہا مجھ کو کہنے والا ہے۔

لا تاتخذہ منی ولا نوم

”مجھ سے نہ اٹھتا ہے نہ“

مجھ سے غافل نہیں میں اس سے غافل ہوں۔ وہ میرا بہن ہے۔

جو مثال پر دیکھو، نیچر وہ ہے کہ سب کی محبت غالب آتی ہے۔ با شہوت غالب آتی ہے۔
 لکھے کے کرتا ہے۔ شیطان کو آگے کرتا ہے۔ اسے لٹی لکھے سے رہنے دیا،
 آتی ہے۔ اس لئے میں نے پٹی طاقت کو روک رکھا ہے۔ وہ باہر نکل کر اپنے آپ سے نکلتے
 تھی۔

الحی ایس ارمستی الی حلید او حجر لا باکل لا بنظر
 ”آپ نے مجھے کس حجرے پاس بھیجا ہے، کس لوہے کے پاس بھیجا ہے یوں
 ایتنا بے نگہا تا ہے نہ کہاں سے گرا کر اس۔“

حضرت جریرؓ کی امانت داری

(جریر بن عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں)

قرآن سے کہا خرید کے لاؤ۔ وہ نے کے آیا، میں سودا پہنے میں سودا ہوا۔ جب گھوڑے کو رکھا
 تو گھوڑا ہڑکا تھا۔ کب کو تو دیکھی ہے نہیں تھا اپنی بڑی قیمت کا۔ تو اس ملک سے اپنے لئے تیرا گھوڑا
 کے چودہ سو روپے تجھے دے اس۔ چار سو روپے لئے گا۔ تجھے کئی بھی بات ہے۔

کہا، اگر پانچ سو روپے؟

کہا، یہ اس سے بھی انجی بات ہے۔

کہا، چھ سو روپے؟

کہا، یہ اس سے بھی انجی بات ہے۔

کہا، سات سو روپے؟

اب جو بیٹے لا تھا، وہ پتھر میں پڑ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی خریدار نے بھی قیمت بڑھائی

ہے۔

یہ جو ان کا انداز بیعت ہے، اس کو گیارہ سو روپے بڑھاتے ہیں اور جو بیٹے لا رہا ہے وہ کہی

کہتا ہے ”او آیت گھوڑا ہے۔ گھوڑا۔“ اور سچا ہے اسکی۔

وہ کہتا ہے گھوڑا، وہ کہتا ہے نہیں۔

ہو رہا ہے کہ یہ تحریر نے اس قدر حیرت مایا ہے

یہی وہ امر ہے جس کی وجہ سے

ہو رہا ہے کہ یہ تحریر نے اس قدر حیرت مایا ہے

یہی وہ امر ہے جس کی وجہ سے

١٠- اے ایف ڈی کے لیے

دیکھتے ہوئے کہ یہ ایک نیا اور دلچسپ موضوع ہے۔

کے لئے جو کچھ ہو سکتا ہے

جب وہ چارٹریٹوں کے کنارے کھڑے ہوئے تو یہاں ایک عورت بھی کھڑی تھی۔ وہ اس کے پاس آئی اور پوچھا: ”کیا آپ بھی اس کے بارے میں جانتی ہیں؟“

اور نہ اقرار ہے۔ یہ محض اس لئے ہوتا تھا کہ جس شخص کو میں نے اس قدر تعجب کیا ہو۔

”اے“ : وہ کہ میں نے مسرتوئی کے نبی ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا تھا
 رسول کا اعلان کی خبر غریب چاہوں گا

حضرت سلمان فارسیؓ اور خوفِ خدا

”خیر ہے“ میں نے پھر بھی کہا۔

اگر تمہارا دل میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے تو تجھے چاہیے کہ اپنے فی ثوابی سرور سے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے کا فرمان کا بدلہ دے گا، جو جو میں کہہ رہا ہوں اس کو تم اپنے طریقے سے قبول کرنا نہ کرنا۔

میری بات کے اللہ تعالیٰ کو اس آیت سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو بھی بخیر ہے۔

میری بات کو تو اس سے بھی بخیر ہے۔ یہ حق قرآن کا معاملہ ہے جس میں اپنے آپ کو بھی نہیں ہے۔ اپنے اپنے لئے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَنْ يَخْسَفُوا فِيهِ يَوْمَ تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْدِ الْعَنِي

میں نے اسے اپنے پاس لے آیا۔

سیرتِ اوستے کے بعد حضرت مولانا فاروقیؒ سے جوئے و زہر ٹکے گئے

تھیں وہ نہ کب۔ ہے اور کسی کو نہیں ملے۔ آپ نے فرمایا اس کو خوشی ہو۔ بہت
 دکھائی ہوئی تو یہاں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سر پر چلی زبان ہوئی تھی۔ اور یہ دے

تھے کہ یہ اس کے کیا حالت ہوگی جس کا ایدھن اس کی اور
 پتھر ہیں ان و پتھر آپ کی خدمت میں رہا یہ تو فرماؤ کہ اس آیت نے
 مجھے بتایا کہ آپ کے فرمودے آپ ان میں سے نہیں ہیں حجاز تو وہ
 ہے جس کو مدت خود چلتی ہے جس کو جنت پر ہے وہ جنگوں اور پہاڑوں میں غل
 جاتا ہے اور جس کو کھوپڑی میں نہیں جنت اور جہنم کا وہ سب کئی فیصلہ سوجھتا ہے۔

یہ صوفی ٹیچر تھی کہ جس روز ہے جس کو کہ خدا
 نے "نورِ کھجور" فرمایا ہے۔ یہ ہے جو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ
 میں "نورِ کھجور" فرمایا ہے۔ یہ ہے جو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ
 خدا نے فرمایا ہے کہ

تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رُلا دیا

2

نیا کرپن بھی تو دل کے توراؤ تھا ہے کہ ہم کیوں سے کہیں چلے گئے کیا نہ کہے
نہ اے پر آسمان کے فرشتے مڑتے تھے ایسا تو جوں صحابی ہے گھر میں نماز پڑھا۔ ہے
تھے اور ان کی آیت پڑھ کر بھیجے نکلی آپ ﷺ غلی میں سے مڑ رہے تھے
مپے نہ آتے کی آواز کو سنا مسجد میں دو صحابی جب نماز پڑھنے کے لئے آئے تو آپؐ نے
فرمایا اے اللہ کے بندے آئی میرے رولے نے آسمان کے مہرے فرشتوں
تو رولے پتے بجاتے تھے ان کے رولے برف شفق دو کرتے تھے۔

دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے

یہ لوگوں نے دوزخ کو فائدہ مند سمجھا کہ اگر اسے اور سزا کر رہتے ہیں تو وہ جہنم کے لیے نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ دوزخ کی آگ ہمیشہ روشن رہے گی، لیکن اس میں آگ بجھ جائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ دوزخ کی آگ ہمیشہ روشن رہے گی، لیکن اس میں آگ بجھ جائے گی۔

دن کو ہے کھر پھرتا ہے حیرت کیا ہے گا؟ حضور اکرم ﷺ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے
نرہ، بدادھر آتے تو شہر کی ت فوس حیرت سے آسمان کے ستارے دروازے کھول
دینے لگے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو رہا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو میرا
بندہ دایا ہوتا ہے۔

چنگیز و ہلاکو خان کا ذکر

چنگیز خان نے چالیس شیر ایسے بچا کر اپنے بیٹوں کی آبادی میں لاکھوں جہود بھی
ایسے کھوار چلائی جیسے کھریوں پر تھوار چلائی جاتی ہے لیکن وہ اپنی موت آپ مر گیا اس کو
دیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دے سکی اس کا پوتا ملکوت خان اپنی موت آپ مر گیا ہلاکو خان
اپنی موت آپ مر گیا ان پر اللہ تعالیٰ کی تھوار نہ پڑی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کواڑا مارا۔
تینا کے فرعون ہوں یا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں کو ایک
دن مروڑ دے گا

ان ہوم العصل کلان مہفتا

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرے قانون کی خلاف ورزی پر یا میرے قانون کی پابندی پر جزا
سزا کا ایک ہوا کھلا مستقر ہے اس میں بھی کوئی ستم نہیں ہے لیکن انتظار کرو۔

پرستش آگ کی ابتداء

کسریٰ کے محل میں ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی جس کی پرستش کی جاتی
تھی ٹھاکہ کے زمانے سے پرستش شروع ہوئی آگ کی۔
ٹھاکہ ایک مرتبہ شکار کو نکلا ہوا تھا ایک سانپ حملہ آور ہوا اس نے اسے
چمکھرا۔ چمکھرا کے چمکھرا ہوا اس سے لگا شعلہ اس شعلے نے سانپ کو پیٹ لیا
لے لیا اس سے کہنا یہی میرے لئے نجات دہندہ ہے۔ یہاں سے آگ کی پرستش ایران
میں داخل ہوئی

اس کو بزار برس ہو چکے تھے اور ایک مہل کے لئے یہ سب مجھے نہیں پائی تھی
 اس کو جلاتے رہتے تھے جلاتے رہتے تھے جلاتے رہتے تھے
 سہاؤں عورتوں کی ٹکڑیوں سے دھڑکیوں کی ٹکڑیوں سے بھڑکی ٹکڑیوں
 سے یہ سب ہوئی یہ تھی
 جو آپ ﷺ پیدا ہوئے ایک ایک دم بھڑکی سہارا نہ لگایا
 جتنی نہیں تھی۔

بت پرستی کا زوال

یمن میں ایک کانٹن بھی دہر نہیں بھٹکتا جس دن حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے، ٹھہرا
 کے بھرگا: کہنے لگا: اے اہل یمن! آج سے جن کا زمانہ ختم ہو گیا ہے آج
 سے جن کا زمانہ ختم ہو گیا ہے جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے یہ ہے بت پرستی
 خاتموں کے جن سے کوڑائی کہ ہمارا زمانہ ختم ہو رہا ہے تم اب نبی آخر ﷺ کا
 زمانہ شروع ہو گیا جن کو کوڑنے والے کا زمانہ ختم ہو گیا۔
 اور آپ ﷺ کے ہاتھوں بت کوٹنے آپ نے طواف فرما رہے ہیں جس
 سلسلہ بت کوڑنے سے ہے سب نبی ارثی پر طواف فرما رہے ہیں سب کے ہاتھ
 سہارے میں کمان ہے سب پچھتے ہیں۔ یہ ہیں اور بت کوڑنے کا زمانہ ختم ہو رہا ہے

جاء الحق ردهق الباطل ان الباطل یکن زعوقا

اور جس اشارہ فرماتے ہیں بت کوٹنے کے زمانہ ختم ہو رہا ہے

پھر جس اشارہ دیکھو، حق میں اور بت کوٹنے کے زمانہ ختم ہو رہا ہے

پھر جس اشارہ دیکھتے ہیں اور بت کوٹنے کے زمانہ ختم ہو رہا ہے
 میں دیکھتے تھے ہاتھ کے اشارے سے یہ دیکھنا اس وقت کمان ہاتھ میں تھی کمان
 کو لٹکائیں کسی ہاتھ سے کمان کو لٹکائیں یوں کہ اشارہ کرتے پہلے ہاتھ
 تھے اور بت کوٹنے پہلے ہاتھ تھے کہ جن کے تڑپنے والے کا زمانہ ختم ہو گیا۔ جب

آپ کی نبوت وجود میں آئی تو سارے عالم میں زلزلہ آ گیا سارے عالم کے ہر
کمرے سارے عالم کے بادشاہ کو گتے ہو گئے ۔

آپ ﷺ کی پیدائش پر یہودی کا شور و غل

ایک یہودی کے کنے کنوں میں شور مچا تا مہرتا ہے "کی کوئی بچی پیدا ہوا ہے؟ انہوں
نے کہا، غلاں کا لڑکا پیدا ہوا ہے کہا اس کا باپ زندہ ہے؟ کہنے لگے ہاں کہا نہیں
نہیں کوئی ایسا بچہ تھا جس کا باپ مرا ہوا ہو انہوں نے کہا عبدالمطلب کا چھ بچہ ۱۲
ہے اس نے کہا مجھے دکھاؤ جب دیکھ تو بچہ نکل گیا اور کہنے لگا

یا وہیل لیس اسرائیل

"اے غی اسرائیل میری بھارت"

قد خرجت النبوة منها

"آج تو اسرائیل سے نبوت نکل گئی"

وذهبتم بها با معشر فریش

"اور اے قریش کی جماعت تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے"

ایک وقت آئے گا

وليسطون بكم سطوة يخرج صونها في المشرق والمغرب

"یہ ایک دن نکلے گا جس کی نگرانی از مشرق اور مغرب میں ستانی

وہی ہے۔"

ابھی تو آپ پیدا ہو رہے ہیں ابھی کہ شرور نہیں کیا۔

راہب کی بشارت

ابھی آپ ﷺ کی عمر دس برس ہے اور ابواب آپ کو لے کر جا رہے

ہیں تمہاری قافلے میں ہجیرا راہب راستے میں چلتا ہے اس کی نگرانی قافلے

یہ سب کچھ کیا قافلے کا سر اور کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں کہا کہ کل
آپ سب کی دعوت ہے اور انہیں لگا کر آپ نے پہلے تو کبھی ایسا کام نہیں کیا تھا یہ کام
ایک مرتبے سے شروع ہوا

مجھے دن سارا تو لگا اے مجھے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا تو
اللہ کے رسول ﷺ نہیں ہیں شروع کرنے پر سارا میں کوئی بات ہے؟ کچھ
مجھے ایک چیز ہے وہ دعوت ہے اسے کیا ہے وہ کہنے کا اس کی برکت سے تو ہمیں
بلا دیا ہے اور یہ دعوت میں جس کی کیا چھت تھا؟ اس کو پتا

اب ایک آدمی بھاگا بھاگا آیا تو ان کو بلا کر لائے اب مجھ کوئی فکر پڑا رہی
ہے اور دیکھ رہا ہے اور آپ نے تعریف اسے تو کوئی جگہ مایہ کی نہیں مایہ ختم ہو چکا
ہے سر سے مکے سے لے کر بیٹھے بیٹھے ہیں تو آپ اصرار میں بیٹھے
ایک شارٹ قیڑی سے آتے جھگڑا اور آپ پر مایہ کر دیا یہ اس سال کی عمر میں ہو رہا ہے
اس درخت کو پتے بے کربھی آفری رسول ﷺ ہے یہ درخت جتنا ہے کہ آفری رسول ﷺ
ہے

آپ کا معجزہ خشک درخت کھجور دینے لگ گیا

آپؐ سب کی چیز کی دیکھا کہ حضرت علیؑ پر بیان حال باہر پڑا ہے
آپؐ نے فرمایا میں یہ ہوں کہ ہمارا رسول اللہ ﷺ بھوک لگی ہے بیٹا نہیں بنا
رہا آپؐ نے فرمایا مجھے بھی بھوک لگی ہے میں بھی اس لئے باہر نکل آیا ہوں بیٹا نہیں ج
میں آئے مجھے تو کھانا پڑا بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا کیا ہوا؟ کھانے کی ضرورت
ہو؟ کچھ کہہ دو رسول ﷺ بھوک لگی ہے بیٹا نہیں ج رہا ہے اس لئے کہا کہ چلو ہمارا
کہہ نہیں دیتے ہیں کوئی دانت تو لگے تو آپؐ نے اس دانت فرمایا یہ سارا دن کا
زمانہ ہے اس کو دیکھ کر اس میں کھجور کے درخت سے کہو کہ اللہ کا رسول ﷺ کہتا ہے ہمیں
کھجوریں دو کھجور تو تیری میں آتی ہے اور یہ زمانہ سب کی کا ہے حضرت علیؑ اور کر

تو غصے میں آیا اس کو کہو اور آپ کے سامنے یوں پیش کیا کہنے لگا

لا اومن او یومن هذا لظب

میں میری نبوت کو نہیں مان سکتا جب تک یہ گویا میری نبوت کی کوئی نہ دے
آپ گویا میری نبوت کی کوئی نہ دے

آپ نے فرمایا : یا صعب اے گویا حاجاتِ بلقان عربی
صعب میں کہہ دیجئے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہوں
القبیضہ کیا ہوں؟ میں نے کہا نہیں اور میری سعادۂ ہے کہ میں
ہوں ؟

یا زین من وفی یوم القیامۃ اے وہ ذاتِ برحقیت کے دن کے افسانوں کو
عزیز کر دے گی میں حاضر ہوں ختم کیجئے۔

آپ نے فرمایا : من بعد (لو بیت کا پہلا سوال کیا) میں
تو اس کی بیٹھ کر کہتی ہے ؟ گویا جی ہاں

من فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحر
سلطہ وفی الحدی وحملہ وفی النار عقابہ

بدون رہا ہے اور صحیح یہ سن رہے ہیں کہ مردہ گویا بول رہی ہے، کیا کہتی ہے؟

من فی السماء عرشہ

"میں اس کی بیٹھ کر کہتی ہوں جس کا عرش آسمانوں پر ہے۔"

وفی الارض سلطانہ

"میں اس کی کا بعد از موت اس کی سلطنت زمینوں پر ہے۔"

وفی البحر سلطہ

"میں اس کی کا بعد از موت اس کے بحرِ کردار سے سمندر میں ہیں۔"

وفی الحدی وحملہ

"میں اس کی کا بعد از موت اس نے اللہ کو اپنی رحمت کی جگہ بنا دیا ہے۔"

والی النار علقانہ

”اور میں اس کے سامنے اپنا ہاتھ نہیں ہوں، میں نے دوزخ کو انسانوں کی
بربادی کے لئے بنایا ہے۔“
پھر آپ ﷺ نے فرمایا

میں انا دوسرا ہوں کیا کہ میں کون ہوں؟ (سب سن رہے ہیں)
برہمچی دیکھ رہا ہے، آپ سوائے فرما رہے ہیں میں انا میں کون ہوں؟ گوہ کبھی
ہے۔

انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد الملح من
صدفك وقد خاب من كدك

”یا رسول اللہ! آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں جو
آپ کی مانے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ جو آپ کی بات ٹکرائے
گا۔ وہ ہلاک و برباد ہو جائے گا۔“
اس گوہ کی گواہی آج ہم پر صادق آ رہی ہے۔

سرکش اونٹنوں کی فرمانبرداری کا واقعہ

آج کی خدمت میں ایک انصاری صحابی آئے اور حضور اکرم ﷺ سے عرض کی میرے دو
اونٹ سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لے چلو۔ آپ مجھے تو
دروازہ بند تھا ایک اونٹ سامنے گھڑا تھا۔ بلہا رہا تھا۔ آپ نے انصاری سے
فرمایا، دروازہ کھولو۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا ہے کہ آپ کو نقصان پہنچا نہیں گئے، آپ
نے فرمایا، یہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ تم دروازہ کھولو۔

جب اونٹ کی نگاہ آپ پر پڑی۔ دو ڈکڑے قدموں میں گر گیا۔ افسی
ہو جانے لگا۔ آپ نے دبی سے ہاتھ دایا۔ دوسرے کی طرف دیکھا تو وہ بھی اسی طرح آیا اور آپ کے
قدموں پر سڑا لیا۔

آپؐ نے اس کو بھی دس سے دس گنا ہمارا فرمایا، اس کو بھی لے لو، اب یہ بھی ہمارا ہی نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس کو بھی پتہ چلا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں۔

مصر سے علیؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ اب درگاہوں کے پانی سے کُڑتے تو درخت لہجے

السلام عنہمک بار و سوانحِ گھیز کار کُراہیں۔

جھاڑیوں نے دیوار بنا دی

آپؐ پہنچے پہنچ کر نے ایک ایک درختوں پر پانی چھوٹی سی تھیں

ان کے پیچھے ہر دو ٹیکس ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ان کو ان جھاڑیوں سے کہو کہ آؤں میں اٹھیں ہر

جاؤ۔ چنانچہ ان سے کہا تو جھاڑیوں دوڑتی ہوئی آئیں اور آپؐ میں اٹھیں ہو گئیں

آپؐ آپؐ پہنچ کر سے لڑنا ہو گئے تو آپؐ نے ہمارے فرمایا کہ ان کو کہو کہ وہاں اپنی جگہ پہنچ

جائیں۔ حضرت یہ بڑے کہنے پر فوراً چلے گئے۔

آپؐ کی نبوت کی گواہی بزبانِ درخت

ایک یہ آیا۔ آپؐ نے پوچھا، مجھے نبی (ﷺ) کہتے ہو۔ کہنے لگا نہیں۔ آپؐ

نے فرمایا کہ یہ جو ٹھکانہ درخت ہے۔ وہ نہیں۔ اگر میں اسے کہوں کہ ان کو میری گواہی دے تو

پھر مجھے نبی (ﷺ) مانے گا۔ کہنے لگا، ہاں، ہاں، ہاں۔ تو آپؐ نے درخت نہیں

دیا۔ اس میں کو اثر نہ کیا۔ آپؐ نے دوسری جگہ سے ہوئی۔ درخت کے سے

کے ساتھ ٹھکانہ کرانے لڑی کہ جیسے انسان کرتا ہے اور پھر اپنے سر سے پر چھتی ہوئی تھی۔ درخت

آپؐ کے سامنے ایسے بوجھ ہو گئی۔ ایک شخص نے فرمایا کہ میں اس

کہا۔ اللہ ایک رسولؐ اللہ میں گواہی دینی ہوں کہ تو اللہ کا رسولؐ (ﷺ) ہے

آپؐ نے میں وہ نہ پوچھا۔ اس نے میں اللہ کا رسولؐ (ﷺ) تو اللہ کا رسولؐ

(ﷺ) تو اللہ کا رسولؐ (ﷺ)۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

سلمان فارسیؓ کا ایک بہا قصہ ہے جس میں ان کی آخری تلکین کا بیان ہے۔ یہاں
عیسائی مہاسب کے پاس پہنچے۔ کہا اب آپ تو مر رہے ہیں تو میں آپ کیسے دیکھوں
جاسوں انہوں نے کہا جانا اب دیکھا۔ سے حج منہ لیا ہے۔ اب تو آخری لمی کا
اتحاد کر دیتے داتا ہے۔ اب وہ آپ کے کو تو ان کا ساتھ دینے کہا
اس کی نشانیاں کون کی ہیں ؟

مہاسب نے کہا کہ وہ کو آپ کی کھانے کا صندوق نہیں کھائے گا۔ یہ
کا من قبول کرے گا۔ اور ان کی کمر کے درمیان سیدھے کتے کے قریب میر ہوئی ہوتی تھی۔ یہ تین
نشانیں یاد رکھو جس روئی ہے۔

پھر ایک لمبی کہانی چلی۔ ہر سال ادا ہے پیسے۔ ہر سو پاؤں تک پہنچے تھے
دینے پہنچے تھے۔ اب سلمان فارسیؓ کو پہنچا۔ چارہ مہاسب نے شریف نے اسے
میں اب پہلے دن سلمان فارسیؓ آئے اور کہا کہ یہ میں آپ کے لئے صندوق لایا ہوں تو
آپ نے وہ اٹھا کر صوبہ کو دے دیا۔ کہا آؤ ہماری کھاؤ تو انہوں نے دل میں کہا۔ ہذا
اولیٰ یہ پہلی نشانی ہے۔ پھر گھوڑوں کے راتے اور کھانے میں آپ کے لئے جو دینا ہوں
تو آپ نے خود بھی کھائی اور صحابہؓ کو کہا کہ تم بھی کھاؤ تو انہوں نے کہا۔ ہذا ثانیہ
اور یہ نشانی ہوگئی۔ اب سوچ میں پڑے کہ تیسری نشانی کیسے لکھوں ؟
تو آپ نے فرمایا۔ تیسری دیکھ دوں۔ تیسری بھی اٹھا دوں۔ اور کچھ
لو۔ کہہ اٹھا۔ کیا یہ لکھو۔

طفیل ابن عمروؓ کی کھاؤ کا واقعہ

حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں کھانے کے مہذب کیا ہوا تھا کہ ان کی رات نہ سنا
مہذب ہے۔ وہ نہیں جانتا ہے۔ تو اب بھی جو کچھ لکھے ہیں ان کے قریب

نہ جانا نہ جاتا ہے اور پھنس جاتا ہے اور بستر انھاری پیتا ہے ان کے قریب نہ جاتا

ایک تھے طفیل ان مرادانی ان کو اتنا اڑایا کہ انہوں نے کان میں روٹی دے دی
انہوں نے کہا کہ میں اس کی سنوں گا ہی نہیں کہیں میرے اوپر اثر نہ ہو
یہ نے تو کہنے لگے اب اندھ الا لہمعی لیکن انت تعانی نے ارادہ کیا کہ مجھے
نہ کریں چھوڑ دے تو کہنے لگے کہ

میں بیت اللہ میں گیا تو دیکھا کہ آپ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں نماز میں۔ تو میرے پی
میں آپا کہ میں مقلد بالغ آدمی ہوں میں کھنڈا آدمی ہوں کیا مجھے نہیں پتہ چلا کہ غلط
کیا ہے کچھ کیا ہے نامیں سنو تو کسی یہ بتا کر دیا ہے؟ بدل میں آیا تو میں نے
کان سے روٹی نکال لی اور آ کر آپ کے پاس ڈال دیا تو یہ حال بھی بڑے تھے چادر بڑا
جانتے تھے۔

کہنے لگے پیچھے میں نے بائے بڑوں کا چادر نکالا ہے اور جن بھی بھاگتے
ہیں اترتے۔ اوپر بھی کوئی جن نہ کیا ہے اُتر ب دوہا گیا ہے تو میں میرا علاج کر
لے گا ہوں تو آپ نے نہ فرمایا میں کیا۔

الحمد لله سمعنا منہ وامنہ من بعدہ اللہ فلا مضل لہ من بعدہ
فلا ہادی لہ

ان کلمات میں جو تاثر ہے جو عرب ہیں وہ وہی سمجھ سکتے ہیں تو وہ دینے پر بزرگ
کہنے لگے۔

امنا ء انت محمد بلعنا لاموس البصر

کہا یہ وہ بارہ کچھ وہ بارہ کچھ تیرا کلام تو سندہ کی گہرائیوں میں پہنچ
گیا تو آپ نے وہ بارہ دہرایا

الحمد لله احمد کرامتہ وامنہ من بعدہ اللہ فلا مضل لہ من بعدہ
فلا ہادی لہ

کی چٹان میں کرکڑے ہوئے تھے ایک پتھر چڑا منہ پر اور دانت ٹوٹ گئے اور
تڑپاں اندر گھس گئیں۔ ٹھانوں کے اندر ابو بکر صدیقؓ آگے بڑھے تو ابو عبیدہؓ نے گئے،
ابو بکرؓ! جیسے اللہ کا واسطہ دیکھتے ہوئے جا۔ یہ عزت مجھے لینے دے۔

اب ہاتھ سے نکال مشکل ہو رہا تھا تو اپنے دانتوں سے ایک کڑی کو نکالا تو کڑی
ایک دانت ٹوٹ گیا، ساتھ کڑی بھی نکل آئی۔ مگر دوبارہ اپنے منہ میں لیا اور دوسری کو بھیچا اور
دانت ٹوٹ گیا۔ کڑی باہر نکل آئی۔

پھر تیسری کڑی کو دانت ٲالے، پھر تیسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ کڑی باہر نکل
آئی۔ پھر چوتھا دانت ٹوٹ گیا۔ اگلے دنوں اوپر نیچے کے دانت ٹوٹ گئے اس
کے باوجود کچھ بڑھتے ہیں کہ ان دنوں دانتوں کے نوٹنے سے تو سن آدھا رہا ہے۔ سنیں ہم
دیکھتے تھے کہ ابو عبیدہؓ کا سن دوبالا ہو گیا تھا۔

عاداینا احسن احسن من ابی عبیدہ احسن۔

میں کے اگلے ۱۰۰ دانت ۱۰ پر نیچے کے نوٹیں اس کو احسن کہتے ہیں۔ تو سب
یوں ہو جاتا ہے ابو عبیدہؓ کا سن پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ یہ پھر ادھر آگئے عبداللہ بن کعبہ
نے سر پر آگے تواردی ایک گوار یہاں بڑی ایک سیبے تک زخم برداشت کیا گوار
سر پر بڑی اس سے پکڑائے کر گئے کڑھ میں بے ہوش ہو گئے یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی
کہ حضور اکرم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ حضور ﷺ شہید ہو گئے ہوش میں آتے ہی پہلا جملہ
اللہ! انہیں پکھڑتے کہنا انہیں پھر اپنی کوئی نہیں۔

یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا۔

یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا۔

گوار اسی کا سینہ برسر رہا ہے یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا۔

امت کی محبت میں کائنات کے سردارؐ کو پتھر مارے جا رہے ہیں

حضور ﷺ ایک خیر میں گئے اور ان سے بات کی انہوں نے

کیا خدا اسرار نہ آجائے پھر تیرے سے بات کریں گے آپ کو ملے انتظار
میں۔ بھگتہ بن قیس قریشی نے قیس بن خثیلہ بن قیس آیا اس نے
کہا، یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ وہی قریشی جو ان سے ہے جو تہتا ہے جس اللہ کا نبی
ہوں اور کہتا ہے مجھے پناہ دو جس اللہ کا کل پہنچا تا چاہتا ہوں۔ اس غیث نے دیکھے سے
جو نیکو ماں اور زلیخا لہجی، آپ لٹ کر زمین پر گرے۔ پھر بھی زبان سے بدعا نہیں نکلی۔ لوگ کہیں کہ
توں ذلیل ہوتے پھرتے ہو؟ نہ وہ تو ایسوں کے سامنے گرے لیکن زبان سے بدعا نہیں نکلی۔
انہوں نے مارا لیکن آپ کسی زبان سے بدعا کے الفاظ نہیں نکلے۔

ایک صحابی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان ہے برا غویں صورت اور لوگوں کو دعوت
دیتا پھر دبا ہے۔ صبح سے چل رہا ہے اور ایک نکلے کی طرف جا رہا ہے۔
میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، یہ قریش کا نوجوان ہے جو بے دین ہو گیا
ہے۔

حسب الشک السہار

صبح سے وہ ادنی بات کر رہا تھا کہ یہاں تک کہ جب سورج سرپٹا تو ایک آدمی نے ان کے
من پر ہنکا۔

دوسرے نے گریہاں چنڈا۔

ایک نے آنکھیں میچ لی ڈال۔

ایک نے آنکھیں چھڑا۔

لیکن یہ سب کچھ کے طرف دو دیکھو کہ زبان سے ایک بول دعا کا نہیں نکلا۔ اس نے میں
حضرت نہایت کو پتہ چلا تو وہ زار و خوار ہوئی اور ہی میں چالے میں پانی لے کر۔ جب نبی کو رو تے
دیکھا تو وہ انہیں ہم ہو گئیں۔ اے! کیا نبی!

لا تخش علی ایک الذلیل

کہا نبی! اپنے باپ کا غم نہ کر۔ حیرت سے باپ کی حفاظت اللہ کر رہا ہے۔ میرا کھڑو نہ ہو
کا دو صحابی کہتے ہیں، جو ابھی کا کر تھے وہ مسلمان ہو گئے۔ میں نے کہا، یہ لڑکی کون ہے؟ انہوں

نے کہا، یہ اس کی بیٹی ہے۔ انبیاء نے اس دین کی خاطر بے پناہ تکالیف برداشت کیں حتیٰ کہ

حملوا علی الاعضاء

”وہ ساریوں پر ٹک گئے۔“

وتشروا بالعناشیر

”وہ دريوں سے چروائے گئے۔“

اور ایک حدیث میں آتا ہے۔

يسقط هامشاط العبيد ما دون لحميه وعظامه.

”ان کے گوشت میں تنگیاں لگ چکی ہیں ایسے ڈالتے تھے

ان کی ہڈیاں تار لیتے تھے انہیں کہتے کہ کل اسلام پھونڈو

کہتے نہیں پھونڈیں گے ان کی ہڈیاں تار دیتے تھے۔“

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا انوکھا واقعہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی۔ کہا اے شیخ! اللہ تعالیٰ نے
پردے کا حکم نہ پایا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کے تجھے دکھائی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا جمال بخشا
ہے لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے یہ سن کر شیخ عبدالقادر
جیلانیؒ پر فحشی طاری ہو گئی۔ لوگ بلا سے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پر فحش ہے؟ جب ہوش میں آئے تو
فرمایا لوگو! یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کر رہی وہ وہ جہاں کا بادشاہ
اپنی محبت میں شریک کیسے برداشت کرے گا۔

فکر آخرت ہو تو ایسی

حضرت مولانا عدا پ جب رات آتی تو کہتیں کہ اب معاذ وا حیرتی آخری رات
ہے کل کا سورج تو نہیں دیکھی گی کچھ کرنا ہے تو کر لے اور یہ کہہ کر ساری رات
جاتی رہیں۔ مصلے پ مینے مینے سو جاؤں۔ پھر اگلے رات آتی معاذ وا یہ آخری

راحت ہے ۔ کئی کا سورج نہیں آئے گا کچھ کرنا ہے تو کر لے پھر ساری رات بندھیں
میں تکی راتیں دہان کا انتقال ہونے لگا تو روئے تھیں پر ہنسنے لگیں تو
خودوں نے کہا روئی کس بات پہ ہو ” کہا روئی اس بات پہ ہوں کہ میں نے بعد نماز
سے بخروئی ہو جائے گی اور نماز اور روزہ آج کے بعد چھوٹ گیا اس بات پہ روئے آیا اور
نہی کس بات پہ ہو ” ان کا خوند سعید ابن الاثیر نے سن کر کہہ دیا میں پہلے شہید ہو گئے
تھے وہ بہت ڈرے تھے لیکن میں سے غصے تو ختم نہ گئیں طبی اس بات پہ یوں کہ وہ
سامنے میرے خاوند کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے لے آتا ہوں تو ان بات پر نہیں
دش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ملاپ کر دیا کہ وہ سامنے کھڑے ہیں لیکن میں اور
کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے کے لئے آیا ہوں اور اس کے ساتھ ہی انتقال ہو گیا تو ہم اللہ تعالیٰ کی
ذات کو سامنے رکھ کر بڑے والے تھیں ۔

باندی کی اللہ تعالیٰ سے محبت

محمد بن حسین بغدادی، دوسرے محسن ایکہ کلیر دہلی روایت دہری تھی اس کو خرید
کر لے آئے لوگوں نے کہا پاگل سی ہے، انہوں نے کہ کوئی بات نہیں رات کو آجی رات کے
بعد آنکھ کھلی تو دیکھا وہ دہلی مسلے پہ بیٹھی تھی اور اللہ سے دعا کر رہی تھی آنسو بہہ
رہے تھے ۔ میں گھٹ رہا ہے اور اللہ کو کہہ رہی ہے اے اللہ! وہ محبت جو تجھے
مجھ سے ہے ۔ میں اس کے واسطے تجھ سے سوانی کرتی ہوں تو نہیں نے لڑکا کہ لڑکی!
کیا سنتی ہے ؟ ہوں کہ وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے کتنی کی چپ کرہ ۔ اے اللہ! تجھ سے
محبت نہ ہوتی تو مجھے یہاں نہ ملھاتا تجھے یاں نہ ملھاتا تجھ سے محبت ہے تو میری خدمت سے
مجھے اٹھ کر مصلے پر کھڑا کر دیا پھر نہ گئی ۔ اے اللہ! اب تو میری میری محبت کا راز کھل ہو
میں لوگوں کو یہ چل گیا کہ یہ محبت اور محبوب ہیں اب خدا اب مجھے اپنا
وصال دے دے مجھے اپنا ملاپ دے دے مجھے اپنے پاس دے دے یہ کہہ کر چیخ
۔ رہی اور جانیں گل گئی ۔

قبالت میں بچھڑے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا تھا اس کا کفن لیے گیا۔ کفن لے کر آیا تو دیکھا کہ ہر کفن پر حجاب ہے اور اس پر نورانی مسرت لکھا ہوا ہے۔

الان اولیاء لا خوف علیہم ولا هم یحزنون

کس کی اہانت کے وہ ہوتوں خود دانی میں غم ہے نہ آخرت میں خوف ہے۔

خولہؓ کی پکار .. تو نہیں سنتا تو اللہ کو سنتی ہوں

حضرت حماد بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں ان کے زمانہ نے ان کو طلاق دے دی۔ جاہلیت کی طلاق وہ طلاق کیا تھی ؟ تو کوئی آدمی اس کی کہتا تو میری ماں کی طرف سے فدا و جہت اس پر حرام ہو جاتی اور یہی حرام ہوتی کہ میرا بھی نکاح بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ نہایت جاہلیت میں ہوا تھا۔

ابھی اسلام میں اس سے بارہ برس کوئی علم نہیں آیا تھا تو حضرت خولہ بنت اخیلہؓ کو ان کے خاندان میں جس حسرت نے پرکھ کر چھوڑ دیا کہ تو میری ماں کی طرف سے اور وہ پریشان ہو گئیں کہ پہلے چھوٹے بچے پر میری دھمکی تھی دوسری شادی کے قابل نہیں اب میں کہاں زندگی گزاروں تو وہ بھڑی ہوئی مظلومہ ارمم علیہا السلام کے در پہ آئی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بھی اُردی تھی۔ حضرت خولہؓ نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ صبیحت میں ملتی تھیں۔ بارہواؓ کہا۔ میرے خاندان نے کچھ کو کہا تو میری ماں کی طرف سے یہ تو جاہلیت کی حدی ہے آپ ان حدی کو کون تسلیم کر دیں غم کر دیں تو ابھی چونکہ شریعت کا کوئی قسم یا ٹکس تھا تو آپؐ نے رواج سے حدی توڑی دے دیا کہ درست طریقہ تو اس پر حرام ہوتی۔

اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اناکے رسول وندی وہ میرے بچوں کا باپ ہے نصرانی اعلمی وہ باپ میرے مرگے ہوئے میرا ختم اہلنا، نبی نبی جو امی میری خیر تو میں اور کس اور پہ زندہ کی گزارشوں ؟ اگر آپؐ نے یہ طلاق دے قرار رکھی تو پھر میری ذاتی زندگی کہاں نہ رہے گی ؟

”آپ نے پھر تو حرم ہوئی تو حرم ہوئی اس نے پھر درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ نظر دینی فرما میں آپ نے اٹکھا، حتیٰ نہیں تو آپ نے سر جھکا دیا، نے نہیں نہ موٹا نہ ہٹا۔“

”وہ اس نے، اٹکھا۔ آپ نے اعلیٰ فرمایا، آپ نہیں، خود رہتے تو اس نے آسمان کی طرف بھاگ، چلی۔ کہنے لگی، آپ نہیں ہٹتے میں آپ نے ہٹتے گھر لڑائی ہوں بات کو نہیں نہ دیکھا، مریوں میں بیچا، (آپ) (نفس کسی الی اللہ) پھر اس نے اپنے آپ کو بھاگا، کتاب اللہ، حیرانی تو نہیں نہ تو اس (واللہ بسبح نحمدا وکفا

اللہ تو وہوں کا منظر دیکھ رہا تھا آپ اٹکھا کر رہے تھے وہ اتر کر اس پر پادشہی کی ان اللہ سبح سبح آپ کو رہ رہ رہی ہے اٹکھا لگی ہے آج کے بعد میں اس طلاق کو باطل رہا ہوں اٹکھا کر رہا ہوں اللہ ہی فیسہ نوٹ کے حق میں رہا ہوں۔ لہذا اس کا ترجمہ نہ ہو کر رہا ہوں۔“

ایک خاص کارکردہاں زوی حوالہ یہ مانگو تھیں کہ وہاں اٹکھا رہی حوالہ۔

یہ طلاق آج کے بعد نہ کر رہا کرتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی عیسیٰ میں سرور مہرت اٹکھا لگا اور نہ کہ ہے۔

ظالم تجھے پتا ہے یہ کون ہے؟

حضرت حمزہ امیر المومنین تھے، تشریف لے جا رہے تھے، ایک عورت نے دھوکا لیا امیر المومنین! وہ بھروسے، عورت کہنے لگی، ایسا، نہ تو تو عیسیٰ عیسیٰ کیا تھا، یہ تو نہ پھر تو امیر المومنین عیسیٰ طرہ نہ تھا اور، تم میں دھوکا کھاتے ہو گئے۔

جب امیر عیسیٰ کی تو ایک آدمی نے کہا، امیر المومنین! آپ امیر عیسیٰ کی خاطر، کھاتے، کھا، اسے ظالم ہے بھی ہے، یہ کون ہے صوبہ، یہ وہ ہے جس کی بنا کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پہ نہ تو عرش

پہنچے نہ تھے۔ چنانچہ یہ ان کے قریب تھا۔
 یہ کوئی نہیں۔ یاد ہے میرے چھوٹے چھوٹے ہیں
 میرے پاس ہیں۔ تو ان کو جس سے نکال دیا
 اس کے پاس بھی نہیں۔ تو وہ کس درستی کرے۔ میرے بچے
 نہ ہوں۔ اپنے ہی کی زبان پر میرے حق میں قیصر

—

راہ کی غلطی سے حق کا قیصر ہے۔ یہ ہیں۔ اور یہ کہہ رہی ہے۔ یہ
 میرے حق میں قیصر ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ دے ہی، شاد ہے۔ تو کوئی اس کا جواز۔ کوئی اس کی تعریف
 نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اور تورات میں جو ہے۔ یہ ہے۔ (الذین) ان کے
 ایک صورت کو انچام دے رہی ہے۔

قد سمع اللہ قول النبی محمد ﷺ فی ذلک

اللہ صمد اس پر شاد ہے۔ جو یہ ہے۔ ہم نے یقیناً یہ کہہ دیا ہے۔
 آپ آئی بارگاہ میں پہنچی

حضرت عثمانؓ کی کیفیت نماز

یہ حدیث آ رہی ہے۔ یہ ہے۔ اپنی غلطی تو کرتا ہے۔ میں۔ جو کہ میرا ہے۔
 انہی کی نیت باجمعی اور اللہ کے لئے۔ شریعت کی۔ حد اس کی ہے۔ اس کے لئے۔
 واللہ سے شروع ہو گئے۔ ان کو اس سے۔ یہ ہے۔ ان کو اس سے۔

غزوہ	زانی	میں	میں
نہا	نہا	نہا	نہا
انہم	نہا	انہم	نہا
دن	نہا	نہا	نہا

تھیں۔

والناس پہ باتے ممکن تھے۔ کوٹا نیا
رحمۃ مستظرفہ انفرادی اصول کا
مقرر کیا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہؑ کا اہتمام نماز

یہ مجدد اللہ میں تھے، انھوں نے کھڑے ہوئے ہیں، اکبر رہے ہیں بھائی آغا رات میرے قیام کی ہے۔
 اللہ اکبر فخر کی اذان پہ جا کے رکوع ۱۵۴ ہے۔ کتبے میں آغا رات میری کوئی
 کی ہے۔ سہاروی رات رکوع میں کھڑے ہیں۔ فخر کی اذان پہ ہوئے رکوع ۱۵۴
 ہے۔ آغا رات میری تھکے کی رات ہے۔ سہاروی رات مجھ سے تھکے ہیں۔ فخر کی
 اذان پہ جا کے تھکے سے سہارا لیا کرتے۔

یہ افغاری اقبال کا حلقہ ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ اگر صرف نماز زندہ نہ جائے، پھر۔۔۔
 سندھ میں کوئی بے قزاقی نہ ہے تو یہ سندھ کی زمین جو ہم سارے رائے دیکھتے آئے
 ہیں کہ بجز بوٹی چڑی ہے یہی زمین سارا گلشن ملک بنائے گی۔ آج کل سے
 فصاحت ہو گئی اسے تو آج۔

حضرت انسؓ کی نماز

[illegible]

کہا سامان ہمیں دے دو کہہ نہیں تم چلو میں آ رہا ہوں ایک طرف ہوئے اللہ اکبر . نماز کی نیت پانچویں رکعت پر ہی سلام پھیرا۔ اے اللہ! عبدک فتنی مہلک اے صلا! تیرا بندہ تیرے راستے میں ہے۔

بہشتی العظام اللہ اکبر! جو بندوں کو زندہ کر رہا ہے تجھے اس ساری کی ضرورت ہے۔ تو فتنی ہے وہ میں محتاج ہوں تو میں ساری کیے بغیر سفر کیسے کروں۔ ؟

انصار دے اس گدھے کو بھرا غصے اور چھڑی لی اور مرد و گدھے کو ایک ماری کہا اٹھ اور وہ کان جلاتا ہوا کھڑا ہو گیا ایک چھڑی سے جو نماز مردوں میں روح پھونک دے وہ دنیا کے مسئلے حل نہیں کر داسکتی؟ مگر نماز تو ہو۔

پکی اللہ کے حبیب کی خبر ہے لہذا پڑھنا نہ سکھو جو کام پڑے پڑے پاؤ شاہوں سے اور جہاں سارے راستے ٹوٹ جاتے ہیں۔ آپ کی نماز وہاں سے بھی آپ کو پار لے جائے گی۔

نماز کی برکت سے سمندر میں گھوڑوں کی دوڑ

حضرت علی ابن ابی سلمہ کے کنارے آئے، عربین پر حملہ کرنا تھا اور میان میں سمندر تھا کشتیاں تھیں کشتیاں مہیا کرتے تو دشمن آ کے چڑھتا ہو جاتا پھر سفر تھا پویشی کھینے کا تو وہیں کھڑے ہوئے۔ لشکر موجود ہے۔ نیچے اترے اور رکعت نفل پڑھے۔ ہاتھ اٹھائے۔

"اے اللہ! تیرے راستے میں تیرے دین کی دعوت میں تیرے نبی ﷺ کے غلام ہیں کشتیاں ہمارے پاس نہیں مشکل تیرے لئے نہیں ہمارے لئے راستہ مہیا فرما۔"

چند عطا کی اور کھڑے ہوئے اور سامنے سمندر تھا اور فوج سے فرمایا۔
بسم اللہ پڑھو اور گھوڑے ڈال دو

کوئی نہیں جانتا، میرا صاحب! میں تو خلیفہ ہے حیران
 اہل میں مجھ کو، اے! جس کے تو قریب ہو جائیں گے
 کوئی حق نہ رکھتا ہے، انہوں نے کہا، ٹھیک ہے، اے! میرے لئے وہ کھٹ پڑ جاتی
 ہے، اللہ تعالیٰ ہے، خدا یوب، اے! اللہ تعالیٰ کا نام، وہ اس کا اللہ تعالیٰ کا
 کام

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ہیں، اے! وہ جیسا، خدا کے فقر نے
 کیا، میرا اللہ، اور اب نے اہل دینیے، تم نے پھر تمہیں کا نہیں
 واعزنا وعاقل ماء، اہل صفاء اہلنا، اور تمہاری ہے، اور ہماری نے، اور
 انہوں نے جو بھی تعلق ہے۔

یہ نادر کی طاقت ہے، پانی کے، اے! جمل بھائی، سواری دہائی سائیں قیل ہے۔
 ہے، میرا بھائی، سائیں کا سیاب ہے، آپ کی مددنی، آپ کی خبر، سواری دہائی
 ہے، آپ ہے، سواری سائیں قیل، وہ پائے، یہاں اللہ تعالیٰ کے لئی کی نہ کامیاب ہوا
 ہے، اور کھٹ پڑ جاتی ہے، اے!

اے سمندر میرے لوٹے کو واپس کر دے ورنہ!

حضرت ابو مسعودؓ نے ہیں، یہ سب ہیں، چلائی وہ پاتھ، چلائی وہ پاتھ، اے!
 ہوتا ہے، آپ ہو پڑے ہائیں، دیکھتے کرتا کرتا ہوتا ہے، تو تمہیں جڑ کا فقر تھا، اور کھٹ تھا۔
 کے قریب تھی، اہل قیل کی، یاد تو وہاں ہے، کہہ دے، اور کھٹ قیل پڑھے، اور کھٹ کی۔
 اے! اللہ! اے! ابی بھائی نے اتھی ہیں، تو نے ہی اسرائیل کو پور
 اس لایا، ہمیں بھی یہ یاد پڑ کر، اے!

اور پھر اعلان کیا کہ جس کھٹو اہل، باہوں، میرے بچے کھٹو، دس او
 انہیں کا جو سون، تمہو جیو کے تو تمہیں، خدا اور جیو، یہاں تو بڑی بات ہے، سائیں بھی تمہو
 ہے، تو تمہیں خدا اور جیو

[illegible]

میاں محمد لاہوری کا قصہ اور شاہ جہاں

[illegible]

قرآن پاک کے متعلق پہلے میں کتاب لکھو

تیمبرلین کی مائیکرو سافٹ ویئر کمپنی کے سربراہوں نے اسٹاک ایکس میں اپنے راز فاش کر دیے۔ یہ سافٹ ویئر کمپنی ایک ایسی کمپنی ہے جس کی طرف سے ایک سافٹ ویئر کمپنی کے سربراہوں نے اسٹاک ایکس میں اپنے راز فاش کر دیے۔ یہ سافٹ ویئر کمپنی ایک ایسی کمپنی ہے جس کی طرف سے ایک سافٹ ویئر کمپنی کے سربراہوں نے اسٹاک ایکس میں اپنے راز فاش کر دیے۔

ایک بدو کا قرآنی آیت سنتے ہی سجدہ میں گرنا

فاندر باغ نازم را نحو مر عن الحشر کیں ان کھیک المسنہر نس

اس آیت کو ایک بدو نے سنا تو کہہ میں نے کچھ تو کہا تو خود دہرایا
 کہنے لگا، اس کا توناہ و کربا توں کیا طرح تصور کا رہا ہے مسلمان نہیں
 ہے لیکن ہوسنی عادت نے کہہ میں نے کہا، اس کا توناہ و کربا توں کیا طرح تصور
 کا رہا ہے کہ وہ کہنے لگا، اس کے توناہ و کربا توں کیا طرح تصور کا رہا ہے۔

قرآن پاک کی تاثیر

میرا یہ معلوم ہے کہ میں نے اپنے چچا اور مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے آیت پڑھا۔ یہ
 تھے مغرب کی نماز میں۔

ام خلقوا من غیر نسیء ام هم الخلقون ام خلقوا السموات والارض من لا
 یوقنون، ام عہدہم عزانی و تک ام هم المصطرون

و حضرت میرزا فرماتے ہیں کہ مئی طقت سے قریب تھو کہ میرے دل کے کھرے
 نکڑے بوندے، میں کل بڑھاپا، جو کہ قرآن پاک نے مجھے
 نب دیا۔

امید سے الصلت ایک بہت بڑا شاعر و شاعر، مسطور، مسطور، مسطور، مسطور
 اس نے چاند تھے، آپ نے کہا، ہاں، تھے اس لسانہ و کفر قلہ اس کی زبان
 بیان دئی اور دل کا ترنہ بڑا کھوساں کا یہ تھا، آپ نے مسطور کے اشعار کہتے تھے اور ایک دلو
 آپ نے مسطور کے ایک مجلس میں اس کے ہاں شمرے۔ اور عدا اور عدا، اور عدا، یہ کہتے رہے، یہ کہتے
 کہتے ہاں اشعار تھے۔

ایک دن دو کے میں تھے کہ کیا تو نے اپنی نبوت کا حقیقہ چاہا ہے؟ تو
 میرے ساتھ مقابلہ کرو میں بھی گا، کہہ ہوں تو بھی کھام چل کر کہا تو جو شریف میں
 دیکھتے ہو مجھے۔

اور عبد اللہ بن مسعود، دار والی، اس دور والی اور عدا، یہ کہتے تھے کہ تو اس نے پہنچا کہ
 شمر شمر میں اس نے حال لکھا، آپ دوسرے جو یہ دیکھ چکا تو آپ نے فرمایا یہ ابھی سنو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یس و الف قرآن الحکیم۔ مک لیس العرب سلیم
 یعنی صراطِ عظیم، تزیلِ الغریب، الرحیم
 چل ہوئی! سورۃ نعتین شروع ہوئی اور مجمع کو جیسے سب سے سنا۔ سب سن رہے تھے
 کہ۔

وایک کمانے کے لئے انگریز کی ٹکلی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے ان کا سونہ نہ
 تھیں۔ تعالیٰ ترمیمی ٹیم پر ہے کہ قرآن پاک کیا اثر ہے؟ جب اس آیت پڑھنے لگے تو
 اولم یر الامان اما خلقه من نطفۃ فاذا هو خصیم مبین و صرب ثباجلا و
 نس خلقه قال من یحیی العظام وہی و میو

کہا اور کھڑا دیکھو! دیکھو! دیکھو! بناؤ میں نے اپنے ہاتھوں سے میرے
 ہاتھ کا بنا جو مجھ سے سزا فرماتا ہے کہ کون مرد و بی بیوں کو زندہ کرے گا؟ کون دوسروں
 دوسروں اور ٹھہری ہوئی بی بیوں کو زندہ کرے گا؟ یہ ہے قرآن پاک کی حقیقت۔ اس کو چنے سے لکھا،
 اس کی رائی کو سفید پلاؤ۔

حرام کمائی سے کلمہ نصیب نہ ہوا

علامہ قرطبی نے ایسا واقعہ لکھا ہے۔

ایک دکاندار صبح سویرا اپنی دکان کی ٹھولی (تراڑ) کو ڈنڈا پر۔ بڑی دکاندار سے پوچھا
 کیوں توڑا ہے؟ کہنے لگا، تیرا آج ہوا ہی مر رہا تھا، ہم نے کہہ دیا کہ آج نہ مرے گا
 یعنی کلمہ پڑھ لے۔

وہ کہنے لگا مجھ سے تمس پڑ جاؤ گا۔

اس نے کہا کیوں نہیں پڑ جاؤ گا؟

وہ کہنے لگا میری دکان کا تراڑ ان کا کوئی بیویں سے ہوتا ہے۔

میرے حلق میں چھو گیا مجھ سے کلمہ نہیں پڑ جاؤ گا۔ ایک دکاندار نے یہ ٹیڑھا جواب دیا۔
 میں نے سوچا یہ کیا لیا، اس نے اپنے بچائے، اس نے اپنے پیسے، اس نے اپنے مال کو کیا کلمہ

نہیں سہہ و تو یہ ہے

تو رہا

اور یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے

اخلاق کی وجہ سے دشمن قدموں میں گر گیا

جب اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 وہ اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے

جب اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے

شہری اور جنگی کتے کا مناظرہ

یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے

اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے
 اس نے اپنے آپ کو اپنے آپ کی طرف سے

تو جنگی کتے نے کہا: ارے بھائی! میں بٹکل میں رہتا ہوں۔ مجھے تو پراسنے چھوڑ
اگرے، گوشت کو چھوڑ مجھے تو سوچی بڑی بھی نہیں ملتی تو بھائی مجھے بھی تازیانی سے
بچل تاکہ میں بھی پرانے۔ ارے کھانوں شہری کتے سے کہ: چلو تمہیں سے پرتا
ہوں تمہیں بھی کھاؤں گا۔

ابھی وہیں سے لگے تو جنگی کتے نے دیکھا کہ جبری کتے کی گردن میں ٹیکہ لگچہ پانی ہوئی
ہے کہنے لگا کہ بھائی! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ تو خیر ہے تو اس سے پوچھ کہ یہ کیوں ہوتی ہے؟
کہا کہ یہ عادی کی لٹچہ ہے، اور بٹکل کا آتا ہے پانے کے عادی سے کہتے ہیں: "کتے
کا کہ عادی کیا ہوتی؟" اس نے کہا کہ میں تو کڑی کرتا ہوں ٹیکہ آدھی لی، اس کا چہرہ روتا ہوا
رات کو جاگتا ہوں اس کے کھانے کے ساتھ چند سے ہوتا ہوں، پھر وہ لٹچہ لٹے۔ اور گوشت کھاتا
ہے اور درد بھی پاتا ہے۔

جنگی کتہ کہنے لگا کہ میں اپنی آزادی میں بھوکا رہوں تو یہ مجھے بہ دوپہر سے بہ نسبت
اس کے کہ کسی کا تمام بن جائے۔ میں لٹچے تیرے پرانے سہارک اور مجھے میرے بٹکل کی ہوا سہارک۔
آپ شہر سے ہائیک میں دھڑکی ٹھیک ہوں۔

تو آج میرے آزاد آدمی اس کو سمجھا ہوا ہے کہ گزیاں نہ لیں بٹکل میں
میں عزت کا مفہوم ہی بدل گیا ہم ذات کی بھٹل میں ہیں، اور مجھے نہیں کہ ہم وہیں دوپٹے
ہیں جس تو ماکھنہ دوپٹے تو اس کو مہر پر تھہر قطع دے گا جس کا سونے کھانے کے
اور کوئی کام ہی نہ رہے۔

تو اس کے بعد میں آپ نے فرمایا کہ ایک لڑکا ہے: "جاکو کو سونے پیت پھرتے رہ
شہوت چری کرنے نے اور آدمی کا نہیں ہوگا۔ جس دھک دے گا کھانے کیسے کھائے گا، عیاشی کیسے کرو،
بد عیاشی کیسے کرو؟"

جب بادل سے آواز آئی

ایک روایت میں آتا ہے کہ

ایک آدمی یہ رہا تھا کہ بادل سے آواز آتی کہ جاؤ، فلاں کی بھٹی کو پانی دو۔ تو وہ آدمی بادل کے ساتھ بولیا تو بادل ایک پہاڑی پر برس دیاں سے ایک در سے مٹی سے ایک ڈالہ سا تھا، اس میں آدھے کے ایک ڈالہ تھا۔ اس میں مٹی تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آئے، انھار میں ہے پانی آدھے تو اس نے پانی کو باغ میں نہر دیا۔ وہ اپنے لگا، بھائی انیا کرتا ہے تو آدھ اور سیرا، سیرا ہے؟ اس نے عام بتایا تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی بھٹی کو پانی دے، کہہ کر اُتر یہ قصہ نہ ہو تا تو میں تمہیں بھی نہ بتا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ جب یہ بتا رہا تھا ہے تو میں اس کے تمہیں صے کرتا ہوں۔ ایک مصرعہ فقیروں کو دیتا ہوں۔ ایک مصرعہ مجھے لگا رہا تھا چکر لے کے لئے رہتا ہوں۔ اور ایک مصرعہ میرا اس میں لگا رہا تھا ہوں اس کی تیاری کے لئے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمینداری میں جو فضل آئے تو اس کا ایک حصہ آگے نصیب ہوا گا؟ جو بے جب چاہے فضل کا حق ادا ہو گا۔ وہی لحاظ سے کہ ما خوبصورت طریقہ اللہ تعالیٰ کے کئی آئے بتایا کہ ہر ایک حصہ لگاؤ اس پر۔ جب جا کر صحیح نضل ہوگی۔

سب سے زیادہ خوشی کا دن بتائیے کیسے بنا؟

یہ بنی بنی ایک اموی خلیفہ نزار بن ہشام بن عبدالمطلب کے بعد آئے تھے۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتی؟ میں آج کا دن خوشی کے ساتھ نزار افسانوں کا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے؟ کہا، آج کل بھلاوت ہو رہی ہے یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے تو مصیبت ہے کی کہنے کا، آج مجھے کوئی بھلاوت کوئی نکی خبر نہ ملانی چاہئے چاہے بڑی بڑی بھلاوت ہو جائے میں کوئی خبر نہیں سنتا چاہتا۔ آج کا دن خوشی کے ساتھ نزار افسانوں کا چاہتا ہوں۔

اس کی بڑی خوبصورت لونی تھی، اس کے حسن و جمال کا کوئی مثل نہ تھا۔ اس کا نام مبارک تھا، یہ بچوں سے زیادہ اسے یاد کرتا تھا۔ اس کو لے کر محل میں داخل ہو گیا۔ محل

آئے جزیہ دہکنیں مشروبات دہکنے آج کا دن ویرا المومنین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں

تو دھ سے بھی تم دن گزارا ہے صبا کو گود میں لئے ہونے ہے اس کے ساتھ نسی مذاق کر رہا ہے اور اسے گود کھلا رہا ہے اپنے ہاتھ سے تو زود زور دس کو کھلا رہا ہے ایک انکود کا دانت لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا وہ کسی بات پر دس پڑی تو وہ دانتور کا دانت یہ حال اس کی سانس کی نالی میں جا کر ٹکا اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکل گئی۔

جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اس کی زندگی کا ایسا بدترین دن بنا کہ دیوانہ ہو گیا پاگل ہو گیا تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا تو اس کا جسم گل گیا زبردستی جو امیر کے رداروں نے اس کی میت کو چھینا اور دفن کیا اور دو بیٹے کے جسد یہ دیا لگی میں سر گیا۔

دوزخ کا ایک جھوٹکا زندگی بھر کی خوشیوں کو خاک میں ملا دے گا

موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی بات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یا اللہ!

اذک توسیع علی الذکافر یا اللہ! آپ کا فرمودہ بہت زیادہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب نہیں دیا کہ میں کی وجہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کا دروازہ کھول دیا کہ زور دیکھو میں نے کافر کے لئے کیا تیار کیا ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے دوزخ دیکھی تو کہنے لگے، یا اللہ! تیری عزت و شہنشاہی کی قسم! اگر کافر ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے اور قیامت تک بلا شرکت غیرے حکومت کرے اور مرے یہاں سے چلا جائے، کچھ نہیں اس نے دیکھا اور کچھ فائدہ نہیں اس کو۔

کافر کی تمنا پوری کر دی گئی

ایک روایت میں ہے کہ

ایک وقت میں ایک کافر مر رہا تھا، اور علی ایک مسلمان مر رہا تھا ایک ہی جگہ پر وقت

قریب ہے۔ کاغذ کتہہ ہے، مجھے چھٹی پر ہے مجھے چھٹی پر ہے تو وہ چھٹی پر ہے تو وہ چھٹی پر ہے

مسلمان کی تمنا پوری نہ ہوئی

مسلمان رہا ہے، اس کی سداق کا پانی پاشا ہوا تھا۔ چنانچہ شہید تھی۔ اس نے جویوں کی طرح پانی کا بھیس دیا کہ انہیں بہا کر لے کر نہیں دے گی، الٹ سے آری دیو ساری مر گئے۔ تو یہ لڑتے کہتے کہ یا اللہ! اس کی جان نکالی تو کبھی امان ہے۔ اس نے کھڑی اپنے کی جان نکالی تو پانی بھی نہ پیتے۔ دیو ساری اٹھ کر آئے تو ان کی یہ آغوش کی دوا ہو کر جان بھڑا کر دے۔ ایک سوال اٹھ اٹھا کہ ان کی بیوی بچے کی کیا ہو جائے۔

مسلمان مایہ گیر اور غیر مسلمہ مایہ گیر کا قصہ

[illegible]

پنج مسلمان۔۔۔ ایک
بھائی: فریسی۔ تیم
میں خلی

طافیہ کو . صحارہ و لغزی . تہاں مجھ بوا

تہذیب و فکر کافور محمد علی اور شمس الدین عجمی استعارات پر زائد

عالمِ تہذیبی مہتری دانشمندی اور باخبر نے ہجرتِ غری واقعہٴ مسلموں نے کافرو کا چال

یہ سب کچھ نہ تھا اور مسلمانوں کے حوالے میں ایسا کبھی نہ تھا اس نے کہا: یا اللہ! میرا شکر

ہے۔ آپ پر بھی میراث ہے۔ اس کو ہر ایک، بھائی، بھور، اور پڑا تو غلام سے پتی میں
سے جدا دے گا۔ یہ بھی میراث ہے۔ تو اگر میں بوسطن کا ملک دے دوں گا تو آپ پر میراث ہے۔

مسلمان پر غلامی کی وجہ

تو اب تین باتیں بھی کہیں۔ تینوں کا یہ بھی حال ہے۔ بالکل اپنے غلاموں
تو چمکے اور تو سدا و۔ آج کل کو میں بھی دیکھتا ہوں۔ مولانا صاحب سے یہ
درا۔ اس سے پہلے کالی کالی تھی۔ تیس سو سال پہلے اس کا حال دیکھا۔ آپ
مسلمان کو پائی غلامی دیتے ہیں۔

میں نے کہا اب یہ حق ہے یہ بھی دیا۔ یہ میں مختلف اوقات میں مختلف زمانوں
نے۔ تو اب یہ کیا ہے اس نے میں نے سب دیکھا۔ یہ جواب دیا۔
انہ قولی نے میں نے اس کا دوسرا قول دیا۔ مولانا صاحب نے کہا کہ تو
نیکو۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ میں نے اس کا جواب دیا۔
نیکو۔ لکھنا۔

تو میں نے اس کا جواب دیا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
اسات اور شہید ہی کی لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
والرحمہ۔ اس میں بھی لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
لکھنا ہی وجہ۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔

میں نے اس کا جواب دیا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔
لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔ لکھنا تو لکھنا۔

جس نے یہ کہہ کر یہودی اور یحییٰ کو چھوڑ کر چلے گا کہ یہی کام ہے۔ یہودی آپ صراحت کرنا کہ وہ یہودی ہے۔ یہودی نے فرشتوں کے ذریعہ اسے قتل کا حکم دیا۔ ان کی یہودی کے حقوق کا کیا ہوا؟ کیا ان نے کچھ اجازتیں مانگی؟ ان کے گھر ایران کے دورہ اور نہ وہ ان کے چہرے کو چھو سکتے تھے۔ یہودی آپ صراحت کرنا کہ وہ یہودی ہے۔ یہودی نے فرشتوں کے ذریعہ اسے قتل کا حکم دیا۔ ان کی یہودی کے حقوق کا کیا ہوا؟ کیا ان نے کچھ اجازتیں مانگی؟ ان کے گھر ایران کے دورہ اور نہ وہ ان کے چہرے کو چھو سکتے تھے۔

حضرت حمیبؑ کی شہادت

اب اس نے حیرت کو سولی پہ لٹا کر مجھے
 ادا کیا ہے تمہیں نئے شمع جگمگاتے ہیں

رفد حركتك فسر دوا! ميون فوننه

رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ عَمَّا يَكْفُرُ الْغَافِلُونَ

رَبُّهُوَ عَزَّ وَجَلَّ الْمَوْتَ اسْمُ اللَّهِ

راکس حمادی جرحہ سامعہ

ولا جندف الى الى التلى التلى ورحمى

۱۔ تحقیق ۲۔ محنت ۳۔ محنت ۴۔ محنت

میرا سب کچھ دینے کے قربان ہو گا

[illegible]

1. Dr. J. H. H. H. 2. Dr. J. H. H. H. 3. Dr. J. H. H. H. 4. Dr. J. H. H. H. 5. Dr. J. H. H. H.

[illegible]

میں موت سے زار سے نہیں ہونٹے زار سے زار ہوں

جنوبی قمر نے سردی پر بے کی ٹیکٹک اندھ توفانی اور اسے سب سول کی ٹیکٹک پھیلائے رکھے۔

سب از حیثان نے نیرے اٹھنے مارنے کے لئے تو کجا بااجازت اپنے جیب سے گھیرا

موت پہنچا، اس وقت تو ان کے سبھ بھائی بھی اتر گئے کہ یا رسول اللہ! حبیب آپ کو علامہ بخش مراد ہے میں، ان کو قریش نے غیب کر دیا۔

حضرت عمارۃ کی کیفیت بیٹے کی شہادت پر

حضرت امیر خرو نے بیٹے کو مسندِ عرش سے اُٹھا کر دھک دیا۔
 کائے نامہ گواہ پھر گوشت کو پڑیوں سے دھڑوا کر اس کو آگ دھک سے بھجوا کر دیا۔
 جب یہ پیغام سن کر عمارۃ نے بیٹے کو چھوٹا شہید کر دیا۔

لہذا اليوم ارضعہ

یہی ان کی بھینے کے لئے تھی کہ اس کو اور جلا دیا تھا۔

ہم بکے والی تو ہمیں ہیں کہ پیسے پہنک جائیں

یہ سب پہنک جائیں دکانوں پہنک جائیں

میں وہاں پہنچ جائیں امر تو اپنی ہوتی ہے اور نہ رکتے ہیں

جو اپنے آپ وہاں آتے ہیں ان کا یہ پتہ چلتا ہے

خوبصورت شاعر و بھی اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دی

حضرت عمارۃ بن ابو بکرؓ نے عمارؓ کے شادی ہوئی، دو ایک خوبصورت عورتیں اور ان میں سے ایک عورت کی محبت آتی ہے جو کہی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے میں جلا ہی چھوڑ دیا۔ جب نے اللہ یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہیں جاتا یا عورتی کی محبت لڑائی میں ہے۔ آخر ابو بکرؓ نے کہا: اس عورت کے وارے اور بونہر جیسا دھب ہے، پھر تو عورتی نے چلتی ہے۔ طلاق تو اسے دینی ہے پھر اس کا رخصت کر دیا۔
 رستہ ایک دفعہ بیٹے کو لے کر سفر کے روزمرہ ہیں سے گزرے۔ ان کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا: (شروع حرام میں ہے تو اسے یہ ہے)

میں نے شہد جب تمہیں سورج چھٹا رہے گا

جیڑی یا ابھی میرے دل میں اپنے ہی حلوئے اور غروب ہوئی رہے گی

تو حضرت ابوہریرہؓ کو ماضی آیا کہ، میں اوروں کو لایا ہوں۔ اور وہ جوت ہو یا نہیں مجھ پر ہاں یہ کہاں ہی ہے! اطراف کی چٹانوں میں بیٹے پتھر کا اور اسی دھڑ رتے رتے موت کا سبب۔۔۔ پہلے عبداللہؓ نے شہر تھے اب۔۔۔ اللہ بے قرار ہوئی۔

اعلیٰ لا تھک عیسیٰ حرارۃ

ولا تھک جبالہی او سراج

”میں بھی جسم کھاتی ہوں کہ میری آنکھ کا پانی کبھی خشک نہ ہوگا اور میرا جسم کبھی گرم

پتھر انہیں پہنے گا۔“

تمہیں زبان کی گرمی دے گئے۔

یوں تبلیغ بھی ہے یوں پیر خدا کو بھنڈا کر ہے۔

ہن پتھر کو جگنی دل پتھر کی گھٹ جھٹ گئے۔

آرام سے بڑے تھے سو یوں پتھر کو کئے بولی ہوئی ہوئی۔

جب پاک اللہ حقانی کا کلمہ دے میں کو مجھ ہے۔

دین کے لئے بھائی کی لاش گھوڑوں تلے روند ڈالی

حضرت عمرو بن العاصؓ امیر تھے۔ اور وہ یوں کے قدم اٹھائے۔ اور مسلمان آئے

جڑھے تو بشارت دین العاصؓ ان کے بڑے بھائی بڑے سکا رہیں ہیں وہ مجید

سو کے دانت میں گر پڑے۔ کھڑے کا راستہ جوں تو وہیں ان کی لاش کھڑی

تو سب کے قدم رک گئے کی بارگاہ امین صحنی بھی بڑے ہیں۔ اور امیر کے بھائی

ہیں تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے فرمایا

”اگر بھائی کی لاش نہیں تھکے بڑھنے سے نہ لگے۔“

یوں کھٹکے کیا ہے۔“

اور لوہاں کی لاش پاپے کھوڑے کو دروازے اور پیچھے سب کو مارا۔

میرے پیچھے آؤ اور میرے بھائی کو موت دیجو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے دین کو

جب اس مہر سے ورغ ہو گئے۔ خیرات سے آئے۔ اور یہ ایک دینی
 اپنے بھائی کی اٹھائے تھے۔ اور بڑی میں ڈالتے تھے۔ یہ وہ ہیں اپنے نہیں آ
 کیا۔ ذرا دیر بعد وہ بھائی کی لاش یہ گھوڑے روڑا کوئی آسمان کا ہے
 اسے چھوڑے۔ اور ہر مطلع ہو گئے۔ اس کے چہرے میں اسے نہ رہا
 نے۔

نہیں ہی اس کام نے لئے۔ آئے ہی اس لئے لئے ہیں
 کوئی اور نیچے آئے وہاں ہر گروہوں میں چھو جاتے۔ ہم بھی نہ کریں۔ اس
 کو بہ کر گھر کریں

تیرے دین کے لئے گھوڑے کو مسند میں بھی لے جانے کو تیار ہوں
 حضرت مقتدین بالغ فریقہ میں داخل ہوئے۔ جو اس نے سہل پر اترے۔ وہاں
 برقعہ پہنا دیا۔ ان سے بدو کیا۔ ان کو اسلام کی دولت دی۔ پھر ان سے
 پچھتے۔ آئے کوئی بہ۔ تو وہ اتنے بھی نہیں۔ پھر ان سے آئے پچھتے۔ پچھ
 کے پچھتے۔ پھر آئے پچھتے۔ اور سراسر تک پہنچ گئے۔ وہ ہزاروں گھوڑے کا
 غر۔ اس میں صحرائے اعظم بھی آئے۔ اس کو بھی پار کیا۔ اور مسند پر بٹھائے
 دیکھا تو ایک غلطی آؤنگی اور کہئے گئے

”اس مسند سے میرا دست روک لیا ورنہ مجھے پتہ ہوتا کہ اس سے آئے بھی نہ

کئے نہ سے ہیں تو میں ان کو بھی جا کر اللہ کا پیغام دیتا۔“

اور وہ اس سے دائیں یا بائیں نہ گئے۔ وہیں قبر بنی۔ آتی بھی انجیر میں اس خاک کے بندے کی
 قبر بڑی ہے کہ کہاں تک۔ کہاں دین۔ کہاں ہزار۔ وہاں سے نقل آوازیں قبر یہاں
 ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نہ کہندوں کو پر نہیں دہا اعل کرتے گئے

دین کی خدمت پر اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ

جو اس میں انہوں نے پہچانی دینی۔ جب یہ اللہ نے کام میں تھے تو اللہ ان کے ساتھ

قد۔ ترس میں چھوٹی ہائی وہاں انگل تھا 11 کلو میٹر میں پیدا ہوا تو اب اس پھاؤلی
ہائی تو اس نظر میں ہزار ہا کے نظر میں 19 سو چھ بھی تھے اس کو کیا اور ایک اور بھی تھ
پنڈ۔ ہوئے اور ملان گیا

”ابھی کے چورہ! ہم اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف ہیں نہیں
دن کی سہاگت ہے ہنگل سے انگل ہوا اس کے بعد جو چور
سے کا سر میں کوئل نہا رہے۔“

نہیں دن میں سادہ طریقہ۔ نہ دیکھا کر

شیر بھاگ رہے ہیں چیتہ بھاگ رہے ہیں

سارپ بھاگ رہے ہیں اوڑھ بھاگ رہے ہیں

بھڑپے بھاگ رہے ہیں

چمکی بھاگ گئے زہر۔ بھاگ گئے

تراسے بھاگ گئے چار انگلی خالی ہو گیا

تسے ہزار ہا اس خطر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے کہ اس کی تو جانور بھی سنے

ہم کیوں نہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا انعام

”مومن اور عورتوں کو۔ عذرا ابی وقاص نے بھیجا مسلمان کی طرف۔ اور یہ بھی کہہ رہے تھے
میں انہوں نے سے لڑ بھی کرنا کھاتے کا سامان بھی لے کر تھا

ایسوں کو چہ چلا تو انہوں نے اپنے گاؤں کے راجہ اور سیریاں سب جنگل میں چھپا

ریں جب سامان پہنچے تو کچھ بھی نہیں تو اپنا سب سے لے گئے کہ بھائی یہاں

نہیں کچھ جانور مل جائیں گے انہوں نے کہا کہ یہاں کچھ نہیں تھا تو جنگل سے آواز آئی

چورہ کی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی ہانسی

جنگل میں کھڑے ہوئے ہیں تو وہ ایرانی بھی بھرت ہوئے۔ وہ بپ تھے تو سب چور کھڑے ہوئے

تو اس تک پہنچے ہیں۔ قوت سے پہنچے ہیں۔ تاجدار ہیں۔ شہداء۔ آج بھی چہرے امن
میں رہے رہے ہیں۔ دیکھ رہے ہیں کہ وہ جس جگہ رہے، اسے اندھا بنائے، وہاں تک پہنچے۔ وہ جس
پر تک پہنچے اور اندھا بن جائے، اسے مسماں بنی کا شعلہ بنائے، پہنچے اور حضرت مہدائے جہاں اس آج تک پہنچے،
حضرت ابو جہلؓ، انی اٹھوں تک پہنچے، اب رہے نہیں بن جہاں، حق بن جہاں، اور اسے اندھا بنی
اب وہ پانہ دہی، رائے نہ دہی۔ یہ وہی پانہ دہی، انی اٹھوں، اب رہے نہیں بن جہاں، اور اسے اندھا بنی، ان
سب قوت سے اندھا بنی قبریں چھیں۔

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے

ابو جہلؓ انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، یہ انی اٹھوں میں رہے

حضرت امیرؓ انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

ان کی قبریں

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

مہدائے جہاں انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

ان وقت یہ انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

ان وقت یہ انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے، انی اٹھوں میں رہے

ابو قحیلہ کا علم چلے ہو۔

محمد بن قاسم کی قربانی

محمد بن قاسم دہلی کی طرف سے نکلا ہے، اس بعد وہاں میں دورے طالع دیا ہے۔
 اور جو ہے، یہ اس کا کھنڈ نہیں ہے، اور قرآن "یہ اس نے اس کے ہاتھ لیا ہے" ہے۔
 یہ سب سے پہلے ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 یہ سب سے پہلے ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔

سورہ پور سے ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 سورہ پور سے ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 سورہ پور سے ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 سورہ پور سے ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔

اسماعیل بن ابی فہرہ
 اسماعیل بن ابی فہرہ

اسماعیل بن ابی فہرہ، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 اسماعیل بن ابی فہرہ، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 اسماعیل بن ابی فہرہ، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 اسماعیل بن ابی فہرہ، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔

دین کے لئے امام بن حنبل کی قربانی

امام بن حنبل نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 لا اوسکر لہما عبد اللہ، اور کون ہے جو اس کے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 عبد اللہ، اور کون ہے جو اس کے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔
 عبد اللہ، اور کون ہے جو اس کے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔

قائم ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے، اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ لیا ہے۔

پتہ نہیں آئے، انہوں نے سنا کہ وہ اپنے پاس ہے۔

سیدہ فاطمہ الزہراؑ کا وصال و انتقال

حضرت خاتونِ نبویؑ کو اس وقت تک کہ آپ نے اپنے پیچھے حضرت علیؑ کی وصیت کی تھی، یہ سب کچھ سنا کر آپ نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے۔

پھر فرمودہ ہوئی ہے، اپنی وصیات میں کہہ دیں کہ میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے۔

حضرت علیؑ کے درود پھرے اشعار

حضرت علیؑ کے درود پھرے اشعار میں سے ایک ہے کہ آپ نے اپنے پیچھے حضرت علیؑ کی وصیت کی تھی، یہ سب کچھ سنا کر آپ نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے۔

یہ سب کچھ سنا کر آپ نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے، میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ سنا ہے۔

ہوئی کوئی کب تک نہ تھکتا ہے
 آخر ہاتھوں سے ہی جاتے ہیں
 میں نے انہی ہاتھوں سے
 اپنے محبوب کی کوئی نہ کیا
 آج انہی ہاتھوں سے میں نے تو تم کو گم کر دیا
 مٹی میں گھوٹا
 مجھ پر یہ بات بھل گئی
 کہ یہاں کسی کی کوئی علامت نہیں رہ گئی
 اور ایک دن مجھ پر بھی یہ بات آئے وہاں ہے
 جس دن میرا بھی اندر ڈال دیا جائے گا
 تو دے گا وہاں کا وہ میرے گم کا؟
 ہمیں کیا ہو قربت پہ چلے رہیں گے
 ہر نامک ہم تو ایسے رہیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سام بن نوح کو قبر سے اٹھانا

حضرت شاہ عبدالغنی شریف لے چکے تھے تو یہ قبر انھی فریادیں
 ہے ذرا علیہ السلام کے بیٹے سام کی قبر جب صوفی آیا سردے مٹنے تین دنوں سے
 پختہ نہیں چھ سام نام دار یافت ہم سارے سام کی ادا ہیں سام سے
 پورے والے ہاتھ کی دو ہیں سام سے افریقہ والے نہ سکی ہو ہیں تو انہوں نے کہا
 یہ سام کی قبر ہے تو انہوں نے کہا یہی نہ اس کو زندہ تو کریں کیونکہ ان کے بچے سے اللہ تعالیٰ
 زندہ کر دیتے تھے

انہیں غمزدہ نہ کرنا کہ قبر سے باہر آ گئے کوئی بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا انہیں پل
 کہ اس شرط پہ وہ وہاں سے باہر آئیں کہ مجھے وہاں دعوت کی کیفیت نہ ہو کہ موت کا

ہفت روزہ کے مدیر نے کہا: "میں نے یہ سچا سچا کہا ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سچا سچا کہا ہے۔"

نہایت کو اپنے گمراہوں میں "نے غور کیا ہے" کوئی کوئی اس کے لیے سبب دیا
 نہیں ملے گا۔"

طہارت: یعنی نہایت صفائی اور نفاذ
تہذیب: یعنی تعلیم و تربیت

حضرت شیخ الحدادؒ نے فرمایا: **وَمِنْ حُلِيِّهِ** یعنی اس کی زینت یہ ہے کہ
كُلُّ حَسْرَةٍ أَمْنَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَهَّرَتْ الدِّينَ كَلِمَةً ہر حسرت یا ہر کلمہ جو دین کو
 پاک کرے۔

”اے اللہ کہ نبی تجھیں دو فیضان ہے جس بچائے ایسے
 انکار و حقارتوں کی برائی ہے اور اپنی ارجح کو اس میں
 فتنہ مچا گیا ہے۔“

حضرت مولانا عابدی نے فرمایا: قرآن ہی ایک بول چال ہے۔ اس کے بول چال

تو اس نے کہا: "اے خداوندی! تم لوگوں کو اُن کی باتیں پر بھی موقوف ہیں وہ نہیں بول سکتے۔ میرے دل میں کچھ نہیں ہے۔" میں اس نے بولی رہا ہوں! فرمایا تو ان لوگوں پر ہوتا ہے!

”نہجئے گا، میں وہ یہ نہ کہہ رہا ہوں اور یہ ہے کہ ہم بھی نہیں
ہے۔ وہ اس کی یہ ہے کہ میں ان سے ساتھ رہتا تھا لیکن ان جیسے کام
نہیں کرتا تھا۔ ان سے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی بچا گیا۔
اب میں خدا کے رہنما ہوں لیکن ان کا نہیں جی جی۔ وہ نہیں بچے کرتا
میں یہ کہتا ہوں کہ تم سے مجھے نکالتا ہے۔ مجھے اس کی خواہش ہے۔“

۱۔ لوگوں پہ آگ بھڑکتی نہیں رہتی گچھے مٹی اور بارے کو نہ سمجھتے تھے نے نے اللہ
 ۲۔ مرنے پہ بھی نہیں ڈرتے ان کی زبان سے نہ تھے کلمہ تھے پیرا یہ ہے

بارہ (12) ملکوں کا بادشاہ مکر موت نے اسے بھی نہ چھوڑا

وہ تو یہ کہ یہ بار بار کہتا تھا کہ میں نے انھیں جس شکوت الہی سے کوئی بات نہیں سنا سنی تھی۔ یہ تو سنا تھا کہ انہی انھیں سے اور دوستوں سے بھلا کہا گیا کہ انکے کاجو کا

ماہنامہ (۱) سرگودھا : ۱۰۰ روپے
ماہنامہ (۲) سرگودھا : ۱۰۰ روپے

۱۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۲۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۳۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۴۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۵۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۶۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۷۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۸۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۹۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت
 ۱۰۔ دہشت گردانہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی مسلسل پوری نگرانی اور نگرانی کے تحت

دلوں کی تختی سب دھرتیوں کی

Figure 1

یہ ہے کہ اس وقت تک کہ

پہنچوا کرتے تھے۔

آج تو یہ سب نے غلو حضرت محمد ﷺ کی سہارا دہانی کو لینے سے گما کے
معد ان کو نہیں لے سکتے، وقت ان کو بچھلنے سے بھرے۔

21 آدمیوں کو نبی ﷺ کا نام ہی معلوم نہ تھا

اگر تھامانی (مسیحی) قری ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں آپ کو پیغمبر
ماری دیا کے زمانوں تک پہنچا، ہم یہ فرض ہے جب قرآن میں مت جائیں تو تبلیغ فرض ہو جاتی
ہے جب قرآن میں مت۔ اس وقت تبلیغ فرض ہوتی ہے

دوسرے میں نہیں کیاتے اس کسی کا توں کا قصہ نہیں، نہ رہا۔ وہ ان اپنے ضلع کا
ایک قصہ نہ رہا۔ تو میں شہر کی بھر پور آبادی میں فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر ہمارے ایک ساتھی
نے انہیں آدمیوں سے پوچھا، جو حق ہمارے نبی ﷺ کا نہ مانتا ہے، انہیں نے کہا

ہم میں کون پتا نہیں (بھگت پوچھیں)

صرف وہ آدمیوں نے پتا محمد ﷺ۔

ہو جاسکتے ہیں ان کا گھر میں بیٹھنا آج بڑا عظیم ہے اس کی معافی نہیں

ہے۔

میں نے پورا ایک گاؤں میں میں خروں سے پوچھا ہمارے نبی ﷺ کا کیا ہے؟
کہا جی پتا کوئی نہیں پتا کوئی نہیں۔

میرے بھائی؟

اللہ تعالیٰ کے واسطے! اس پچاس حق کو لے کر بھرا۔

قوم نوح کی ہلاکت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایک قوم حق سے پیسے آتی

نوح علیہ السلام کی

دوسری یہی ہے کہتے تھے

انہوں نے زمین کو کھڑے بھرا

فانتما بما نعلما ان كنت من المصادفين

دو عذاب لائے جس سے تم نہیں آراتے تھے اور وہ عذاب: ذرا جس کا تم نے
بھوکھا کیا تھا۔ پھر نکال دیا گیا

فصلحنا السواب السعواء لعناء منهمو وحجرتنا الاوه عونا فالتقى

اللعناء عظمیٰ اور فدا فدا فخرنا الاوه عونا فالتقى
”ہم نے پوری زمین کو پوشیدہ کر دیا“ اور میں نے پانی پلٹے لگا کر
آسمان سے پانی نرا زمین سے پانی کا اور ساری کائنات میں
دھپائی پھیلائی۔“

اپنے ہی پیشاب میں ڈوب گئے

ایک قہر میں میں نے پڑھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کی پدم کرتا
تو ایل جوت پر درج کرتا جو بچے کو لے کر بھاڑے رہی تھی کہ کوئی ہائے بناوٹ اور جس بچ
بازوں اور وہ بھاڑے بھاڑے ایک لہجے پہاڑ پر جمی جس سے اونچا پہاڑ
کوئی نہیں تھا بچے سے پانی آیا اس نے پہاڑ کو حوڑ دیا پھر اس کے پاؤں پر
جڑھا پھر اس کے سینے پر کیا پھر اس نے بچے کو ہار پر لڑیا پھر اس کی گردن تک
آیا تو اس نے بچے کو یوں اپنے سر سے اوپر کر لیا شاید بچہ بچ جائے پانی کی
سوں نے شاید بچوڑے نہ لے چھوڑے سب کو برا کر دیا یہاں
تک کہ نوح علیہ السلام کے ایسے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے غرق کر دیا

وحملیٰ مبھمات ووج فکان من المغرلس

تھیں تو ان قہر میں چھپ گئے اور اوپر سے پھر رکھ لیا کہ یہاں پانی
نہیں آئے گا چاروں طرف پانی کا تاشا لکھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے
تھیں کو کھڑے پیشاب آیا اور یہ قرار ہو کر پیشاب نہ لے پھٹے اللہ تعالیٰ نے پیشاب جاری
کر دیا اور وہ پیشاب نہ لے لے اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو گئے

کامیاب ہونے کی قیاسی دودھ بج ہو رہی ہے جس ساری دنیا کی ہر جگہ ہے جس

قومِ عاد کی ہلاکت

قومِ عاد بڑی طاقتور، عیاں تک کر لٹکانے لگے من اند منطوہ کوئی
ہے ہم سے بڑا طاقتور تو لاؤنا ہمیں کس سے قمارت ہو؟ ان مقبول الاعتراک
بعض الہتفا بسوء ہمارے خدا کو کچھ بڑی عقل خراب کر رہی ہے ہم سے بڑا کوئی
طاقتور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَوَمَنْ يُرِى الْاِنْفِ الذِّی عَلٰیہِمْ هُوَ اِنْدُ مِنْہُمْ قُوۃٌ
”اے ہرود! انہیں بتاؤ میں نے تمہیں یہ کیا ہے وہ تم سے زیادہ طاقتور
ہے۔“

تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جہت پوری ہوئی اور وہ اپنے تکبر میں پڑتے
رہے۔ غارتگی میں پڑتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے طاب کا دروازہ کھولا قیۃ
کیا انسان ایسے جھوٹے اور دھوکے بازی طرح تو نہیں تھے بلکہ پائیس ہاتھ
قد ہوتا تھا تمیں ہاتھ قد ہوتا تھا آٹھ سو سال نو سو سال عمر ہوتی تھی نہ بوڑھے
ہوتے تھے نہ بیمار ہوتے تھے نہ دانت ٹوٹتے، نہ کمر درد ہوا جو ان تکہ درست و
توا صرف موت آتی تھی اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا

اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی اور وہ اپنی ضرورتوں کا نہ بھی کھا گئے . . . حلال
بھی کھا گئے حرام بھی کھا گئے بھر کئے بھی کھا گئے بے بھی کھا گئے .
چرے بھی کھا گئے جو چیز ہاتھ میں آئی سانب بھی نہ کئے ہر چیز کھا
گئے پر نہ بارش کا قطرہ نہ گرا نہ زمین کا دانہ پھوٹا یہاں تک کہ درخت تو زخروں کے پتے
بھی چپا گئے تھا اور نہ ہوا

تو پھر انہوں نے ایک دفعہ بیت اللہ بھیجا کہ ہمیں بارش دو تو جب مصیبت
آئی تھی سو یہ والے کو پکارتے تھے جب وہ کام کر دیتا تھا پھر ہمیں سو جاتے

تھے پھر انکس چہرہ ان کو چہنے تھے تو اللہ تعالیٰ نے قین ہال سے لے کر
تقی ان میں سے ایک کا کتاب کرہ ایک مقبہ ایک سرخ ایک
۱۰

تو کہیں میں آئے تھے علیہ قولی ہوتا ہے رہن میں مو اوتی
ہے کابل میں دفی ہوتا ہے انہوں نے کہا یہ کابل چہنے
اواز آتی کہ پیچھے کا یہ اپنی پیچھے انہوں نے کہہ پاش ہولی تو پھر
جب ساری قوم انہیں دینی تو اللہ تعالیٰ نے وہ ہال بھیجا

للعاد اذہ عارضا مستظنا اذہ

وہ ہال آیا کالہ کہنے لگے ہذا عارضی مظهرنا وہ مختاری پاش۔ اللہ تعالیٰ
نے کہا سل ہو اما استعجلوہ یہ پاش نہیں ہے یہ وہاں ہے جو
ہوئے کہتے تھے کون ہے؟ ہم سے یہاں ہو نہیں سکتا اب تیار
ہو جاؤ

روح قبھا عذاب الیم تلعر کل شئی مامور بها

اب دیکھو نیچے تمہارا اپنے جسمیں اڑاتا ہے ان کے گردوں کو ہال نے اڑا
ان کو ہال نے اڑا یہ ساتھ ساتھ ہاتھ لگے قد کے لوگ اور چنگ کی
طرح ہو امیں اڑ رہے تھے ان نے سر ان کو آپس میں ہا کر رہی تھی وہ مہر
تھے سر نکراتے تھے گھومتے تھے سر نکراتے تھے بھٹی ہا کر
کے غاروں میں چھپ گئے تو ہوا کے گوں نے زوردار طریقے سے ہاتھ ہار کے ہار
چاتا اور پھر ایک دم کے ساتھ ان کو باہر لگاتا پھر ان کو ہاتھ اچھاں دیتا مچھتا
طرح پھر ان کے ساتھ میں نکراتے

ان کی تھوڑیوں پھٹ نہیں اور ان کے جسے ان کے پیروں پاگل آتے اور
پھر اللہ تعالیٰ نے انک ان کو زمین پر مارا سر اٹک ہو گیا دھڑاٹک ہو گیا
پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے پوچھا پہلے نوری تھم میں باقی کوئی ہے باقی

تو دکھاؤ..... کہ اس کا بھی منہ یا کر دوں..... کوئی نفرت آیا..... سب کو اللہ تعالیٰ نے بنا دیا..... جو کا مقوم عا کر کرتی تھی..... وہ کام آج فیصل آباد میں ہو رہے ہیں.....

قوم شمود کی نافرمانی اور عذاب

پھر قوم شمود آگئی..... انہوں نے سنا تھا..... کہ عا کر نے ازاد پاتا تھا..... تو انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنا لئے..... کہ اندر کون ہمیں کچھ کہے گا..... اندر تو ہوا یہی نہیں کہتی..... جائے گی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی..... انفرمانی نہیں چھوڑی..... اکیسے کام کو چل پڑے..... تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی..... ایک نرشتہ آیا..... مسکرو مسکرو..... نہیں نے..... بکر کیا..... و مسکرو مسکرو..... ہم نے ان کے سر کو توڑ دیا..... فاسطہ کیف کان عا کرہ مسکروہم..... آج ان کا انجام دیکھو..... ان عمروہم و عمروہم اجمعین..... لذلک یولہم حارۃ بما علموا..... ان علی ذالک لایۃ لقوم یطمعون..... وانجینا الظین امنوا و کانوا یظنون..... اللہ تعالیٰ نے کہا..... دیکھو..... ایک نرشتہ آیا..... اس نے چیخ ماری..... اور ان کے پیچھے پھٹ گئے..... چہرے نیلے اور..... کاٹے ہو گئے..... اور ساری قوم کو اللہ تعالیٰ نے آن کی آن میں ہدک کر دیا.....

قوم شعیب کا دہشت ناک انجام

پھر اس پر قوم شعیب کا اللہ تعالیٰ نے قصہ سنایا..... یہاں پر قوم تھی..... فیصل آباد کے بازاؤں میں جو ہنرپ تول میں کی ہے..... وہ وہاں ہو رہی تھی..... جو ہنرپ ہے..... وہ وہاں چل رہا تھا..... اور دیکھتا نہ دیکھتا وہاں چل رہا تھا..... تو میں زیادہ تاپنے میں زیادہ یہ سارا کام جو کہ ہو رہا ہے..... وہ وہاں ہوا..... اور بڑھ گیا..... اور ساری دنیا کی تجارت انہوں نے اپنے قبضے میں کر لی..... اور شعیب علیہ السلام نے کہا..... کہ بھائی اس سے باز آ جاؤ..... اوفیو الکبلی..... و تو باہا ففساس المسفیم..... کج تو نو..... ہنرپ

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے دینے والی عورتوں میں کسی نہ کرو۔۔۔ جواب آیا۔۔۔

اے شعیب! تو مسجد میں بیٹھا ہے۔۔۔ کاروبار میں دخل نہ۔۔۔ یہ تیرا

نہاڑی نہیں بنتی ہیں کہ ہم باپ دادا کا طریقہ چھوڑیں اور ہم اپنے کاروبار

تیرے طریقے پر کریں تو ہم تو حیرے ہو جائیں

اگر کسی سے آپ نہیں کہ بھی اپنے سے تہارت کرو تو کہے گا کہ مجھ سے تو بھلی کامل

بھی ۱۰۱ نہیں ہو سکتا میں اپنی یہاں سے کھاؤں گا میں نے ایک ٹیل والے سے

کہا تم ملاوٹ کیوں کرتے؟ اس نے یہ کہ املاوٹ کریں تو ایک ذرم کے پیچھے ہیں

پانچ سو روپے اور پانچ سو روپے میں تو کتنے دن گزار جاتے ہیں تو قوم شعیب نے کہا:

اصلاحک فاصوبک ان نترک ما بعدہ ابلا ما او ان یفعل فی اموالنا

ماشاء

اے شعیب! اپنے کھریدو یا ہمیں تیری تبلیغ نہیں چاہیے ہمیں اپنا

کاروبار کرنے دے۔

اللہ تعالیٰ کے تین عذاب

تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر تین عذاب مارے جو پہلی کافروں میں تھیں ان پر

ایک عذاب آیا یہ کافروں کی طرح تہہ در تہہ بات بھی تھے لوگوں کا حق بھی لوٹتے تھے اللہ

تعالیٰ نے ان پر تین عذاب فرمائے

اخذہم الرجفة زلزل

اخذ الذیر طعنوا الصبحہ جح

اخذہم عذاب یوم الظلة انگاروں کی بارش

ہماری جماعت شعیب علیہ السلام کے ملاتے میں گئی ہے۔۔۔ جو ان عذاب احاطہ ہے کہ جب ہم

وہاں سے گزرے تو وہاں آفریبا تین ٹہنٹے دف پڑی ہوئی تھی۔ ایسا عذاب احاطہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک نرم دوا بھی ہو جس میں تڑپ نہ آئے

•

[illegible]

اُمیر، بازاریوں میں لے جاتا تو نہیں کہیں گے
ایک بار وہ بھی نہیں جو یہی قومی قوم سے تھے

تو مجھے افسوس ہے کہ ان منڈیوں پر بھی وہ
مندیوں کی طرح ہیں۔ شہر، دیہاتی کونسی عیس

اللہ تعالیٰ کے لئے حسن بٹھکرا دیا۔

حسن کو چھوڑا تمغہ یوسف مل گیا

حضرت رقیع انہی میں سے ایک بڑے بڑے کُتر ہے جن کو لوگ اس سے منہ کرتے
 گئے ایک غامض صورت تھی بڑی خوبصورت اور حسن و جمال والی سے انہوں
 نے بڑا دلہنہ کر لیا کہ تو رقیع کو تمہاری ہے آج وہ اس سے بڑا کُتر آج وقت
 کے ان ہوج ہے یہی مرد اور عورت کا آج کا اختلاف ہے اس سے انہوں کو
 انہوں کو کہتا ہے جیسے آج ہم کہتے ہو خچر ہیں ان عورت کے لئے اس
 صاحب سے عین عینا صاحب عورت جو سب سے عورتوں کی تھاپ ہے اور اس سے عورت
 خوشبو لگاتی اور اس سے اہلی بڑھ چکی رہنے لگا رہی ہے یہی عورت ہے

۱۔ اہل حق کو ہر طرح کی سزا سے محفوظ رکھو۔

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ
 یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ
 یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ
 یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ
 یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

کب تک لو تک الحیفہ تیرا یہ حال کونسا؟

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

یہ ہے کچھ کارنامہ یہ ہے کچھ کارنامہ

حضرت عمرؓ بیت المقدس فتح کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں..... کس حال میں؟

بیت المقدس پہنچے تو رات میں ایک ایک چڑکھی ہوئی تھی کہ وہ آئے گا اور اونٹ پر سوار ہوگا اور اس کے کرتے میں پتھر چھوڑے ہوں گے اور یہ نقل ہوئی یہ طبع ہوگا حضرت عمرؓ آئے تو بھرائیوں نے کتاب دیکھی کیا ہاں وہی ہے یہی ہے بھرائیوں نے کرتے پہ نگاہ لگائی دو کہنے لگے اس میں پتھر چھوڑے ہیں دو اور نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے ایسے بغل اوٹھی کر دی ہاتھ اونچے کر دیئے وہ چوند بظوں میں لگے ہوئے تھے یہاں ایک یہاں ایک۔

جیسے ہم اپنے ظاہر کو مزین کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرا بندہ دل کو میرے لئے مزین کرے تو اے اولادِ عقیلی کا عرش ہے

اس عرش (دل) پر میرا جلوہ دار ہے دل کو خوبصورت بنالو تو میری اس میں آجائیں گا جو لذت میں آتا ہے آسمان میں آتا ہے میں اسے اپنا مسکن بناؤں گا اور تیرا دل میرا عرش ہے زیادہ روشن ہوگا عرش سے زیادہ وسیع ہوگا۔

عرش تو اللہ تعالیٰ کی ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔ جہل کے راکھ ہو جائے اور یہ دل ساری چٹیلیاں پی جائے اس لئے کہا انا عند المنكسرة فلسوفهم خوںے دل میرے عرش میں میں ان میں رہتا ہوں تو اس دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے جالیں یہ دل اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ ہو جائے وہ غلو بہ جذب کے شعر

۴۔

میر تھنا دل سے رخصت ہو مکی
اب تو آ جا اب تو ظنوت ہو مکی

سادگی دنیا ہی سے وراثت ہو گئی
اب تو آ جا اب تو غلوٹ ہو گئی
پوری نیک نغم ہے ان کی اس وزن پر حضرت تقاوی نے کہا اگر
میرے پاس لکھو رہے ہوتے تو آپ کو اس ایک شعر پر احسان دے دیتا تو دل کو فارغ
کرد کہ ساتھ آ جتا تعلق دے دے۔

رابعہ بھریہ سے فرشتوں کا سوال..... تمہارا رب کون ہے؟

رابعہ بھریہ کا انتقال ہو گیا تو غروب میں اپنی خادمہ کو کہیں انہوں نے
کہہ کر اس آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا کہ میرے پاس شکر و تکبر آئے تھے
کہنے لگے مسن دہک حیرانہ کون ہے؟ تو میں نے ان سے کہہ کر
سادگی زندگی جس نے کون بھری چار ہاتھ لپچے زمین پر؟ کہہ کر ان کو بھول باؤں
کی؟ یہ نہیں کیا کہہ لی اللہ تمہا کہ جس رب کو سادگی زندگی نہیں بھولی
اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر بھول چاؤں گی انہوں نے تمہا کہ چھوڑو اس کا کیا
ساب لیتا

کہنے لگی توپ کی گڈری کیا ہوئی؟ گڈری ہوئی ہے ایک ابا سا
ہوا ج عرب پہنچے ہیں ہمارے ہاں اس کا کوئی دستور نہیں تو حضرت رابعہ نے کہا
تمہا کہ تم کو کتنی میری گڈری میں ہی دے دیتا میرے لئے نیا کپڑا لانا
لیکن ان کی خادمہ نے وہ کھاکہ بہت عالی شان پوشاک پہنی ہوئی ہیں
کہنے لگی کہ دو گڈری کہاں گئی؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ
قیامت کے دن میری لگیوں میں اس کو بھی تو دے گا اس کا بھی وزن کرے گا

تیری سادگی پر رونے کو جی چاہتا ہے

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ ملک شام کے گورنر حضرت ابوسعیدؓ سے ملنے

اے امینہ! میں نے اپنی موت کی خبر سن کر اس وقت فرمایا کہ اے عیدہ! تو نے مجھے میں
 کوئی چیز نہیں فرمائی۔ اب وہ نہیں آئے۔ کیا میں نے کہا تھا کہ ہے کیا کوئی
 رہنے کی جگہ ہے؟ تو ارادہ ہی تو کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمائی کہ کیا اے عیدہ! تو
 اٹھاؤ۔ تو اے عیدہ! نہ اٹھنے کے لیے میرا کھانا کھاؤ۔ تو اٹھنے کے لیے
 نہیں اٹھیں۔ نہ اٹھیں۔ حضرت نے فرمایا کھانا مشہور ہے۔ کون کا کھانا؟ کوئی کھا
 نہیں تھا۔ تو اسی کھانا تھا۔ حضرت اے عیدہ! نے فرمایا میں نے کھانی کا پتہ
 نہیں دیا۔ اس میں روٹی پائی میں بھڑائی پائی تھی۔ شکر روٹی۔ اس پر تھوڑا سا نمک
 ڈال کر۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کے سامنے رکھو۔ حضرت نے فرمایا ہے اسٹار یا ٹھکوں
 سے آؤ گئے۔

اے عیدہ! وہ شکر خوار کے فرماتے تھے کہ اے عیدہ! اور تو نہ بد۔ انہوں نے
 ہر قسم کی سختی سے عیدہ کو روکا تھا۔ کہ میں جالی پر چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ اسی
 حال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حال پر چھوڑ کر جا رہا
 ہوں۔ اسی حال میں تیرے سر پہ پاس آئے۔ وہ تو کے پتھر میں آئے۔ اور ان کے
 دھوکے میں آئے۔ مسلمان کے سے اتنا کافی ہے۔ تو اے عیدہ! اس کے پاس روٹی
 کھانے کو مل گئے۔ یہ تو ہے کی جدائی کا گھر۔ دیکھا کہ کاروبار۔ اے عیدہ!
 کو۔ یہ آپ سے۔ بدنام ہے۔ دیکھا کہ عیدہ! اور وہ۔ بدنام
 ہے۔ یہ ہیں۔ ہمارا کھانا تھکے ہیں۔ اس باپ اکیلے ہیں۔ یہ کھانے کے لئے نہیں اور
 جہاد کیا۔ ہنگی جان ہوئی۔ تو کوئی ہندوستان میں جا ہی گئی۔ کوئی نہیں اور درہلی
 گئی۔ اب ایک ابھی کی حرکت کی ساروں ہندوستان ہوتے ہے۔ دیکھا تو ہے ہی سہی کہ۔

میں نے تو دنیا بٹانے والے سے نہیں مانگی

شام میں جد الہیہ شامی طیف حوالہ کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ سالہ بن مہتاب
 حضرت نے فرماتے ہوئے کہ ابھی خوف کر رہے تھے۔ تو ہشام نے کہا، ہام کوئی غرور ہے تو

تو اس نے چہرہ پر ہنس کر کہا: "میرا دل بھی اس طرح ہے۔" اس نے کہا: "تو اس کے لئے کیا کر رہا ہے؟" اس نے کہا: "میرا دل بھی اس طرح ہے۔" اس نے کہا: "تو اس کے لئے کیا کر رہا ہے؟" اس نے کہا: "میرا دل بھی اس طرح ہے۔"

نہیں ہیں۔ میں کہاں سے لے کر دوں؟

دلخیز لیتے تھے بیت المال سے۔ ہوتا ہر مسئلہ اس کا تھا۔ دورانی کا
 خرچ بڑی مشکل سے پورا ہوتا تھا۔ تو بیوی نے کہا: ”اب کیا کریں؟“ بچوں کو کیسے
 سمجھائیں؟ خود تو میر کر سکتے ہیں۔ بچے تو نہیں جانتے۔ بچوں پر وہی ایمان کو بیچ
 دیتا ہے۔ اور وہ بچہ ہے تو یہ پھر وہ دھولار باپ کی کشتاف مٹی ہے۔ باپ نے سنی
 ہے۔ تو تے عمارت کے کیا کیا ہے؟ ”کیا نکلو ہے؟“ ہاں۔ لے۔ چنانچہ
 اس کی جڑوں میں حرام کو ڈال دیا گیا ہوتا ہے۔ اس کے باپ بھی ماں و باپ کی فرمانبرداری کر نہیں
 چلے گی۔

یہاں کو بھی جوتے مارنے کی۔ اور باپ کو بھی جوتے مارنے کی۔ حضرت سر
 نے کہا: میں کہاں سے دوں؟ میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں۔ اس نے کہا تو کیا
 کریں؟ ان کو کیسے سمجھائیں؟ انہوں نے کہا: تو پھر میں کیسے
 سمجھاؤں؟ بیوی نے کہا: مجھے ایک ترکیب کچھ میں آئی ہے۔ آپ اپنا وظیفہ ایک
 ماہ چنگی نے میں جو میز کا وظیفہ ملتا ہے۔ تیار ہے۔ بچوں کو پینے کے ان جاموں کے
 ہم میر کر لیں گے۔ انہوں نے کہا: یہ عجیب ہے۔ اپنا قمار نہیں۔ غلام
 ہے۔ غلام زور خور، حرام اسے جان۔ غلام ہیں تو۔ اسے میں مراء
 نہیں ایک میز کا وظیفہ بتائی دے وہ۔ اور وہ حرام خزانے لگے۔

امیر المومنین! ایک دست عرض کروں۔ کیا آپ مجھے ضمانت دیتے ہیں؟

کہ آپ ایک میز تک زندہ رہیں گے۔ جو آپ مسلمانوں کا مال بننے پاتے ہیں؟ اگر آپ
 ایک میز کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ کہ میں میز زندہ رہوں گا۔ تو آپ بیت المال سے مجھ
 سے لے لیں۔ اور اگر ضمانت نہیں دے سکتے تو آپ کی نردن قوم کے کون بجزی جائے
 کی۔ حضرت مری پیچ لگی نہیں۔ نہیں۔

کم من مظل۔ بوما لا یکملہ کیم من مستقل لغد لا یدرکہ
 حضور ﷺ فرمادے ہیں۔

مومن کی موت کا منظر

وہ اس کے عدالت میں ایک مسکن قید ڈالادیاں۔ اسے یہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا اور
 قسری رات ہے، ان نورہ کے عدالت میں چلے ہوئے اور ان کے ساتھ تو کھوس رہی تھی جو بچہ
 تھے۔ یہ نوہی بھی لے گئے تھے۔ یہ وہاں سے بھاگ کر آ رہے تھے تو پیچھے سے کھولوں
 کے ٹاپوں کی آواز آتی۔ کچھ لٹے اس میں تو پڑ گیا ہوں پیچھے سے کھلانے
 والے پیچھے ہو رہا ہے، ایک نے تو زور دیا حبیب اسے یہ میرا نام کیسے بولتا
 ہے؟ حبیب کر رہا ہے تو دیکھو وہ ساتھی جو قتل ہوئے تھے کھولے پر حوالہ نظر
 آئے۔ حبیب نے کہا کہ ابس قد فلتنا اسے تو توبہ لے قتل ہو گئے
 تھے فرمایا ہوں تمہیں خبر ہے کیا ہو کہ عربان میں لہریا کا انتقال ہو چکا
 ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں شہداء سے کہہ دیا کہ ان کا جان زور پا چکا کہ ہم سب
 بال جاد ہے میں تمہارے ساتھ ہے یہ وہاں سے کہتے ہیں ہاں تو اس
 نے کہا تالوئی ہاتھ پکڑنا میرا کھو گیا وار دھکی اور کچھ
 پیچھے گھوڑے پر بٹھایا اس کا موز پندرہ سو پر دوک حشمتی حلقہ اس نے
 مجھے زور سے کھلی دینی اور میں اس کے کہا تو گھر کے دروازے کے سامنے پڑا
 تھا دم سے حرق یہ اشتہار ہو رہا ہے۔

نفتنزل عليهم الملائكة ان لا يخافوا ولا تحزنوا واشيروا بالجنة التي كنتم
تمعدون نحن اوليا، كنتم في الحيوان الدنيا وفي الاحرة ولكم فيها ما تشتهون انفسكم
ولكم فيها ما تدعون بولا من عذرة ورحمة

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچی ہوئی ہے فرماتے ”اے میرے“ حضرت کا
 سبب اصرار ہونے کا تو نے مجھے دیا جو انسان
 ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے

تلك الدار، لا حرفة نجدها للذين لا يريدون علواً في الأرض ولا فساداً.

”یہ جو جنت کا نام ہے مجھے ملایا جاوے ان بندوں نے نئے حورِ نیلیں برائی
 فیکس ہے فیکس ہے“

ج: الیٰیہ ہے کہ

یہیں اچھا رہا ہے۔ فریج آتے ہیں۔ حضرت مہر اکیلات سے اور پھر فرماتے آتے ہیں اور فرماتے یاں دہاتے ہیں۔ اور فریج ہاتھ دہاتے ہیں۔ حضرت مہر اکیلات کو بھیج رہے ہیں۔

يا ابنها الميراث الممجدة كانت في الحبيب الحبيب

اگر مہربان ہوئے ہم مہربان نہ بنے اور تھی

[illegible]

وامٹری بیجج وزیراعظم ملک محمد حسان

اب آپ غریب ہو جاؤ نہایت آپ کے لئے چاہئے اب آپ پر

رہنمائی: + دیگا ہے اور اسے اپنے کاموں اور ذمہ داریوں سے

بھنگی کو کیا خبر کہ خوشبو کیا ہے؟

ایک ایسی جگہ کی جگہ ہے جو آواز ختم ہونے کے بعد بھی

بہار ہے کتنے ہوئے آپ: انہوں نے کبر بھلی ہے ہوئی جو یہ ہے انہی: ان کی جڑوں کا

کون کا ایک کامیابی : کوئی خاص دوا : تیس جھٹی مارا : اس نے اٹھیں ، تو
 کوئی نہ دلی : اس نے آہ مارا : اس کے بعد وہ قہقہے یا ہنسی : وہ غور سے
 کندھا : اس نے ایک یا دو گلی تو ، دوا جو صبر سے لیں ۔

دنیا کا برتن چھوہ ہے یہاں لذتیں کہاں ہیں؟

یہ ناکہ دھڑکتے ہوئے پانی کے کنارے پرانی رات گھانا ہونے لگی ہے۔ اب وہاں کسی بھی ناقص

—میں نے اس کی بات کو سمجھا۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے لیے ایک نیا راستہ تلاش کرے گا۔

میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔

میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔"

ساری رات روتے روتے گزر گئی

میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔"

میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔"

آپ اور قلم امت

میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔ میرت نے کہا: "میرت کی بات پر وہ سب نے ہنس دیا۔"

آپ نے یہ باتیں میں سنا سن کر پہلے اس نے میرے وارے میں کہا کہ میں نہایت
 مومن ہوں تو ان غرضوں کو کیا ہی کیا ہے تجھے میری رحمت میں کیا ملے؟ تو کہنے
 لگے، گھبرا کر کہہ رہے ہیں کہ میں نے تو ہی مجھے ہزار سال میں لایا ہے، لیکن آپ کے فضل اللہ نے میری
 تحریف آپ نے قرآن میں لکھی ہے، اب مجھے بھی ایسی باتیں سنیں کہ اس شخص نے مجھے بڑے چاہنے والے
 رحمت ہے لیکن تک پہنچا ہے، ہوسدہ، شمشکی پر ہیں، پھر تھوڑے ہی محروم ہیں

منبر نبویؐ کا آپؐ کی جدائی میں رونا

آپؐ ہمیشہ بعد کا فطرت دیتے ہوئے اپنے ارادت کے نشان زیب بگاڑتے تھے
 پھر ان کی روایتی کی وجہ سے انہوں نے آپؐ اس سے کہیں نظر نہیں آتے لہذا آپؐ منبر
 پر نہیں جا کر آپؐ جندی سے کھڑے نہیں
 سے گزارے اور پھر ان کی کوئی بڑی چیز نہ رہا تو انھوں نے آپؐ کے بچے سے لے کر لڑکی کو ساری
 مسجد کو غلطی

حنا حبیب لاجپور

روایا جاتا ہے کہ وہ اتنی فتنی ہے تو آپؐ نے اس کو چھپے مزار پر رکھ کر دو چٹکیوں سے ملے رہا
 تو آپؐ نے اپنے اترے اور اس کو میرے ہاتھ سے لینے سے گام ادا کیا کہ تو میرے ساتھ
 ایک سارا رونا میں تھکے ہیں وہ ہوتا ہوں اور اس کے علاوہ میں نہایت میں چھپا ہوا ہے کہ
 ارادت ہو تا ہوں کیا تو اس پر راضی ہے؟ پھر وہ مجھ کو کاچپ ہوا۔ پھر آپؐ نے
 لڑو اور اس کی اہمیت اس کے قبضہ میں پھری جا رہی ہے اگر میں اسے لینے سے نہ
 کا تا تو یہ مت تک میری بددیہی پر ہوتا ہے جس کی جدائی پر بے جان رحمت رہے
 مرنے خود میں کے ہوں کہہ رہا ہوں

پہ۔ بھارت

حضرت محمدؐ کی بیٹے کی لڑائی لڑنا اور یہ نہیں کہہ سکتے تو آقاؐ کو لڑنا سے

بچی کا سمدھانتی نہ ہوا کرتی تھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں تو اتنی بھی
 رسول نہیں کہ میں چروچھنے کے پانچ انگوٹوں اور انگوٹوں میں سے گھر میں آتا ہے تو پتہ کرنے کی پیر
 کوئی نہیں۔

یہ امر حیدر کا دماغ ہے۔ منہ پر ایک پردہ ڈالنا ہے۔ یہ منہ پر بھی پتہ ڈالنا ہوا
 ہے۔ اور وہ جہاں کے مردوں بچی نے گھر میں اتنا بھی نہیں کہ وہ سر پیچا ہے۔ آپ نے
 اپنے کندھے سے چار انگوٹوں کا اندازہ لگایا۔ کبھی اس سے پردہ کر دیا۔ ان کی پانچ سے پتہ لے
 کر دیکھا۔ اندر سے سوچنے کو بھی لے کر۔ بچی کا ہوا۔

کب یہ رسول اللہ ﷺ! پہلے ہو کر تھی تو روٹی نہ تھی۔ اب یہ وہی ہے کہ
 کوئی نہیں ہے اور اس نے نہیں۔ اس سے سہرا بچی کسی مہ نے بھی نہیں۔ اس سے مقدس
 بچی زمین آسمان کے دو بھی نہیں۔ درمیان سے مقدس باپ کہاں سے کوئی لے لے گا اور کہاں لے لے گا
 لے گا اور کہاں لے گا؟

باپ بچی کا رونا

مقدس ترین باپ مقدس بچی کے بچے تک کر رہے ہیں۔ اللہ کا بچی بھی وہ
 دنیا کے بچے پھر کر کے۔ اللہ کے بچے کو نہ مانا۔ بچی کے آسمان سے
 کھدوایا۔ کھدوایا۔ ان کو وہ۔ ان کو باپ بچی مل کر رہے ہیں اور آپ کب رہے
 ہیں۔ بچی کو نہ کر۔ رات کا یہ عجیبی سا لمحہ سا وقت جس شلٹہ اسام
 دوا ہے۔ تین ان گرا پتے ہیں۔ میرے باپ نے وہی کا ایک لڑکا بھی نہیں کھو

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت جانشین علیہ السلام کی عمر بڑھ گئی۔ اس نے دیکھا کہ بچی رہتی ہے
 ہے۔ بچی کی۔ عمر بڑھ گئی ہے۔ بچی کی بچی کی۔ بچی کی بچی کی۔ بچی کی بچی کی۔
 بچی کی بچی کی۔ بچی کی بچی کی۔ بچی کی بچی کی۔ بچی کی بچی کی۔

رضائی کہہ، عائشہ! یہ کہاں سے آئی؟

کہہ، یا رسول اللہ ﷺ! انصاری عورت آئی تھی۔ اس نے آپ کی پرانی رضائی دیکھی تو اس نے کہا، میں نے سمجھتی ہوں۔ یہ اس نے کتنی ہے۔ آپ نے فرمایا، عائشہ! میں اس سے بہت زیادہ لے سکتا ہوں اپنے اللہ سے۔ پھر یہ اس کو واپس کر دو۔ یہ رضائی اور محمد ایک چھت میں نہیں ملے ہوئے۔ وہ بڑی بڑی تھیں۔ کتنے نکلیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ بڑی لمبی لمبی ہے مجھے۔ میں نہیں دائیں کروں گی۔ آپ نے کہا، عائشہ! یہ بہت مجھے اور اس رضائی کو کتنے نہیں دیتے گی۔ مجھے یہاں غما ہے تو رضائی نوہ پڑو۔ میں اس سے زیادہ اللہ سے لے سکتا ہوں لیکن میں نے غمراہی۔ وہی پرانی رضائی لی اور وہی رضائی واپس کر دی۔

کائنات کا نبی اور ناٹ کی چادر

حضرت طلحہؓ کے گھر میں ناٹ تھا، اس کو رات کو دھرا کر دیتیں صبح چھٹا دیتیں۔ ایک رات چادر بھاگادی۔ دویرے کے بجائے چار نہیں لڑوایں۔ آپ نے صبح فرمایا، طلحہ میرا ستر کیوں بول رہا؟ کہہ، نبی پر لاؤ نہیں دیتی تے۔ میں نے پاؤں جھکا کر دیں۔ کہا، آگاہ! کہہ، زرارہ جو پائے گا کہہ، اٹھو۔ سے وہ یہی کرادو۔ آج رات مجھے اٹھنے میں تکلیف ہوئی۔ اس کی زرارہ نے مجھے اٹھنے سے روکے۔ کہہ، میں اللہ سے بات کرتا ہوں۔ میرا ستر ایسی ہی ہمارے پہلے تھا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت..... سو برس تک مسلا دیا

حضرت عزیز کا بیت المقدس پر نذر ہوا۔ جسے تخت نصر نے توڑ دیا تھا۔ غم ہو چکا تھا۔ کہنے لگے

انی یحییٰ ھذہ اللہ بعد موتھا

”یا اللہ! یہ بھی زندہ ہوں گے؟“

سب سے پہلے تھے شیر کو آگ لگا دی اور سارا کچھ برباد کر دیا۔ انہوں نے کہا،
 یا اللہ! یہ کیسے ہو گا؟ طاعانہ اللہ طاعانہ عام غریب جا رہے ہیں گدھے پر سوار
 تبا خانا بنا ہوا ہے

اللہ پاک نے آراء و فکر نے کاغذ خالی کیا درخت کے پتے گدھے کو ہاتھ مارا
 کھانے کو ساتھ رکھا۔ لینے تو اللہ تعالیٰ نے جان کو نکال لیا۔ سو برس تک موت دے
 دی قسم بے حد۔ پھر کھڑا کیا سو برس کے بعد کم لبت لبت بناؤ کتنا ظہیر ہے
 ہو؟ یومنا یا اللہ ایک دن پھر سو رنج کو دیکھا نہ ملے والا تھا۔۔۔۔۔ کبھا
 نہیں بعض یوم۔ آدمیان قابل مل لبت طاعانہ عام نہیں
 ایک سو برس تو یہاں سویا ہے سو یا نہیں بلکہ مرا ہے

فانظر الی طعمک وشرابک لم یسنہ اپنے کھانے کو دیکھو پانی
 کو دیکھو کھانا گرم ہے پانی ٹھنڈا ہے۔ سو برس ہو گئے کھانے کو کوئی چیز خراب
 نہیں کر سکی اللہ تعالیٰ کا امر ہے فریق کے بغیر ہدف کے بغیر پانی ٹھنڈا
 ہے اور ساری دنیا کے اسباب سو برس سے چل رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا امسراں کھانا کوڑھٹکے
 ہوئے ہے

میرے بھائیو!

سو برس میں کھانا خراب نہیں ہوا۔۔۔ اور گدھے کو دیکھو اس کی بڑیاں
 دیکھو اس کا کچھ بھی نہیں بچا۔ گدھا جو نکلے والی چیز ہے وہ اسی دن چکا ہے اور کھانا
 جو خراب ہوئے والی چیز ہے وہ موجود نہ ہوا ہے اللہ نے کہا، اب دیکھو کھف فشر
 ہاشم نکو وھا لجمہ اب دیکھو میں سے کیسے زندہ کرنا ہوں اب ہو گدھے پر امر
 ”توبہ ہوا بڑیاں زمین سے اگنی بلی گئیں اور کھڑی ہو کے اچھا بچا بننا چلا گیا اور اس میں گوشت آتا
 چلا گیا اور چاروں طرف سے جو کھال کے ذرات زمین میں ختم ہو چکے تھے۔ وہ اڑاڑ کداس کے
 جسم پر لگے شراب ہو گئے ایک آن کی آن میں لڑنے کے سامنے سارا نقشہ آئینہ گدھا بنا

کہی رتو ٹٹے پادھتی راہو، دیکھ سرتے نہ لئے تیر ہو ہوا
دلفر ہو گی تہہ جی جان ہو

اور ہے جی رہتا ہے تو سرا جے کا اور اگر غلے تو پچھڑوے تو نہیں میں
نہیں تو نہ سب کوئی نہ میں کا ایک رات کی مہلت داتا ہوں اور
خود میں پوچھا بیچھے یہ سارے نور ہاں آئے ہوتے انہوں نے آپ بھلی دی جی نہ
سب سے شہر ادنی ہے نہ جان شہر وہلی ہے نہ میں نہ وہ پھر ضروری ہیں نہ
نہیں بیچھے نہ ان کا پچھڑا سب سے راہ و ضروری ہے۔

احباب کہف کی حفاظت

انہاں وہاں لگے خاڑیا اندھوئی نے سروا پے تہ توئی اپنی قدرت
تو کھانا فرما ہے ایک سال داسالی جس مانی میں ہوتے انہیں سو برس کھس
ہوئے تے ولفسوس کھسہ شلت حانہ میں تیں حوریں غلے تے ہے

مٹی زیادہ سے زیادہ تو تھکتے ہوتے ان تھکتے ہوتے ہے ہوتی ہے تو
پڑیں تھکتے ہوتے ان تھکتے ہوتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے
کی تھکتے ہوتے ہوتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے
تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے
تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے
تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے
تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے
تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

وہ تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

تیں سو برس تک بیٹا بن گئی تیا "تس نے بیٹا بن کر اکا"
 تیں سو برس تک دست نہیں ہوئی کون ہے روئے واکا
 تیں سو برس میں ٹھوٹے نہیں تھی "تس نے ٹھوٹے کوٹ دیا؟"
 تیں سو برس میں مٹے ہوئے تھے نہیں "تس نے ان کی توبہ مٹے واکا"
 تیں سو برس میں پامپاں، انکس ہوئیں "تس نے در کو بنا دیا"
 تیں سو برس میں کوئی نیا "تس نے انکس کاٹ لیا"
 "تس نے انکس کاٹ لیا"

تیں سو برس میں کوئی تیر چیتا انکس کھائے نہیں تیا
 کوان کی قدر مٹے انکس پیچھے اٹھا دیا"

تیں سو برس میں زمین نے نہ کوئیں کھایا زمین کھاجانی ہے
 زمین ٹٹلی جاتی ہے "زبان زبانی کو زمین مٹی جا رہی ہے"

زمین پر اترا، تم نے کھا نہیں ہوا پر اترا "تم نے ان کو بگاڑا"
 سو برس کو عظم ہوا، اس سوچ تجری کر نہیں "میں نے بدوہ پر برا راستہ نہیں چرانی"
 چائیں "نفسو صہم" "اپ سو رہتے ہیں ہے تو انہ پاکہ کا امرا تاپے" "جو سو رہتے تیا
 انراں کو ان سے بٹاتا ہے"

تیں سو برس کے بعد پھر ان کو اٹھایا "نسلت حاتمہ حسین" "تیں سو برس سو رہے"
 ہیں "پھر اٹھایا" "قائل قائل" "ایک ایک ہوا" "کیم لٹا" "ورنہ"
 "مرحوم" "ایک ایک ہوا" "ہوگا" "ایک ایک ہوا" "اور معص"
 "مرحوم" "تیں سو برس کے بعد" "پھر اٹھایا" "نسلت حاتمہ حسین" "تیں سو برس سو رہے"
 "مرحوم" "تیں سو برس کے بعد" "پھر اٹھایا" "نسلت حاتمہ حسین" "تیں سو برس سو رہے"
 "مرحوم" "تیں سو برس کے بعد" "پھر اٹھایا" "نسلت حاتمہ حسین" "تیں سو برس سو رہے"

تیں سو برس کے بعد پھر ان کو اٹھایا "نسلت حاتمہ حسین" "تیں سو برس سو رہے"

اندروں ہے ہیں تو ہمیں تو رہی ہیں کسی کو نظر نہیں آ رہا اللہ پاک نے اندھا کر دیا

تین سو برس کے بعد انبیاء کثرتاً عرصہ سوئے؟ ابھی آدم و حوا سنے ہیں اچھا بھائی اب بھوک لگی ہے اللہ اکبر تین سو برس میں تو بھوک نہیں لگی اب اتنے ہی بھوک لگی بھائی کوئی بھوک کا انتظام کرو انہوں نے کہا بھائی ایسا کرو جانا اور دلہن لطف نری سے بات کرنا ولا یشعرون حکم احدا کسی کو یہ نہ چلے کہیں ہم نکالے گئے تو اسے ہائیں گے انہیں خبر ہی نہیں کہ باہر تین سو برس گزار چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ

مرد و عورت میں تو بچہ ہوتا ہے ساری دنیا دیکھتی ہے سارا جہاں دیکھتا ہے لہذا اگر کوئی شادی کے بعد دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے نثاری سے پہلے بھی کسی نے دعا کی؟ اور پھر مذکی تک بندہ مریم ایک کونے میں ہوئی نہانے لگی تو فرشتہ انسانی شکل میں سامنے آیا وہ قرآنی انسی اعود بالروح من منک ان کنت نقبا اللہ سے پوچھا لگتی ہوں کون ہے؟ کہنا نہیں داروینک مرد نہیں ہوں

امعا انا رسول ربک فرشتہ ہوں کیوں آئے ہو؟

لا ھب لک علما ذکھا اللہ تمہیں جتنا دینا چاہتا ہے

وہ کہنے لگیں تو جواب انہی یہ کہن لے علما مجھے جینا؟

لہم یحییٰ بنو میری تو شادی نہیں ہوئی ولم اک بعدا

میں کوئی بڑا رکھتی ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور حرامت آئے یا طلال سے آئے تو دونوں کام نہیں ہیں۔

حال کذا لک قال ربک ہو علیٰ ہین اے مریم! تیوا بت کہہ رہا ہے کوئی مسئلہ

نہیں، ابھی ہوئے گا ۔ فسخا فیہا من روحنا .. جبرائیل نے پھونک ماری
اور پھونک چلی اور حمل اس کو دینے لگا تو کسی کو جواب دیش کہ میری بے
کسی ہے ۔ لہذا دوسری قدرت پھونک سے حمل اور ساتھ ہی تو مینے کے سر طے نو چل میں
طے کر اگے دروازہ کھلا ۔ فأجاءھا المعطاض الی حدع الفخلة اور دروازہ نے
ہلکا ہوا اور ایک گھوڑے نیچے جا کے چرے لے لیا

اور اب سر پہ ہاتھ رکھا ۔ یلینتی من قبل هذا .. اے میں میری
وکت بسا بسا .. اے میرا نیاں آگے لوگ بھول جاتے
میں کس سے حساب شکر کو چاؤں؟
جبرائیل علیہ السلام پھرائے لا تعزنی قد جعل ذنک تحتک

سورہ

غم نہ کر چشم مل گیا ہے کسلی و افسری کھائی
و فوری عیا .. اہمیں ناکھارے کو شہر لے جا .. انہوں نے کہا میں کیسے لے جاؤں؟ کیا
درابہاں؟

کہا تم جواب دے۔ انسی سنوت فطر حمن صوما فلی اکنم الیوم
انسیا میرا روزہ ہے میں نے بات نہیں کر لی۔

نئی اسرائل روزے میں بھی بات نہیں کر سکتے تھے ۔ ہم روزے میں جھوٹ بھی بولیں
تو روزہ نہیں ٹوٹتا ۔ وہ بھی بولیں تو ٹوٹ جاتا ہے ۔ .. اتنی رعایت لے کر بھی اللہ تعالیٰ کی
نافرمانی کرتے ہیں اے اے

حادث بہ قوما نہ تحمله بچہ گو میں لے کر شہر میں آئیں ایک
پکار پکاری بنصریم لفقہ جت شینا فرمایا اے میرے بچہ کیا کیا؟ ۔ یا احن
ہارون اسے ہارون کی بہن عا کلان ابوک امرء سوء .. تیرا پاپ تو ایسا
نہیں تھا وعا کانت امک بعدا .. تیری ماں تو ایسی نہیں تھی ۔ فاندسارت
ابن کی اچھی اس بچے کی طرف تھی پھر یوں کیا اس سے بات کرو ۔ میرا

ورد ہے تو وہ پست ہے کف نکلم من كان في المسجد حسبا ہے توف بانی
 ہے بہانہ کرنے کا بھی حقے طرح کیسے آتا ایک تو کا کیا ایک بہانہ بیانی
 نہ ہے نیسے بات کرے تو ایک بگاڑ شروع ہو گیا اگلے دایسے ہی ہوں یا نہ ہے
 تھے کہ ایک ام بیچ کا خطاب شروع ہوا اظہار اذۃ جنت کے سرے اختیار میں مہر مہیا
 ہرے بیت المقدس میں مہر مہیا۔

پیدائشی بچے کی تقریر

”اسی عبد اللہ بنی الکتاب وجعلنی اب
 وجعلنی صابرا ایسا کہتے اور صبی بالہ صوة
 والبرکۃ ذالمت حیا وراہو اللہ وکم یجعلنی جبارا
 ضعیفا والسلام علی من بعدہ ولعلہ ویوم
 اموت ویوم بعث حیا ذالک عیسیٰ ابن
 مریم

نہیں یہ اس نے تقریر کی تیسری قدرت پچھلے سے اسے نوا
 بچہ پیدائشی تیسری طاقت ظاہر ہوئی کہ یہ اسی سال کے بعد توں پھوٹی بات کرے والا
 بچہ دو دن کی گود میں اسکی تسبیح تقریر کر رہا ہے
 میں اٹھا کاندہ میں توبہ دان
 میں توبہ دان میں برات دان
 میں اس کا غم میرا در میں نہیں ہوں جو داغ
 میں نماز دان میں زکوٰۃ دان
 میں مسرتی دان یہاں آتش کے دن
 میں مسرتی دان سوت کے دن
 اور میں مسرتی دان اقیامت کے دن

یہ تحریر اس بچے سے لکھ دی گئی ہے۔ یہ ساری دنیا کے بچوں پر مخصوص انداز ہے کہ ان کی بات کا اظہار اس طرح ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ

سازش کا ثبوت کے لئے صرف آیہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں یہ بات توحید کی

فرعون کا ہمارا دشمن کو دشمنی میں ہے کو سہمی غایب، نام پیدائشوں

ایک سال بچے کا رخ مڑ گیا۔ ایک سال چھوڑا تھا۔ جس سال چھوڑا تھا اس سال ہزار سال

علیہ السلام پہنچا ہونے اور اُس مائیں تکریم کرتا تھا اس مائیں موسیٰ علیہ السلام پہنچا ہو گئے۔

پھر اگر اللہ تعالیٰ میں چھپ کر ان کو پاک و قدوس کا ٹیکہ دے چلا؟

ار حیدر اے امجدی دورہ پلا میں

لا انا خفي عليه بس انا انا
فانظر في السجود فانه قد قرأ القرآن

وَبِمَعْرِفَتِي دُرِّ الْحَقِّ لَا تَحَافِى وَلَا تُعْرِنِ . إِنْ أَرَادَهُ الْيَكْبُوحَا عُلُوهُ مِنْ

المحور الثاني

نہ دے رہا تھا غم نہ رہتا تیری گود میں رسول بن کر وہیں آئے گا فرعون نے شکرِ رحمت

میں ہے کہ نفسی زلزلہ، جسے دنیا اللہ تعالیٰ کا نظام حرکت میں ہے کہ کر کے دکھانا

—

میری جلیب سے ملازمتی والدہ و ترکھان کے پاس ہمیں

کہہ پڑے گی کہ کوئی جگہ ہے وہ فرعون کے دربار میں آیا کہ مجھے پات لگنی

ہے کہ ایک ایسا پتھر چل رہا ہے جس پر فرعون کے ہاتھ تھکے۔ اللہ پاک نے

نہایت بخیر کردی وہ سچے بہنوئی یا بات ہے؟ وہ ہونا چاہیے تو بول نہ سکے اشد دہلی سے

مجھ نے تو کھنڈر بنایا ، اس نے کینہ ، پاگل بن گئے ہے ، اکابر ، سپہ سالار ، گورو

زبان پھر خلیک ہوئی دو پھر واپس آئے کہ کبھی مجھے ضروری ہوتے قرعوان بتاتی ہے

فرعون نے اعدائے کی اجازت دی

رحم دلی کا کرشمہ

فرعون بنی اسرائیل کے علاوہ اپنی قوم میں رحم دل بھی تھا اور عادل بھی تھا۔

اس لئے اس کو اتنی مہلت مل گئی ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! فرعون تو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا تو آپ نے اس کو اتنی مہلت کیوں دی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنی دہلیا میں دھول بھی تھا اس لئے میں نے اس کو اتنی مہلت دی۔

وہ پھر اندر آگیا۔ کہا کیا بات ہے؟ پھر زبان بند ہو گئی اب وہ سمجھا چاہے تو سمجھا نہ سکے۔ انہوں نے پھر نکال دیا۔ جب باہر نکلا تو پھر زبان ٹھیک ہو گئی۔۔۔۔۔ پھر وہ اندر بھاگا جب تیسری مرتبہ اس کی زبان بند ہو گئی تو فرعون نے کہا اب اگر آئے تو اس کی گردن اڑو دینا تو اس نے سوچا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کرنا چاہتا ہے اس میں انسان بے بس ہے چپ کر کے صندوق بنا کر حوائے کر دیا۔ پھر انہیں دریا میں ڈال دیا گیا

عجائباتِ قدرت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پوچھا یا اللہ! اب یہ صندوق کہاں جائے گا؟ .. فليلقه اليم يدا ساحل دریا کی موج میں کو کھارے پر لگا اے کی یا خذ عذوئی و عذولہ اس کو فرعون اٹھا لے گا یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا سینہ ایک دم وطن گیا کہ یا اللہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جس سے بچنا چاہتے ہیں اسی کے پاس بھیج رہے ہیں۔

کہا لا تخافی اس کی موت کا ڈر نہ کر ولا تحزنی اس کی جدائی کا غم نہ کر۔۔۔ ان شاء اللہ البک اسے تیری گود میں لائیں گا اور اسے رسول بنا کر دکھا دیں گا۔

جب اس بچے کو پتہ کر فرعون کے دربار میں لاپا اتینا تو فرعون نے دیکھتے ہی کہا: **الہ قاتل** یہی میرا قاتل ہے۔ اسے مار دو۔ فرعون نے کہا: **قوت عیسٰی** کسی ولک یہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ اسے مار دے۔ یہ تو ہمارے گھر میں بچے کا کیا ہو جائے گا؟ تو اللہ پاک نے فرعون کے گھر میں موسیٰ علیہ السلام کو ظہور دیا۔ **وحرمتنا علیہ المراضع** جس خزانے سے اسے نقل کرنے کے لئے پیہر خرچ ہوا ہے۔ آدم بھائی اسے روز دھچاؤ (اس نے بڑے ہو کر میرا ہی سر لینا ہے) موسیٰ علیہ السلام کسی کا روز دھتہ نہیں۔ اللہ چٹک نے ساری عورتوں کا روز دھ تھام کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی کو بھیجا تھا جاؤ حالات دیکھ کر بتاؤ۔ جب یہیں نہ دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کسی کا روز دھ نہیں بی رہے تو انہوں نے کہا کہ میں ایک گھر جاتی ہوں اس کا پتہ بتا دوں۔ انہوں نے کہا: ہاں ضرور بتاؤ۔ بیابانی ماں کو بلا کر لائیں۔ اب ماں بچے کو دیکھیں۔ وہ اس کے دل میں محبت کا جوش نہائے اور چہرے پر اثر نہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے۔

یہی میری ماں ہے

شہنشاہ اکبر فرعون کے پیرا ہوا۔ وہ حالی سال کا تھا۔ اس کی ماں کاٹل چلی گئی۔ ا حالی سال بعد وہ کاٹل گیا تو بہت ساری عورتیں بیٹھی تھیں۔ تو اکبر کو پھوڑا گیا۔ کراچی ماں کے پاس جاؤ۔ اس نے سب کے چہروں کو دیکھا اور اپنی ماں کی گود میں جا کر بیٹھ گیا۔ کہاں سے پہچانا؟ اس کے چہرے سے کہ اس کی ماں کے چہرے کے ایک ایک خصل سے محبت چوتی رہی تھی۔ اس نے کہا: یہی میری ماں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی اپنے گھر میں واپسی

جب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ آئیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **ان کماوت لتبدی** یہ تو لا ان و مطلقاً ہی ظاہر تھا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کی بے

قراری چرے پر آجاتی ہوتے اس کے دل کو بند کر دو اور وہی حایہِ نازنی محبت کو بھیج
ہو اور ان کی دلدہا ایسے پھر ہو گئی جیسے پانچ پوتا بیٹے نہیں لیکن سب انہیں دلا دیا یہ تو وہ
پتہ لگ گئے ان کی والدہ دے کیا کہ میں غریب مورت ہوں میں آپ کے پاس نہیں رہ
سکتی میرے اور بھی بچے ہیں میں تو سے کہہ لے ہاؤں کی اور گھر باہر اس
دعا چلاؤں گی یہ نظر بے تو ٹھیک ہے نہیں تو میں جاتی ہوں فرعون
نے کیا ٹھیک ہے اے لے جاؤ اور دعا چلاؤ اور دعا چلاؤ کہ ہمارے پاس جموں
ہا اب بس لڑائے سے پیسے خرچ نہ کر کے بچے لڑنے جا رہے ہیں اسی خزانے سے
موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہو رہی ہے

آگ کا ڈھیر جلا نہ سکا مگر کیوں؟

میرے بھائیو!

اس کائنات میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے یہاں وہ ہر جگہ ہے نہ تعوی چاہتا
تہ سادگی کی ساری نہ دانی طاقت استغاثی ہوئی کہ براجمعیہ اسلام کو آگ میں جلاؤ
وہ اسے اٹل دھوکے میں رکھتی ہوئی : میرا کیا کیا اور ایسی آگ لگی کہ آپ سے لے
والے پرندے بھی اس میں جا کر گھر کے راکھ ہو جائیں اب براجمعیہ اسلام کو چھیننے کا وقت
آگ آگ کے قریب ہائے کا کون؟ راستہ ہی کوئی نہیں براجمعیہ اسلام سے کہنے
تھے تو خود چھا جاؤ کہنے لگے میں کیوں ہاؤں؟ تم نے جانا ہے چھینو مجھے
اب پھٹنے کا طریقہ کوئی نہیں کہیں قریب جائیں تو خود جیتے ہیں شیطاں نے ایب بھیج دیا
کہ دیا تھیل کی طرح اس میں تار کے پھیکا کپڑے اتارے رہتوں سے
باندھا

دب ہوا میں نہ سے تو ہر اہل حید اسلام راہیں طرف آگئے تو پانی چاڑھتے ہاؤں طرف
گیا درمیان میں براجمعیہ اسلام اور ہر جہر و نکل علیہ السلام اور پانی کا
فرشتہ اور براجمعیہ اسلام کی موش میں

میں اتنا کہہ رہے ہیں۔ حسنی اللہ وسعہ المؤمنین میں سے آئے ہوں
 تو میں میں رہے اور دھرم پانی کا ٹہرتا اس اتھار میں ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ فرمے گا، پانی ڈالو
 آگ بجھو۔ جبرائیل میرے سامنے اس اتھار میں ہیں کہ یہ مجھ سے کچھ کہیں تو میں آگے
 گروس تو جب دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام دلتے نہیں ہیں تو یہ قرار دیا
 مجھے کہ یہ آگ میں جاے گا تو جھل جائے گا جبرائیل میرے سامنے بھی تو یہی
 چاہتے ہیں کہ آگ جوتی ہے، کہنے لگے ابراہیم علیہ السلام آپ کو یہی ضرورت نہیں؟
 تو فرمایا عذاب اللہ کا فلا ضرورت ہے پر مجھے حیرتی کوئی ضرورت نہیں عذاب اللہ
 لکھ دے گا ہے شک اللہ کا ضرورت ہی ہوں پر حق تعالیٰ کوئی نہیں ہوں شک
 میں ہوا ہے ہیں

جب جبرائیل علیہ السلام سے بھی نظر پڑی تو پانی کھلے آگے بھی نظر پڑی
 تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ وہ نظر دے اور کھولے سرور و سلاما علیہ السلام
 آگ! عفتی ہو چو سورتی کے ساتھ میرے ذرا نظر پر تو اللہ بھی بڑا بڑا یہ غلط فرمایا، اس
 سے غلطوں کو گود بٹا دیا۔

انھوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گود میں لیا جیسے من پہ کو چڑھائی یا عالی
 ہے ایسے آرام سے انکاروں پہ چھو دیا۔ آگ کو مختلف بلاد یا یہاں تک کہ
 براہیم علیہ السلام کا باپ اور بوجھانی دشمن اور قتل کے درپے تھا جب کہ ان نظر پڑی تو اس کی
 زبان سے بھی یہ مانتا نکلا۔ سبحان ربک یا ابراہیم علیہ السلام یہ نظر آج سے
 رہے کہ ان کہنے کی بجائے توبہ و توبہ ہے کائنات میں تو بھی شکر ہے، تو بھی صورت
 ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لپٹے میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے
 ہاتھ ہے اللہ تعالیٰ کی چوہت سے اسٹھوں ہوئی ہے اس جہان میں بعد اللہ تعالیٰ کا حق
 چلے ہے جو زمین کو کہے گا وہ کرے گی جو آسمانوں کو کہے گا وہ کریں
 گے جو ہواؤں کو کہے گا وہ کریں گی جو پانیوں کو کہے گا وہی ہو
 گا ساری کائنات میں آخری بعد اللہ تعالیٰ کا ہے

لنگڑے پھھر کا کارنامہ

نزد کے قادیان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غلے کی دھن دنی اللہ تعالیٰ نے تنخواہ پھرت چنا کر تھکا کر میں ہوں اصل کرتے ۱۱۱۱ پھروں سے نزد
 سے شکر کو برپا کر دیا نزد کے لنگڑوں پر پھروں نے تھکا کر پھروں نے کات کات
 سے نزد کے پھر کو برپا کر دیا نزد کے لنگڑوں پر پھروں نے تھکا کر پھروں نے کات کات
 میں نے پھروں کو تو پھروں سے برپا کر دیا اور سب چاک ہوئے اسے میں ایک لنگڑا پھر بھرتا
 ہوا کرے میں آیا اور میں سر پر تھکا کرے میں آیا ایسے پھرتو
 ایسے ہنسوں نے برپا کر دیا اور ہی آ کے دس کی تاک میں تھکا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دھن میں
 پھرتو اور اس کے سر پر ہوتے پڑتے ہیں اور ہوتے پڑتے پڑتے پھرتو کے سر
 کیا اور اللہ تعالیٰ نے تھکا کر دیا غلے کی دھن کو تھکا دیا
 اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان کو اپنے امر اور اپنی طاقت کے ساتھ ایک ایک احکام دے کر پھرتو
 دیا اللہ تعالیٰ نے تھکا کر دیا اللہ تعالیٰ کو پکار تے ہی نہیں لیکن جب عاجز ہو جاتے
 ہیں پھر کہتے ہیں اب تو اللہ تعالیٰ ہی کرے گا اچھا پہلے کون کر رہا تھا اب تو اللہ
 تعالیٰ ہی شفا دے گا کیا پہلے تو شفا دے رہا تھا

دوا میں شفاء نہیں مگر

موسیٰ علیہ السلام کے بیت میں درد ہوا کہنے لگے یا اللہ! پیٹ میں درد ہے اللہ
 تعالیٰ نے کہا ہر بھان کے پتے قابل کر لے دو بھان ایک چھوٹا سا پودا ہوا ہے انہوں
 نے اس کو کھڑکڑا کر پیٹ پر تھکا کر دیا پھر کھڑکڑوں کے بعد دوبارہ پیٹ میں درد
 آیا اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا خود ہی ہا کر کھڑکڑا کر پیٹ پر لیا تو درد تیز ہو گیا
 ایک دہرہ اللہ! یہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کیا سمجھا تھا اس میں شفاء
 ہے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا مجھ سے کیوں نہیں پوچھا؟ اذا عرضت فہو

بشفین تیرا زب شانی ہے اور جان نہیں .. تیرا زب شانی ہے۔

میر اللہ گواہ ہے

آپ ﷺ نے نبی اسرائیل کے ایک آدمی کا واقعہ بتایا .. کہ نبی اسرائیل میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ مجھے نقد رقم چاہیے اور میں پردہ کی ہوں میرا گھر دیا کے پاس ہستی میں واقع ہے دوسرے آدمی نے کہا کہ اس پر گواہ کون ہو گا قرض خواہ نے کہلو کسفی باللہ شہیدا اللہ میرا گواہ ہے۔ پھر دوسرے نے کہا .. پھر آپ کا فیصلہ کون ہے؟ جواب دیا کہ .. وکسفی باللہ وکھلا اس نے کہا کہتے چاہئیں قرض خواہ نے کہا کہ میں سو .. اس کو دے دیا اور تاریخ واپسی کے لئے مقرر ہوئی۔ جب وہ قرض واپس کرنے کے لئے آئے تو دریا میں زبردست غلپانی چل رہی تھی کشتیاں کھڑی ہوئی ہیں تو یہ آدمی سر پہن کر دریا کے کنارے بیٹھ کر فریاد کرنے لگا کہ یا اللہ! میں نے آپ کو گواہ بتایا تھا اور وکیل بتایا تھا۔

اب مقررہ وقت پر پہنچ گیا .. تو تیری گواہی جھوٹ ثابت ہو گئی جتنا مجھ سے ہو گا میں نے کر دیا آگے کام تو کرو گا ایک بڑا منگلا کھڑی کا چڑا ہوا تھا اس کو اندر سے کھودا اور پیسے کی جھلی اس میں ڈالی اور ساتھ اس میں پرچہ لکھ کر ڈالا

کہ دریا میں غلپانی کی وجہ سے میں آؤں گا اس کھڑی میں ڈال .. یا ہوں اور جس کا فیصلہ اور گواہ بتایا تھا .. اس کو کہہ دوں کہ وہیں کو تو شک پہنچا دیں .. اور کھڑی کو دریا میں ڈال کر خود مگر چلا گیا۔

دوسری طرف وہیں کشتی کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے .. جب کوئی کشتی نہیں آتی تو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بتایا، جھوٹا اور دوسرا خلاف نکلا .. جب واپس آئے تو وہ کھڑی نظر آئی .. تو کہا چلو مگر کے لئے ایچ من تو ہاتھ آگیا .. وہ کھڑی دریا کی موجوں کو چیرتی ہوئی اس کے پاس دریا کے کنارے کھڑی ہو گئی تھی پھر اٹھنے لگا ..

۱۰۰۰ کفار اور ۳۱۳ صحابہؓ کا معرکہ
اور پھر بھی اٹھ کر پڑھی اور اس سے بڑا بھی میں نے
۶۰

کدیم سے ساتھ چلا تھا ہوا تھا اور میں نے اس طرح کر دیا تھا۔ آپ اوروں
قرآن پڑھتے تھے اور اس نے میں سے کہہ دیا تھا میں نے کہنے والوں کو دیکھا اور ان کے
دور قرآن پڑھنے کی عادت میں بھی پڑھا دیا
میرے دوست!

ہماری پابندی، ان کا کام نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا بھی ایسا حفاظت کرے
اب نہ بھائی میں کام کے لئے کون کون تیار ہے؟ دعاء نہیں ہمیں اللہ
چاہئے۔ اب لڑائیں۔ کون کون چار مہینے اور چار کے لئے لڑتا ہے۔

1000 کفار اور 313 صحابہؓ کا معرکہ

سب سے پہلا معرکہ اس میں حق و باطل کھلائے۔ وہ یہ ہے۔
سرمہ کا ایک بنیادی مسئلہ یہ ہے۔ مسئلہ میں جوں سے اسلام کی تاریخی
یہ طرف پوری میں کون کون کھڑی ہوئی ہے
باز آدی ہیں جن میں تین سو گھوڑا سوار ہیں۔
سات سو گھوڑا اگلے ہیں۔
وہی لڑ رہے ہیں
دعوت میں سیر و تبلیغ کی کتب ہیں
یہ تین سو گھوڑا تبلیغ کی کے لئے ہیں۔ قرآنی کے لئے آدی سوار ہیں
تین سو گھوڑا ہیں۔ سات سو گھوڑا آدی گھوڑا ہیں
سات سو گھوڑا اور آدی گھوڑا۔ کہ معجزہ ہے؟
تین سو گھوڑا سوار اور آدی گھوڑا سوار کیا مقابلہ ہے؟

شیطان کے دوسے دوسے

نور اشعادت ہوئی قدم پر مجھے

اور اللہ تعالیٰ نے روضہ کو مطہر کر دیا

پھر یہ عجیب و غریب آئی؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنے کام پر لے لیا

تو بیٹھ لیکن لڑتے نہیں تھے جگہ پر میں فرشتے لائے ہیں آگے یہ پہلی جنگ تھی جس

میں فرشتوں نے آگے لڑائی کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا:

ماضروا فوق الاعناق واضربوا عنہم کل ینان

ان کی گردنیں کاٹنا اور ان کے ہاتھ کاٹنا۔

تو کہیں نہیں سو تیرے دور کہیں ایک بڑا جب لنگر آئے ہاتھ بولے مجھے تو ایک ہوا

پہلی ایک زور سے ہوا آئی حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: یہ ہوا کیسی ہے؟

آپؐ نے کہا: جبرائیلؑ آگئے فرشتوں کے ساتھ۔

پھر ایک دوسری ہوا آئی حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہوا کیسی

ہے؟ آپؐ نے کہا: ہر اقل آگئے فرشتوں کے ساتھ

پھر ایک دوسری ہوا آئی پھر حضرت علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہے؟

آپؐ نے کہا: یہ ایک آگئے فرشتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سنوں میں پائے پٹ

کھانے کا اللہ تعالیٰ کی مدد کو ساتھ لئے خیر کامیابی مانگن ہے؟

حضرت سلمان فارسیؓ کا درندوں کے نام خط

حضرت سلمانؓ فارسی کے افسر بن کر آئے۔ بڑے گورہیں کے آئے تو چوہاں

شراب جو تھیں پہلے تو کوشش کرتے رہے کہ ایسے ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ پھر کہنے لگے

اچھا! بھائی کا نہ قلم لاؤ لکھنا ان کے گورہ کی طرف سے جنگ کے دنوں کے ہم آج

رات تمہیں جو بھی چن بھرتا شکوک نظر آئے اسے چر پھاڑ دینا اپنے جھنڈے کے فرمایا شہر کے

دروازوں کو کھلیں گا زے لگاؤ اور راجہ اور نکلت کے ذریعے اوپر اور دھر جنگ کے دنوں کو

قلم : اوھر رابطہ : آپ بے قوت ملی مہر ہی جیہہ خطر خج کے سروں کی طرف اچھاپہ بھائی !
 آج کسی کو جرأت نہیں ہوئی آپ کے اوٹل و کاکر کر کے جوڑا حد سے تھپیہ کام
 نہیں کر سکیں گے اور ان سے ملنا سوں اور یہ معاشوں کی اندھ جھوک و قوتی نرائس مراد
 کر تمہاری قدموں میں ڈال دے گا صرف اندھوں پر ان کے سولہ تھپیہ و
 طریقہ نیکہ لیں تو ان کی بھی ٹریڈنگ چاہتے بغیر ٹریڈنگ کے ایسے کچھ تو جو
 تبلیغ کا کام ہے اس زندگی کی ٹریڈنگ ہے کہ جس میں اور سے سہارے نہ ملے
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ختم کے مانع ہو جائیں

اللہ تعالیٰ کی مدد کا اظہار

حضرت عبداللہ ماضی کا یہ بچپن جو اس میں تو قیرون کا شہر بابا گئی موجود ہے پہلے جنگل ہی کہہ دو گلو میٹر لمبا چوڑا جنگل تھا یہاں چھوٹی سی ہوئی تھی تو کھمبہ میں اٹھ بھاگتی تھی انہوں نے صحابہ کو لے کر ایک بکے پر چڑھ کر غلات کیا کہ جنگل کے باہر دو! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے یہاں رہا اسی جاتی ہے جس دن میں تعالیٰ کر وہ اس کے بعد جو کہیں شے کا ہر سب سے نقل کر دیں گے یہ واقعہ جبرانی ہے انہیں نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے یہاں سے انہیں روٹھ کر نکلتے ہیں کہ حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں تو انہوں میں سے ایک جنگل تھی موجود اور اس واقعہ کو بخیر یاد رکھو! انہیں قبا کی اسلام میں داخل ہو چکے کہ ان کی تو چوہا تو بھی مانتے ہیں ہر شے سے نہیں

آنکھ کا قیر بن گیا مگر چمائی لوٹ آئی

قرآن مجید میں ان کی آیتیں ہیں
اور ان میں سے کئی آیتیں ہیں جو ان کے لیے ہیں
رسول اللہ ﷺ: میری آنکھیں کھلی ہوئی
آپ ﷺ سے رو کر رہیں۔

[illegible][illegible]

تم نے تلوار دیکھی ہے ہاتھ نہیں دیکھا

[illegible]

حضرت علیؑ کا اللہ تعالیٰ پر توکل

حضرت علیؑ اپنی نماز چھوٹے گھر کی طرف نکلتے تو ساتھی پیروں سے کہتے ہیں کہ یہ کیوں پیروں سے کہہ آپؑ تو حضرت سے اس لئے پیروں سے کہہ رہے ہیں کہ فرمایا کہ میں کی وجہ سے پیروں سے کہہ رہے ہوں انوں سے یا آسمان والے سے؟ کہہ آسمان والے سے پیروں سے کہہ رہے ہیں کہ زمین والوں سے پیروں سے کہہ رہے ہیں فرمایا کہ سوچنا آسمان والوں سے کہہ رہے ہیں تو زمین والوں کے پیروں سے کہہ رہے ہیں کہ آسمان والے سے کہہ رہے ہیں تو یہاں میرا قول میرا شخص کرتا ہے یا قرآن کریم کرتا ہے انہی میں سے

آپؑ صحیحیت پر اللہ تعالیٰ کی طرف اور قسم حق میں اللہ تعالیٰ یا نہیں؟
 مسیبت و پریشانی میں یاد نہیں کہ جب سورہ اسحاب نازل ہوتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کوئی کہہ نہ کر کے پاس چلا کوئی کہہ نہ کر کے پاس چلا کوئی کہہ نہ کر کے پاس چلا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا تہ نہ اپنی بھی مخلوق کے پاس یاد نہ تو مجھ سے جو اہل حق کون ہو گا؟

تو اللہ سے کیوں نہیں مانگتا؟

حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت امین کا وکیلہ تحریر تھا دیکھا اور ہر ایک دن آنے میں دیر ہو گئی اور آتی ہوئی تو خیال آیا کہ خط لکھ کر دو دو لاکھ قسم اور دعا مانگا یا پھر ایک در پھونکا یا قلم کا غدر بنائے رکھ کر سامنے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا رخ پائے کہ فرمایا جس سے بچے ہو نہ مخلوق سے نہ جتنے ہو کہنا ان کی آئی تو فرمایا تو میرے اللہ سے کیوں نہیں مانگتا کہہ کہ میں مانگوں فرمایا پہا نکھو اللہ! میرے دل میں یقین میری اور قطع دستانی عمن سواک ماری مخلوق سے میری امید ان کو کات دیں کہ یا اللہ تو ہی ہے میرے دل اور دنیا میں ہوا ہے باقی ماری

تھائی سے میری امید نہ انتہا میں

اللبس ما دعوت عبد حونی وبصبر عنه ععمی ولم یسعی انہ رخصی رتلف
مستلک ولہ بعہر علی نسی مما اعطی احد الاولین والآخرین من الیہم نحصہ
غسی مد یارب العالمین

یاد خدا! میرے اپنی تو خیر ۱۰۰۰ درجہ امن کو میں طاقت سے نہ لے گا اپنی امید اور تصور بھی
میں کافی تم نہ کر سکا۔ میرا سوال ابھی تک اس تک نہ پہنچا کہ میری زبان پر بھی یقین کا دوا نہ لے
کا۔ ۱۰۰۰ کا انچا درجہ ہے یقین کا جو میری زبان پر بھی نہ آیا میرے دائرہ محنت میں نہ آیا۔ ۱۰۰۰ درجہ یا
خدا کے اپنے بندوں میں سے کسی کو دے دے ۱۰۰۰ درجہ مجھے بھی نصیب فرما دے۔ یہاں زیر دست دعا
ہے۔ کتاب دعا نمبر ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۰ درجہ کے بعد ایک ناک کی جانتے ہو۔ وہاں پہنچ کر

بیرے سے بھری ہوئی کشتی

۱۰۰۰ درجہ کے بعد پہلے شرب میں استراحت ہے۔ پھر ایک نالی بھری ہوئی کشتی
میں ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔
یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔
یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔
یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔
یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔
یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔ یہ کشتی بھری ہوئی کشتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بن گئے تو سمندر بھی نہ ڈبوئے گا

حدیث پاک میں آتا ہے کہ میں آدمی کے دل میں رانی کے دانے کے برابر توکل
اور بھروسہ ہو گا۔ تو وہ پانی پر چھوٹا پانی اس کو رستہ دے گا۔ اس کو گڑبگڑ نہیں سٹانے
لو کہ ان لایس ادم حلة الشعر من یقین ان یمنی علی السماء۔ میرے بھائی! اللہ
تعالیٰ سے پناہ تعلق حاصل

دین میں لڑنے آیا اور وہاں جو دیکھو کا کاروبار کھڑا کر کے انتہاء میں سے ابھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے
کلکے کر دوائے ۔ اور چالیس سال میں اس نے پوری اسلامی حکومت کو زمین یوں کر دیا اور غوث
کی مدد پاں بہا دیں

بسم اللہ تعالیٰ سرحدِ محمد زاریا ہے خواہ مخواہ ۔ نہ سنے کا مرہیں بٹا

موت سے زندگی کا سفر

ایک صورت تھی اللہ میں ۔ نہ ہندو نہ ہی نہ جینی تھی اور ابھی بھی زندہ
ہے اس کے تہ میں انیس ہونچا ۔ وہاں ایک بزرگ کے پاس تھی ۔ کہ میں
مری ۔ کہ میں ماری کے لئے ہادی ہوں ۔ آپ میرے لئے دعا کریں ۔ انہوں
نے ان کو ایک چھوٹی سی دعا دی

یا مدد العجائب یا العزیر یا مدد

جو چاہو کرنا

ایک جیسے تک اس صورت سے جو تخلیق چاہا ۔ ایک جیسے کے بعد انہیں پہچانی میں
دیکھ لیا ۔ تو وہ انہوں نے یہ ۔ یہ اور پیش نہیں ہے ۔ ہر پہلے ہمارے پاس لایا
مگیا تھا ۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے ۔ تو ممکن بنادیں کہ صحت بھی اسے سکھ
بے ۔ اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ موت کو زندگی میں بدل دیتا ہے

العظمة لله ۔ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں

حیر چاٹنے والا شیر

ابو بکرؓ مظلوم ہے ۔ مریں جوہوں کو نصرت کی ۔ اس کو فخر چڑھ گیا ۔ تو
اس کے شیر کے سامنے لڑا لایا ۔ ہاتھ دوسرے ہاتھ کے بھونٹ شیر کے سامنے اور سب کو انھیں
نہی ۔ کہ بادشاہوں کے سامنے آتا تھی کرتے والے کا انجام دیکھ جائے ۔ سب اکٹھے ہو
گئے

شیر کو جب چھوڑا وہ آیا جانکڑہ میاں اور پھر پاؤں کی طرف اُکے بیٹھ گیا آپ کے پاؤں چائے لگا جیسے اپنے بچے کو چائے ہے اس جانور اپلی زبان سے بچے کو چھوٹا ہے اظہارِ محبت یہ پیار ہے چاہتا رہا ہے چوت رہا ہے اس پر بھی لرزہ طاری ہو گیا کہ میں تو رہا ہوں گیا

شیر کو باہر نکالا وہ بس ان کو باہر لائے دُک نہ بنے گئے کہ حضرت! شیر آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا تھا وہ کھا بھی تو سکتا تھا تو اس وقت آپ کیا سوچ رہے تھے کہنے لگے میں سوچ رہا تھا کہ شیر میرے پاؤں چاہتا رہا ہے چہ نہیں میرے پاؤں پاک ہیں کہ پاک ہیں تو میں یہ سوچ رہا تھا المعطعة فلفہ اللہ تعالیٰ کی عصمت الٰہی میں اتاری کہ شیر بھی ان کے سامنے بکری ہو گیا اور ہم بکریوں سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنے جیسی جھٹک سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے

جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد

وَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بَعْرُو اَنَّمِ الْاُذَىٰ

جنگِ بدر میں آیتیں اتری ہیں۔ قرآن نے کہا تھا کہ کہاں ہے وہ تو آگئی مدد

آپ بھی باز آجاء ابھی بات ہے اور اگر تم نے دوبارہ حمل کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں حمل کروں گا پھر تمہاری کوئی طاقت تمہیں نفع نہیں دے سکتی میں ایمان والوں کے ساتھ ہوں حضرت خالدؓ نے تراز اگلی عباسؓ زیدؓ عید اللہ عبدالرحمنؓ ضرار بن اذرہؓ کعبؓ ہیں! فرض 60 آدمیوں کو ساتھ لیا اور 60,000ؓ پر جا کر پڑے تو جب کہنے لگا کہ کچا نور ہے جو کہنے لگا ہوش شب ہو۔ کہنے لگے ہوش میں ہوں ایک حمل ہوا دوسرا حمل ہوا تیسرا حمل ہوا تیسرے پر دراز پڑی صف میں نو دس خولیاں طاریں فرماتے ہیں کہ کوئی ان میں جیسے نہیں بنے لی کہتے ہیں اس نے دوسرا 20 مرحلہ گزارنے کے بعد کوئل نرنے کے لئے اس

پھوڑا، تجھے کیا ملے گا؟ تو اے منوانی! کہ اب اسنو لیا گیا ہے پتہ ہے
 کہ تجھے کیا ملا؟ اسے میں نے اپنی چھوڑی، میں نے سجدہ و پھوڑی تین نام ہیں عشق
 میں جو ملی شہاد میں ہوے ہوتے ہیں ایدہ اور معذہ یہ ملنی نام چہا
 یہ تینوں نام اور موجود تھے اے ابراہیم! میں نے مجازی نفا پھوڑا مجازی عشق
 چھوڑے مجازی ماضی پھوڑے میں اپنے محبوب کو لانا اس کے گھر کی دیواریں
 کوہ مجھے دار سے اس کی محبت کا نور نظر آیا اس کے گھر کے کار و خزانے تو چھتے ستر کی
 غزل لہو ہوا سفر دار دراز سے آ رہا تو اس کلوشتر پہلے سے ہی ان کا دل اچھستے لگے جاتا
 ہے اور وہ گھر آ کر پہنچتا ہے

تو اے میرے دوست! مجھے خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا نظام دکرایا مجھے نئی
 بھولی مجھے معذہ و محوں میں سب بھولا میں ہمارے گھر پہلا میں دور کے
 چلا مگر میرا عشق مجھ سے پیسے خدا تعالیٰ سے ہلا میرا عشق مجھ سے پیسے میرے اللہ کے
 در پہ جانا تو میرا اللہ سب ملے تو مجھے سب ملے۔

حضرت علیؓ کا پہلوان سے مقابلہ

عراق کی لڑائی میں عمرو بن عبد مناف نے کہا کہ میں نے آپؐ کو کوئی میرے مقابلے
 میں سب کو اس کی برتری کا پتا تھا سارے قریب مجھے حضرت علیؓ کو
 برے انہیں رسول کی عمر ہے آپؐ نے یہ حضورؐ کا بیٹا ہے جس میں جاس "آپؐ نے فرمایا
 اے عمر! اے عمرو! تجھے یا نہیں کون ہے یہ عمر ہے یہ عمر ہے
 اس نے پھر غرور کیا کون میرے مقابلے میں ہے پھر سب خاموش ہو
 گئے پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کو بیٹے میں پڑا؟ کہا، بیٹو
 ہاں تمہیں رسول اللہؐ کون ہے یہ عمر ہے عمر
 وہ کہنے لگا کہ تمہاری جانت کون ہے جس نے رسولؐ کو میرے فرسے کے بھائی کرتے ہو
 شہادت کے اتنی ہوتے ہو

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: "میں چاہوں!"
 آپ ﷺ نے فرمایا: "بچہ نہ ہو" یہ مرد ہے مرد!
 حضرت علیؑ نے فرمایا: "ان کسے عمرو" ان کے یہ عمرو نہ ہوئے! وہ تو
 میں سے ایک ہست تو میرا نسب ہوئی شہادت پانچ
 قرآنہ تعالیٰ کے لیے اسباب کی رعایت فرما رہے ہیں ان کے لیے تو بخیر ہے
 ہیں بیٹھو بیٹھو اس کا کوئی جوش نہیں اس کا کوئی مقابلہ نہیں اس کی
 رعایت میں فرما رہے ہیں "میں جب توکل اللہ تعالیٰ پر ہو جاؤں تو اسے وہاں خود بخود دست دے دے
 ہیں سکر چائے ہیں جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر بدل دے گا"

کامیاب کون؟ ناکام کون؟

مرزا الٰہی بخش تھیں خان نواب شجاع الدہلوی منہاں سے سزا دے کر کے
 1857ء میں دلی کا سودا کر رہا تھا انہوں نے بی بی جہانگیر کی عمارت میں رہ کر بیٹھ کر
 تھا جو بیہوش و ظفر کا سارا فراز انہی کے ہاتھ آکر لایا تھا اور یہ جوانوں کا ایک ضلع ہے
 اس میں اس نے ایک بیت بنوایا جس میں ایک خوشتر تھا جس میں فرار ہاں سے
 مئے جس میں شراب نکلتی تھی اور پھر وہاں وہ بیٹھ کر شراب کے ہام پوہ اور چلاتا تھا لیکن وہ
 بد بخت چھوٹن کی بہار کے چھپے بیٹھ کی رہا وہی میں چلا گیا

بخت خان باد کر بھی اپنا بخت ملے کر گیا کیونکہ وہ اس بیٹھ پر تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کو
 دیکھ کر مانتا ہے چاہے میدان کی وادی بد جاؤں مجھے اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر مانتا ہے
 یہی بڑا تھی جس پر حضرت حسینؑ اپنی ساری نسل کے ساتھ ذبح ہو گئے تھے میں یہ جہانگیر میں کر گیا
 اور وہ ایک بول رہے تھوڑی سی یہ سست کر جاتے تھوڑی سی یہ سست نہیں
 جاتے جیسے ہم نہیں کہتے میاں صاحب دین دینا ساتھ ہوئی پورے زانی کا
 کہیں بھی لے لے اور تھوڑی بھی چلو یہ بھی کرلو وہ بھی کرلو

3 سن وزن اٹھانے والا دوسروں کا محتاج

عراقی میر جاوید نے ایک سن لکھنؤ میں گزارا ہے تھا۔ آج تو انشاء اللہ بڑی رازداری
تھی۔ انی چھ۔ ۷۰ بھرتی میں تین مئی کی بڑی ۱۰۰۰ اظہار سے ہوا نہ پھینک رہا تھا۔ مجھ سے کہتے
کہ ”آج مجھ سے غور نہیں ہے اپنا کھنکس یہ۔“

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میر جاوید علی نے فرمایا تھا: حضرت خدا تعالیٰ کو اُن کرنے سے بعد ”سن لا موت“ کو مان
کرنے سے بعد مجھ پر یہ بات نہیں آتی۔ ”کوئی کس کا ہاتھ نہیں دے سکتا، کوئی خدا سے نہیں رہا۔“
”ایسی سیر ہو جڑی بھی آج پھر لگی۔ ایسی جڑی کوئی نہیں دے سکتا“ ”ایسا
بہن کوئی کہاں سے لے لے گا“ ”خدا تعالیٰ کی جڑی کوئی دکھائے تو نہیں کے بعد کوئی ایسی
جانی ہو۔“ ”نہیں سن یہ بڑی ٹوٹ لگی۔“

یہ سن سن کی عمر میں نام نہ نہ پائی دے کئی۔ ”نہیں بھئی! ان کا تو سر کا بھی نہ نہ لگی
خدا۔“ ”پانی لے لے اپنی خور سے فرمایا، میر نے غسل کا پانی دیکھو۔“ ”خدا نے پانی
دیا۔“ ”خدا نے غسل دیا۔“ ”نہا نے پہنے۔“ ”اس کے بعد یہ ریائی کو درمیان میں رکھو دیا اور فرمایا،
”سے میں مردی ہو۔“ ”میر نے غسل نہ چکا۔“ ”مجھے دوبارہ غسل نہ دیا۔“ ”کی میر نے غسل
لے۔“ ”حضرت اس وقت یہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو نہ دے۔“

”سپ“ ”چٹا“ ”حضرت نے لکھا ہے کہ تھا، میں ہوا ہوں اور وہ نے لکھا۔“ ”پھر آپ
نے کہاں میں کہ جس جس کو فرمایا، سب سے پہلے تو ہی مجھ سے آکر لے گی۔“ ”پھر روہنے لکھا۔“ ”کہا، کیا
ہے انی!۔“ ”کہنے لگی مجھے یہ۔“ ”یہ کہنا، میں بار بار ہوں تو مجھے۔“ ”آتا تو کہا، لم نہ کہ سب
سے پہلے تو ہی مجھے آئے۔“ ”تو میں غریب ہو گئی۔“ ”پاپ لے جانے سے صرف یہ بھیجے بعد ابات
دیتا ہے۔“ ”حضرت میں فرمایا، ”بے میں آؤر لکھا۔“

”آؤر لکھا، میں نے اپنے ہاتھوں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کو قبر میں اتارا۔“ ”آج ان ہی

ہاتھوں سے لاسنا تو قبر میں اتار دیا۔ آٹا کھجور، انکھلیا پانی، کتنی کوئی دوائی سلامت نکلی۔ وہ
نکلی کوئی کھڑا یا نہیں، نہ نکلا۔

گدھے کا چہرہ

امام بخاری نے رائے نقل کیا کہ

مغزوہ میں ایک آدمی قبر سے نکلتا ہے۔ مرنے کے بعد وہاں کا پیر، گدھے کی طرح ہوتا
ہے۔ جن گدھے گدھے کی آواز نکالتا ہے۔ پھر اندر ہو جاتا ہے۔ تو جو اس واقعے کے راوی
ہیں کہتے ہیں: یہ تو پتھر ہے؟ کہتے ہیں یہ شرابی تھا۔ شراب پینا تھا۔ اس کی دل
دوائی پینا شراب نہ پینا تو اسے کچا کھونٹے کی طرح برداشت کھوں مت کر۔ جب ادھر اس جس
ان سے پوچھا ہے اس کے سامنے یہ ہوا ہے۔

طلحہ جنتی کیسے بنے؟

اللہ کی نافرمانی میں شکست ہو گئی۔ اہل عمارت سنائے گئیں۔ حیرت ہیں

اور جینا حبیب بن زید اور جینا عبداللہ بن زید۔ دو بیٹوں کے ساتھ دل سے زید ہو گئی۔ کہا کہ
اسے میرے بیٹا آج اور میری بیٹی کے ساتھ کو خرچ کر دے۔ مرنے کے بعد میں تمہیں معاف نہیں کروں
گی اور طلحہ شمشورہ سن نے آکر حضور ﷺ پر مار کیا۔ بارگاہی پتھر دلی جس کا زخم
ایک دھبہ بن گیا۔ اس پر سوار نے وہی سرفراہی، وہیں جنہوں نے آگے بلا کر اس کے ارادہ رکھا۔

وہ شاد و روتھا۔ یہ بے زار تھی۔ وہ سوار چوہیل، وہ لوہے کی
زنجیروں میں پودے تھے تو جنہوں نے وہ گدھے اس پر کھڑا کر دیئے تھے لیکن دونوں روتھ کھڑے
ہے۔ آدنی ہے لیکن یہ موت تو جب وہ بے بس ہو گیا تو جب اس کی کھڑا ہو کر چلتے کے کندھے پر چڑی
سے اور اسے بھی کھڑا کر دی۔ گدھے پر بھی زخمی ہو کر گدھے کے کندھے پر زخمی ہو کر پھر رہی
ہیں۔

جب تک نری نہیں حضور ﷺ پر کسی کو بڑھتے نہیں دیا۔ اہل اللہ! یہ حضور ﷺ

ہاں ایسے بھائی کے کہ ساری کمرچہ دوس سے بھر گئی تھیں اللہ تعالیٰ کے نبیؐ پر تو نہیں آئے ہاں
ان کو بھیج کیا تو چھوٹا سا سفر آگئے۔ اپنا ہاتھ آگئے کہ نہ روایا، سیدھے دم تو پر تر بننے والے۔ سدا رہا تھو ٹکل سو
کیا ۔ سدا رہا تھو بنے کار کوئی اور کا فراس نے نرے میں ہے یا، حضور ﷺ کی رنجش پہ
سے بے ہوش ہو گئے تھے ۔ بہت سی شوق تھی کچھ ہوش تھا ۔ مگر یہ غلو ہے اس لیے گفتار کے
نرنے کو توڑا ۔ حضور ﷺ کو اٹھا یا اور انکال تو سپاہ سے تپہ غلو "میر" سے در جنت واجب ہو
نی۔

پھر کافر چپے بھاگے پھر ہنسوں۔ **بیچنے** کو کچھ سے میں لیا۔ پھر حضرت علیؓ نے اٹھا۔ اور پھر کھوار نے لی اور پھر پھر سے جو نے شیر کی خرگ مٹا کر دوائے، پھر قریش کو چھوٹ کر اٹھا دیا۔ پھر ہنسوں۔ **بیچنے** کو اٹھا۔ پھر اور اٹھا تو آپؐ نے کہا اٹھو کچھ چ رہتے، انہیں بھگتی۔

آپ کا معجزہ

پھر اسی طرح کانفرنس نے کھیرے میں سے لیا۔ پھر حضور ﷺ کو بھی کرپھران پر حملہ کیا۔ اس صبح ۳ دفعہ حملہ کیا۔ دوڑتے ہوئے، دوڑتے ہوئے اُحد پہاڑ پر چڑھے۔ جب کہ نو دوا راہ تھو بولہ بن ہو چکا تھا اور اٹھا ہوا تو فریاد اور فیک ہمار تھا اس کے اندر جا کر نہ پایا، دیو نہ رہے ٹیک تھوئی۔ یوں ہی آپ کی کر اُحد کے پہاڑ سے اگل اور جوں ہی اُحد کو پہنچا جانے رسول اللہ ﷺ میں تو اتنا نہ ہو کر مرید سے لگتا تھا، دوا کئی طرح فرم تھیں میں تبدیل ہو گیا۔

اس سے پہلے قاتل تھے جو تیر آئے آگے دو جاںمیں، جو تیر آگے آتے ہو
جا میں ایک حیرانہ اور سیدھا سفر ہے قاتل کی آنکھوں کا دارا ظہر تیر ہونے پر اتنی مضمر
ایک جگہ کی آنکھوں میں تسوئے ہے اور فرما:

اے اللہ! قہر کی آنکھوں سے بھری رحمت میں طبع ہو گئی۔ سب کے تیر کاغذ۔ ساری آنکھوں پر آنکھیں۔ آپ حقیقت سے سارے میں سے بیٹے کو نکال دیا۔ اور اچھے کڑا آنکھوں میں رکھ دیا۔

اے خدا! - نہ مگرتو نے یہی سب حفاظت میں ضابطہ بنائی ہے۔

اللہم اجعل احسن عنینہ

”اے اللہ! اس کی آنکھوں اور اُسی آنکھ سے زیادہ خوبصورت کر دے۔“

یہ کہہ کر ہاتھ پیچھے اٹھاپ ڈھکنا یا تو یہ آنکھ اور اُسی سے زیادہ حسین ہو چکی تھی جھٹک کر رہی

تھی۔

ہنسے ہنسے انہوں نے پر زخم ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کا حصول کیسے؟

یہ ہم نے نبی ﷺ کے سینے پر دھکے مارے، انہوں نے آنے والے تیروں کو آنکھوں میں
خون لے کر اسی کے تیر ہی نے سینے پر چکا دیئے۔ انہوں نے قوموں کے ریزوں کے زخم
اپنے جھول پر سے اور ہم نے اپنی کمریوں اور توپوں کا رخ نبی ﷺ کے سینے کے رخ کی
طرف کر دیا۔ پھر بھی ہم کہتے ہیں ہم دلیل کیوں ہیں؟ یہ وہی حد کیوں نہیں ہو
سکتی؟

اے ہم کیا کر رہے ہیں؟ میں کیا کر رہا ہوں؟ میری خلوت
کیا ہے؟ میری جوت کیا ہے؟ تو میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کو سنا تو، اللہ تعالیٰ کو سنا تو
میں نے تو محمد ﷺ کے نام نہ پڑا۔

فَلْإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

اِس کے پیچھے چھو تو یہ نیکسا نہ ہے گا یہ گم تینے لے گا سہا نہیں
ہے اس لئے کہہ پاؤں تو پھر

یورپی تہذیب کے راستے پر

جیسے یورپ میں خاندانی نظام ناکر گیا۔ 1792ء میں انگلستان میں ایک عورت تھی اس کا نام
تھا میری دامن اعلیٰ کرافٹ اس نے ایک کتاب لکھی آزادی نسواں کے موروثوں کو
آزادی دی جائے۔ موروثی کون کمرے میں پاندو ہیں یہ اپنا آئینہ مردوں کے شانہ

بدلتے کام کر رہے ہیں۔ ان کو چینی ڈالر کی دو سو سو روپے سے بھی زیادہ قیمت مل رہی ہے۔ لیکن ایسے وقتوں میں جب کہ ان کے پاس کوئی ذخیرہ نہ ہو، ان کی زندگی بھر کی کمائی صرف ایک سو سو روپے سے بھی کم ہو سکتی ہے۔ ان کے پاس کوئی ذخیرہ نہ ہو، ان کی زندگی بھر کی کمائی صرف ایک سو سو روپے سے بھی کم ہو سکتی ہے۔ ان کے پاس کوئی ذخیرہ نہ ہو، ان کی زندگی بھر کی کمائی صرف ایک سو سو روپے سے بھی کم ہو سکتی ہے۔

اب 2000ء میں ایک سروے کیا گیا، ان اعلیٰ تنخواہ داروں میں سے 1972ء میں یہ ایک چلی تھی کہ جو اس کو آزادی دینی دے گا، اس سے پچھتاوا ہو گا۔ لیکن اب اس کا برعکس ہو گیا ہے۔ اب ان کے پاس کوئی ذخیرہ نہ ہو، ان کی زندگی بھر کی کمائی صرف ایک سو سو روپے سے بھی کم ہو سکتی ہے۔ ان کے پاس کوئی ذخیرہ نہ ہو، ان کی زندگی بھر کی کمائی صرف ایک سو سو روپے سے بھی کم ہو سکتی ہے۔ ان کے پاس کوئی ذخیرہ نہ ہو، ان کی زندگی بھر کی کمائی صرف ایک سو سو روپے سے بھی کم ہو سکتی ہے۔

حضرت فاطمہؑ کی رخصتی کا منظر

مرے بھائی!

اگر میری شادی میں ہواؤں لے آئیں گے تو شادی آسان ہو جائے گی۔
 زنا، شکر، بوجھ، گمراہی، اور اگر ہم اپنی شادی کی شرطیں مشکل کر دیں گے تو شادی مشکل اور
 دانا آسان ہو جائے گا۔

اپنے ہی اعلیٰ فاضل کا کائنات کبھی میں ہوا۔ وہ جو کہنے کے بعد اس نے ہی نے اس نے وہ
 رسول اللہ ﷺ نے بھی ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ "نیک نیت سے کہہ دینا" تو آپ
 مغرب کی قمار پر چڑھ کر آئے تو آپ نے فرمایا۔ "نہیں کہو"۔ حضرت نے اس نے فرمایا
 ہیں کہ میں مگر یہ کہ مگر ہی تھی کہ مجھے آواز تھی کہ اس کے پاس کو جو کہہ دینا
 فرمایا۔ "فائل" کوئی کے گھر میں نہ آجاء ان سے کہہ دینا۔ چنانچہ ان کے گھر میں نہ آجاء
 اب یہ وہاں کے سرکاری چینی ہیں ان کی محنت میں ہمارے ہے۔ اب جی نہ لکھتے ہوئے نہیں کیا
 دلیا لیکن نہیں آجاء اب پھر سے نہیں کیا۔ اس کے پاس کو جو کہہ دینا۔ ان کے پاس کو جو کہہ دینا
 چل کر آئیں۔ حضرت علی کے دربار سے پڑھتے ہیں۔ حضرت علی کے پاس کو جو کہہ دینا
 اپنی مانت سنبھال لو اور اللہ تعالیٰ نے ہی پھر فرمایا ہے کہ میں میں نے بعد ان کے چل کر آئیں
 سے حضرت ہو گئی۔

ہمارے اسیر تھے بھائی شیخ انہوں نے بھی کائنات کیا تھا۔ حضرت علی کے پاس کو جو کہہ دینا
 ایک زمین کے نہیں ہوتے تو انہوں نے کہا۔ "یہی آپ کوک دوپہ اور آجاء وہی نے جو کہہ دینا
 نہیں نے کہہ نہیں بھی سمجھ تو دیکھائی دے گی ہیں۔ ہمارے پاس کو جو کہہ دینا
 مشکل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک سے بہت چھوٹا شادی اور وہی نے جو کہہ دینا
 کو کہہ دینا کو کہہ دینا کو کہہ دینا کو کہہ دینا کو کہہ دینا کو کہہ دینا کو کہہ دینا
 خود چھوڑنے کے لئے اور یہ کام انہوں نے اس وقت کیا جب وہ چلے۔ پاکستان کے کابینہ کے لئے
 جرائد تھے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 کو کہہ دینا اور دوسری بات یہ ہے کہ یہی زندگی جو خوشگوار زندگی ہے اور انہوں نے کہا کہ
 یہ چاندی میرے ان کے گھر کیا نہیں دیتے۔ یہاں یہی کے اخلاق دیکھ
 میں ایک دوسری سہ نہیں تو وہ گھر آباد ہوئے ہیں اور ان کے دونوں کالوں کے لئے وہ کہہ دینا
 اب اپنی لڑکی کو پالتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے ان کے لڑکوں میں بھانپ کر پالتے ہیں۔

قوم عادی کی بڑھیا کا شکوہ

قوم عادی میں ایک بوڑھی ماں تھیں، اس کا بیٹا مر گیا۔ اس کی عمر تھی 300 سال۔ مرنے سے پہلے بائیں پیچہ ڈکھایا۔ دایرے ڈکھانے پر اس نے کہا: اے ماں! ایک امت آئے والی ہے جس کی کل عمر 70 یا 80 ہوگی۔ وہ میرا بیٹا بن کر ہوگی، نہ وہ مگر بنائیں گے۔ کہا: ہاں وہ مگر بھی بنائیں گے بلکہ کالونیوں بنائیں گے۔ وہ کہنے لگی: اگر میری اتنی عمر ہوتی تو میں ایک سجدہ میں گڑا ہوتی۔ اب زندگی ان کی زیادہ عمارت کی ضرورتی، ان کی زیادہ عمارت کی ضرورتی۔ اگر عمارت زیادہ ضرورت ہوتا تو زیادہ عمارت ہوتی۔ عمارت میں ہم پہلے جائیں گے۔ دروازے سے پہلے گزریں گے۔ عمارت سے بغیر کوئی امت ہست جائیں گی تو اس کی جد و جہاد یہ پہلے کا کام ہے۔

حضرت عمارؓ کا عجیب حکم

حضرت عمارؓ کو غسل کی حاجت ہو گئی، سوئی میں چڑھ گئے کہ وضو تو جس ہوتا ہے مگر حکم کا معلوم نہیں تھا۔ انہوں نے غسل کے لئے حکم یہ کیا کہ: کپڑے اتار کر ریت میں گھونٹ پست ہوتے، ہے۔ جب وہ اپنے پیچھے تو فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے غسل کی حاجت ہو گئی تو میں نے یہ کیا۔ یہ تو آپؐ نے فرمایا کہ غسل کے لئے بھی دو ضروری ہیں: کئی نہیں ایک نہ ہے۔ اور ایک ہاتھ پر تو تو پاک تھا۔ کبھی کوئی مٹی نہ پل کر پاک ہوا۔ تم نہ پر مٹی ملو میں نہیں پاک کرتا ہوں۔

دنیا کی تاریخ کا انوکھا واقعہ

ایک بدو آیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں بڑا دک ہو گیا؟ آپؐ نے فرمایا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں روزہ کی حالت میں بولی کے قریب چلا گیا میرا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو عمارؓ آزاد کر، کفارہ۔۔۔ عمارؓ نے فرمایا: میں صرف اس مردان کا کاف ہوں، آزاد کیسے کروں؟ میرے پاس کچھ

نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ساتھ غریبوں کو کھانا کھلا۔ اس نے کہا، مجھ سے زیادہ غریب مدینے میں ہے کوئی نہیں، میں کہاں سے لادوں؟ پھر آپ ﷺ نے طرہ و طریقہ بتا دیا کہ وہ دور سے رکھ۔ اس نے کہا، ایک روز سے میں پیادہ چلا آیا، ساتھ دلوں کو میں کیسے دکھوں گا؟ تو چلے جا۔ میں لہرا انتظام کرتا ہوں، اوہ بیٹھے تھے۔ اس نے میں ایک غصائی آیا، وہ تھملا لے کر آیا کہ بارہول اللہ ﷺ! یہ مجھ پر ہیں میں معذرت کی۔ ہاں بھی قرآن مجھے ہو۔ فرمایا جی ہاں۔ فرمایا، تمہارے چاہا اور دینے کے ساتھ فقراء میں تقسیم کرو۔ یہ خبر ہے۔ یہ قرآن ہے۔ اور اس طریقہ سے کہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم! مدینے میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے۔ یہ جہان مجھے ہی دے دو۔ تو ہر دے ہی سسکا کر دیتے ہیں۔ ہر قوی ملے ہا۔ لیکن یہ رعایت میرے لئے ہے کسی اور کے لئے نہیں ہے۔

بادشاہی نہیں یہ نبوت ہے

فرمانی: ان ہونی، صحابہ میں چل چکی، فتح مکہ کا دن تھا۔ ابو سفیان نے کہا کیا ہو؟ یہ میری بیماری کر رہے ہیں۔ کہا، نہیں نماز کے لئے جا رہے ہیں۔ ابو سفیان کہنے لگا، عباس حیرت منجھنے کی اس کے صاحبزادے بات مانتے ہیں، کہا، ہاں بر بات مانتے ہیں۔ چاہے وہ نہیں کہہ دے کہ بڑی بچے چھوڑ دو۔ عجب دہل چھوڑ دو۔ ہر جی اس پر قہر ان کر دیتے ہیں۔ کہنے لگا، عباس! میں نے بائی بائی شاہیاں دیکھی ہیں، پر تیرے پیچھے جیسا بادشاہی نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا، میں نے ابو سفیان! اب بھی تیری کچھ تیں نہیں تو رہا کہ یہ بادشاہی نہیں۔ نبوت ہے۔

انسان ہوا اور پچانوے بعد، کھان پوں خور، جنگ و جدوجہد، مسکینوں نے جس جہاں رمضان آئے اور جہاں کان پر جس در چلے۔ یہ دیکھا ہو جانے اور غریب کو کچھ دے۔ فعل مگر میں آجائے اور زمیندار حضرت امیر کے۔ یہ کئی مسلمان ہیں۔ یہ کیسا اسلام ہے! یہ تو فرائض چھوڑ دینے اور فرائض چھوڑنے کے بعد مسند کیسے مل ہو گا اور اندرون مسند میں چائے۔ یہ مسند کئی کو نماز آتی ہی کوئی نہیں۔ یہی امت میں نہ زور دے ہو جائے اور ساری

امت اللہ تعالیٰ کے سامنے مجھے۔

دو نفس کی برکت

حضرت سلمان فارسیؓ نے نبی کے اندر میں کوئی شے نہ تھی۔ یہ ہے کہ میں نے آپ کے قلوب پر ہاں
 ڈال دی تھی۔ پیچھے تو کوشش کرتے رہے کہ وہ پہلے ہی قبول ہو جائیں۔ پھر کہنے لگے: اچھا بھائی!
 کاغذ لکھ لیا، خط لکھ دیا، نبیؐ کو نزدیکی کے خوف سے شکل کے اندوں کے بارے میں بات نہیں ہو
 سکتی تھی چنانچہ یہ خط لکھ کر آپؐ کے پاس پہنچا دیا اور اپنے دھچکا کرتے لڑایا۔ شہر کے اہل ایمان کو تکلیف
 گارنے لگا کہ: ایسا برا ہے، نہایت کے ذریعے اور آپؐ اور حضرت علیؓ کے مابین کو غم۔ ایسا برا ہے اور آپؐ
 کے پاس ایسا کیا ہے؟ انہوں نے انہیں قوالی سے چلی دلی ہیں ہاں۔ سارا
 فیوضِ قرآن پڑھا رہا ہے۔ ہر قوالی میرے ہی ہیں۔ شہر کے اہل ایمان کی عزت۔ چھاپہ
 بھائی آج اور امیر امیر ہونے کا۔ شہر کا اور اندرون میں جو کچھ ہو چکی رات کو، شہر کے خواتین
 ہونے والے ہیں۔ نبیؐ کو قربت نہیں ہو سکتی۔

اصمیت نہ کہوں

[illegible]

برائی کا انجام

لو طبعیہ اسلام کی قوم میں جب دو برائیاں پھیل گئیں اور وہ قوموں کو مجبور کر سوا ملت کا شکار ہو گئے۔ اللہ جل شانہ نے لو طبعیہ اسلام کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے شروع کیا۔
 لیکن بد بخت قوم غمی کی جینیوں نے ایسا کام شروع کیا جو اس سے پیسے سمجھی کسی نے نیا ہی نہیں تھا۔
 اس لئے جو مذاہب قوم مذہب پر آیا ہے کسی قوم پر نہیں آیا۔ جتنے مذاہب قوم مذہب پر آئے کسی قوم پر نہیں آئے۔
 سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے براہ کمال علیہ السلام کو بھیجا کہ ان بد بختوں کو اللہ کا
 انیس نے پرک ٹوک پر یوں کھڑا اور پیسے آسمان تک پہنچا۔ فرشتوں نے سرخوں کی اذانیں
 انیس بھرا ان کے ذہن کی طرف پھینکا اور اسے جہنم کی ہادش کی اور ان کے
 چم سے منہ ہو گئے آنکھیں جھنسن گئیں پھر پھر ان کی ہادش ہوئی اور زمین کو
 جعلیلا عابہا ساعلیہا نیچے کا حصہ اپنی اور اوپر کا حصہ نیچے کر دیا۔ پھر ایدالماڈ میں سے نکلے جہنم کی
 مذاہب میں جھکا کر دیئے گیا اور بغیر دوت پر سترکیل کی تحصیل ہے جس میں کوئی جانور اور ذلہ
 نہیں رواں گئے اور اس میں چاتا ہے مرہب ہے آج تک اور اس مذاہب میں چل رہے
 ہیں۔ کلے کی طاقت نے قوم اولی طاقت کو توڑنے رکھا ہے۔

قاتل کا اسلام قبول کرنا

وحشی نے چہرے کو پھینکا اور اتھارہ مہینے میں آیا کیونکہ اسے بھی پتہ تھا کہ جس نے مجھے
 قتل کیا جاؤگا۔ پھر اچھا سمجھ بھائی میں آیا حضور ﷺ اپنے دھیان میں بیٹھے
 ہوئے تھے اور میرے سے تیز بات کیا وشہد شہادۃ الحق آپ جاپائے بیٹھے تو یوں
 ہوئے طلوع الافانما شہد شہادۃ الحق آپ کی آنکھیں پھٹیں
 صحابی کی تلوار میں غمیں و رسول اللہ ﷺ وحشی اور دو گرجہ رہا ہے اور ان کی تلوار میں غلام
 نے نگر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ ایل آئی کا کنگ پر چڑھ لینا مجھے
 بڑا کفر اس وقت کہنے سے زیادہ محبوب ہے میرا ہے یوں دیکھتے رہے اور وحشی

افت تو وحی وحشی ہے۔ جی ہاں مفقود بنحو۔ یہ بتاؤ نے میر۔ بچا کو کیسے قتل کیا تھا؟ وحشی نے جو بیان کرنا شروع کیا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اے نے لگے کہا اے وحشی! اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے چاند ہوا اس کے رسول کو راضی کرنے کے لئے بھی اب سنت کر اور ایک احسان کر کہ مجھے اپنی عقل نہ دکھانا کر تجھے دیکھ کر میرے بچا کا غم تازہ ہو جاتا ہے جس کی عقل بھی دیکھنے کی ہمت نہیں ہے اس کے نفع کی بھی سوچی جا رہی ہے۔ تو اب تو بھائی بھائی پیسے پر زور ہے تو ان افساق پر اللہ تعالیٰ کی مدد کیسے آئے گی؟

حضرت عثمانؓ کی سخاوت

حضرت عثمانؓ غنی کے پاس ایک سال آیا حضور ﷺ سے ملنے آیا تھا آپ نے کہا عثمانؓ کے پاس چلے جاؤ۔ عثمانؓ نے مانگتے کیا دو دیوی سے لڑ رہے تھے اس بات پر؟ ہاں کہہ رہے ہیں اللہ کی بندی راست تو نے چرواہا میں ہی موٹی ڈال دی وہ حق ڈالتے تھے روٹی کی تو تیرا بارہا مل گیا۔ تو یہ کہنے لگے کہ کس تجھوں کے پاس بھیج دیا جو بیوی سے اس آپرولر پر ہنسوں تو نے ہی موٹی ڈالی ہے؟ تو یہ مجھے دے گا مجھے تو مزی بھی نہیں دے گا۔

جب ان کو باہر ملایا اور خیرات مانگی کہ وہاں سے آیا ہوں تو اندر گئے اور ایک حیلہ اٹھائی نہ پوچھا کہ کتنے چاہئیں؟ نہ پوچھا کہ کون ہوا؟ تین ہزار درہم اٹھا کے آئے۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا یا ربیک تو بتاؤ کہ کیا آیا؟ کہنا۔ یہ مجھے تو تو نے اسٹور درہم دے دینے کہ نہری دھنی مل کو بھی کافی ہیں اور خود تو بیوی سے لڑ رہا تھا کہ حق موٹی کیوں کر دی۔ کہنے لگے وہ اپنی ذات پر فریق تھا وہ پھر کسکد بھونکد کے کرنا ہے یہ اللہ کو دے رہا ہوں جتنا مرضی دے دوں یہ تجھے خود دہی دے رہا ہوں۔ تو اپنی جان کو بھی اللہ تعالیٰ پر لگا نہیں اور اپنے مال کو بھی اللہ تعالیٰ پر لگا نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے مانگو

برا بھائی! اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ یہ جتنے سے جتنے کتب تکنی پہنچیں گے یا اللہ ایک دینار چاہتا یا نہ! ایک دینار چاہتے۔ سنے ہی اور یا میں سے آٹھ سو پچیسوں نے یوں منہ باز نکال دیا اور ہر ٹھکی کے منہ میں آید: نہ تھا۔ کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ چاہے اور پیسے ہی کہہ چکا ہے کہ تم میرے ہر ہر بھی قوا سے اپنے مانگو۔ آدھا کا ستر پہلے کر چکا ہے۔ اسے میرے بندے! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تجھے میرے حق کی قسم! تو بھی تو مجھ سے محبت کر۔ یہ تبلیغ کی محنت کا موضوع ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے اس درجے کی محبت پڑا ہوا ہے۔

جنت کو سجا یا جا رہا ہے

حضرت شہنشاہ عالمگیری نے فرمایا کہ جنت سجا رہی ہے تو انہوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ جنت سجا رہی ہے اور یہ ساری عورتیں باہر کھڑی ہوتی ہیں تو جو پڑتا ہے کہ شہنشاہ عالمگیری فرمایا ہے۔ اس کے استقبال میں اور اس کی مدد کے استقبال میں جنت کو سجا یا جا رہا ہے۔ اور جنت کی عورتوں کو استقبال کے لئے لایا جا رہا ہے۔ بیان کی بہن خواہ گلاب میں دیکھ رہی ہے کہ ان کی بہن کو اللہ تعالیٰ جنت میں کتنا بڑا پروہن کو مل دے گا۔ سنا بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کا اعزاز کرے۔ سنا ہمیں ایسا بننے کی ضرورت ہے۔

روزانہ کا قرآن

عظیم بہت بڑے بڑے لوگ کر رہے ہیں۔ خواب دیکھا کہ قمرستان چلا اور ان سے مردے نکلے اور بہنو پھنے گئے۔ ایک آدمی ہر دن دست پائیٹ لگا کے پڑھ لیا۔ یا اس کے پاس گئے کہا جانی پڑا یا نہ؟ ہے؟ چہ بہن سناں جو پھنے پڑے ہیں۔ اور سناں اور یہ تو نہیں رہے ہیں۔

یہ خواب ہے جو چھپے لوگ ان کو پہنچا ہے میں تو کہہ دو کیوں نہیں چھنڈا؟ کیا میرا سبب
تھوڑا کم ہے، مجھے بہت ملتا ہے کیسے ملتا ہے؟ کیا میرا پہنچا ہوا ذکر حق ہے ایک
قرآن پاک روزانہ پڑھ کر بخش دیتا ہے مجھے یہ پھٹنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیا کیا
کرتا ہے تیرا بیٹا؟ کہہ میرا بیٹا فلاں فلاں گھر پر مسلمان کی دکان کرتا ہے۔ صبح آٹھ بجے تو وہاں
مجھے دیکھا کہ ایک نوجوان خوبصورت (الزمی والا) بڑا غور وانی پیرہا ہوا سو ابھی
نچڑ رہا ہے اور ساتھ ساتھ ہوسٹ بھی بلا رہا ہے۔ قرآنوں سے کہا پیچھا کیا کر رہا ہے ہو؟ کہہ ملی قرآن
پاک پڑھ رہا ہوں کس لئے؟ کہہ ابھی میرے پاس نے میرے دیر احسان کیا اور مجھے قرآن
پاک پڑھا دیا میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اس کو بخش دیتا ہوں۔

ستر سال کی تو حیدر لایا ہوں

ایک بزرگ کا انتقال ہوا۔ کئی کو خواب میں ملے، پوچھا کیا ہوا تیرے ساتھ؟

کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہی نے سہرا پائی کر دی وہ نہ میں تو ہاک ہو گیا تھا پوچھا کیسے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے پوچھا میرے لئے کیا ملا؟ میں نے عرض کی میں تیرے

لئے ستر سال کی تو حیدر لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چاروں رات تیرے ہیٹ میں رہا ہوا

تھا پوچھنے والے نے پوچھا تھا، یہ وہ کیوں ہوا؟ تم نے کہہ دلا دیا جس کی وجہ سے وہ

ہوا اس وقت یہ تو حیدر کہاں چل گئی تھی؟ میرے بھائی! میں تو کہتے ہوئے ڈر گئے

ہے۔ روز ہمارے امام و شرک کی جڑیں پڑ چکی کہیں تک گمراہیوں میں نہ پھنکی ہیں۔

ایک لفظ ہے وحدانیت ایک لفظ ہے موزر موزر کہتے دلوں کو کوئی

آدی پوچھ کر کہتا کہ یہ سولہ والا ہے اور خود بھی نہیں کہتا کہ میں موزر والا ہوں اٹھا یہ کہتا ہے کہ یہ

سے چارہ دیوانہ ہے موزر کا لفظ ایک حقیقت پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ ایک بار پہلوں اٹل چیز

ہے جس میں مشین ہے انجن ہے اور اس کے باپ سٹیشن ہیں

درازا ہے یہی لفظ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے ایک آدی موزر کی صورت لے کر بیٹھا ہوا ہے تو

کوئی نہیں کہتا کہ یہ موزر والا ہے ہاں ایک آدی دو تین لاکھ کی گاڑی خریدتا ہے تو یہ گاڑی والا

ہے اور دو تین لاکھ لگانے کی مشکل ہے۔ پھر اس مجازی کو پناہ اور رکھنا کتنا مشکل ہے؟ لہذا کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ صورت کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ حقیقت کی قیمت ہے۔ پناہ کے اعتبار سے۔ اور اس کے بدلے۔ یہ نہیں بہا سکتا کہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔ یا اس کی صورت کی کوئی قیمت نہیں۔ اس کے لفظ کی بھی قیمت ہے۔

اخلاقِ نثار

ہوئی جتنا آئے ایک بزرگ کے پاس پھرتے رہے۔ جب وہ گئے تو کہنے لگے، اخلاقِ نثار۔ وہ اخلاقِ آدمی ہے۔ جب اسے پتہ چلا کہ میرے ہاتھ میں یوں کیا ہے تو اس نے اخلاق پر ایک پوری کتاب لکھی اور ان کی خدمت میں بھیجی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کب کہا تھا کہ اخلاق نہ داند۔ میں نے آکھا تھا نثار۔ میں نے کب کہا تھا اخلاق نہیں جانتا جانتا تو سب جھوٹے لیکن یہ نہیں۔ میں نے کہا تھا اسے معلوم نہیں ہے۔ کتاب کیسے بنائے گی کہ قربانی کسے کہتے ہیں؟ کتاب کیسے بنائے گی کہ معاشرہ کسے کہتے ہیں؟۔ کتاب جب مددگار ہوتی ہے جب معاشرہ قائم ہو۔ ایک معیشت چل رہی ہے۔ ایک زندگی چل رہی ہے۔ اس میں کتاب مددگار ہے۔ پوری ہستی پر۔ پوری دھرتی پر۔ ایک کشتی کوئی دھاریں کہ جس میں حضور اکرم ﷺ کی پوری زندگی اور پورا دین زندہ ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ فیک ہے۔ ہونے دو تبلیغ کے کام کو ہم خواہ خواہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ سات براہم ہیں۔ پانچ ارب انسان ہیں۔ ایک ہستی دس گروں پر مشتمل ہے۔

مولانا الیاس کی سوچ کی وسعت

مولانا محمد الیاس کے سامنے جو نہ سات آدمی جوتے تھے۔ ان سے کہتے ہیں بھائی! نہ پوری دنیا میں جاہلیت تھی؟ اس میں شریک ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ ہم نے کیا شیخ چلی کے منصوبے جاری ہیں۔ چھ آدمی ہیں اور کہتے ہیں کہ پوری دنیا

میں برساتیں بھیجنی ہیں۔ من کا وہ رخ تو خراب نہیں ہو گیا۔ یا تبارہ وہ رخ خراب ہے۔ مادی دنیا کو سامنے رکھ کر سوچ رہے ہیں اور توجیب دے رہے ہیں۔ سارے عالم میں برساتیں بھیجی ہیں۔ سارے عالم میں کلمہ پھیلا دیا گیا کریں! اگر ہم سارے عالم کو فراموش کرتے تو ہمیں قسم نبوت و ناسوت نہیں مل سکتا۔ اب اللہ تعالیٰ کی نگاہ بٹل جائے گی اس پر اب ضائع کر دیا گیا ہے قربان کرنا۔ برسات میں میلا، مال، کتکائی ہو گئی۔ یہ ضائع نہیں۔ یہ قربانی ہو رہی ہے۔ باپ کو پریشانی ہو گئی۔ بچے رو رہے ہیں۔ عوی پریشانی ہے۔ اور گلے دینے چاہ رہے ہیں۔ کہ یہ دیکھو بھائی۔ یہ کون سی تخلیق ہے؟ یہ قربانی ہے۔ یہ خوردہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے دروازے کھولنے کا۔

قلعہ زمین پر آگرا

حضرت شریف بن حسن ایک اعلیٰ پتلے صحابی ہیں۔ دلی کے کاتب تھے۔ دلی لکھتے تھے۔ مصر میں ایک قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ دن زیادہ گزر گئے۔ جب یہ مصر شروع ہو تو دواؤں سے مصرہ کرتے تھے۔ ایک دن شریف بن حسن کو بیت جوئی آیا۔ کھونٹے کو بج لگا کے آگے بڑھے اور فسطح کے قریب جا کے فرما دیا۔ اے قطیف! ہم ایک ایسے اللہ کی طرف بڑا رہے ہیں۔ اگر اس کا تمہارا سے اس قلعہ کو توڑنے کا ارادہ ہو جائے تو آں کی آن میں توڑ دے گا۔ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر۔ کہہ کر جو شہادت کی اگلی اٹھائی۔ سارا قلعہ زمین پر آگرا۔ انہوں نے یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ کلمہ پڑھا کر جب اگلے صبحی تو سارا قلعہ زمین کے ساتھ مل گیا۔ یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ میں آپ کو بھی رہنمائی بتا رہا ہوں۔ اپنی طرف سے نہیں بتا رہا۔ وہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ یہ وہ کلمہ ہے جس نے شیر کی کھال کو ہمیں دکھا تھا۔ ہم گدھے ہیں کہ جنہوں نے شیر کی کھال کو ہمیں دکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم اسلام والے ہیں۔ اہل تو ہم نے کلمہ سیکھا نہیں ہے۔

نوشیروان کی حیرانگی

نوشیروان : مجھ ان سے کہہ دے کہ تم نے ان کی آگ بخت بھڑائی ۔
 عمل کے پورہ نغمے کیسے غوث سے کر پائے ۔ ان کا ایک چار دیواری آگ بخت کے
 نے خواب میں دیکھ کر کہہ دے کہ ان کے غرات غمگین ہوئے ہیں ۔
 کر لے چاہتے ہیں ۔ وہ تمام چھوٹے ان کے بھائی ہیں کہ یہ کیا ہے ؟
 تھا ۔ اس کو بلایا ۔ اس نے تصویر کی ۔ اس نے کہا : میرا ایک ۔ وہوں میں ۔ ہوتا
 ہے ۔ اس سے چاہے چاہتا ہوں ۔ اس میں آکر چاہتا ہے ۔ اس نے ان سے چاہے چھو
 ہی تھا کہ چھو پتہ ہے ۔ وہ میں چاہتا ہوں کہ اس نے چھو کو کس لئے چھو ہے ۔ اس نے چھو سے
 بھجوا کر اس کے ہاتھ سے کی آگ بخت کی اور اس کے چھو کو کس لئے کر کے ۔ اس سے چ
 کے بتا دو کہ جب وہ چھو کو کس لئے کر کے ۔ آپ کی بات مبارک چھو کہ
 ہوا ۔ ہاتھ میں رکھ کر چھو کرتے تھے ۔ جو کھلی لے کر چھو کا اور قرآن پاک کی ۔ ہاتھ پر
 طرف کو چھو چھوئے ۔

میں لو میرے بھائی !

دراغور سے سن لو کہ یہ مدت آپ جاری ہے کہ ۔ اس وقت ۔ یہ میں ۔ میں چھو
 کا ۔ جب قرآن پاک کی کتابت کثرت سے ہوتی ہے کہ ہائی ۔ جب قرآن پاک کی
 کتابت کثرت سے ہوتی ۔ جس سے پانچ میں لائی ہوئی تو پھر یہ دیکھو ۔ وہ میں اس کا
 میں ہائے گا ۔ اور ان بھی اس کا میں ہائے گا ۔ پھر میں ۔ اس کی کتابت بھی قرآن ہو جائے
 گی اور چھو کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی ۔ اور اس نئی کا کلمہ بلند ہو کر رہے گا ۔

چانور اور اطاعت رسول ﷺ

ایک مہینہ کی کھجور کو کھجور سے کر دیا کرتے تھے ۔ چانور سے ہیں ۔ انھوں نے کھجور
 سے فرمایا ۔ چانور کوئی سے ہے ۔ یہ اور کھجور سے کہا کہ تو کھجور نے کھجور پر چانور دیکھائی ہے میں

نکارے نئی سنے ہوں کہا ہم بھی ایسا کرتے ہیں ہمیں اور کوئی پتہ نہیں۔ اس موقع پر
نکارے نئی سنے کہا کہ آنکھ کو جھکاؤ اب حضرت عبداللہ کی آنکھ کا پردہ جھکا ہوا ہے۔ یہ نئی کا نظام
تہ۔ آج بازار میں پتہ لگے گا کہ غلامی کتنے لوگوں کو حاصل ہے اب تم بازار میں چلو گے پھر
تھیں پتہ پتے گا کہ تیرے اندر نئی کی قتل غلامی ہے وہ اکیلا ہے ان کی نو بصورت ہے لیکن اس
کے سامنے وہ آتیں۔ آ رہی ہیں

(المقرآن)

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

مسلمانوں سے کہہ دو کہ آنکھوں کو جھکائیں۔

اب یہ آیت عبداللہ نے پڑھی ہوئی نہیں تھی اور دوسری آیت ان کے سامنے یہ آ رہی

تھی

و غَضُّوا أَبْصَارَهُمْ وَقَالَتْ هَيْت لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنُ مَنَازِلَ إِنَّهُ

(المقرآن)

لَا يَهْدِي الضَّالُّونَ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ سنا سنئے آ رہا ہے ایک طرف اللہ تعالیٰ کا دوسرے طرف
آنکھوں کو جھکاؤ اور نئی کا طریقہ معلوم ہے کہ اس موقع پر نئی نے کیا کیا ہے آنکھ کو جھکانے کا حکم
ایا ہے اور ادھر حضرت یوسف کا قصہ یاد آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ قصہ نبوتی کے
لئے نہیں سنایا اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ اس لئے سنایا ہے کہ اسے سنا سن! حیرت آنکھ ایسے جھکے پیسے
یوسف نے اپنے دامن کو چھایا ہے غَضُّوا أَبْصَارَهُمْ دروازے بند اور وہ
حریر غَضُّوا أَبْصَارَهُمْ اور محنت دے رہی ہے کہ آؤ ہماری طرف اور سب کے
سب دروازے بند ہیں اور یوسف اپنے رتبہ کو یاد کر کے کہتے ہیں عرض کرتے
ہیں میں اپنے رتبہ کی بڑھ چاہتا ہوں میں یہ کام نہیں کر سکتا اب یہ
قرآن پاک ہم بھی پڑھتے ہیں کہ ہمیں تفسیریں پڑھتے ہیں۔ وہ (صحابی) قرآن پاک انور میں
لیتے تھے قرآن پاک کہیں لکھا ہوا نہیں تھا پورے ملک میں ایک نسخہ ہوتا تھا لیکن اندر میں
ہر ایک کے تھا حقیقت میں صحابہ مجرب تھے اللہ نبوت کی غلامی تھی تمہیں دن تک
لو کہ زور لگاتی رہی کہ عبداللہ کی آنکھ تو ڈھک جائے۔ عبداللہ کو کیا بچ رہا ہے یہ وہ اعمال

ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اجہرتے ہیں ۔ ہمارے سسے ان اعمال سے مس ہوں گے ۔
ہمارے مسئلے دنیا کے ان اسباب سے حل نہیں ہوں گے ۔ آخر میں وہ جیسا کی سردار نے اس نرکی
سے ٹھنڈی میں کہا تو نے اس کو مکنا پر آدہ دیکھیں نہیں کیا تو وہ کہنے لگی اس نے کھانا
کر بھجوا دیا نہیں تو میں اسے کیسے من و پر آدہ کرتی ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر نے دن بڑی نے زور کیا کہ کسی طرف تو یہ میری طرف دیکھو تو
کہا تین دن کے بعد بارشاد کے پانی کی اور کہنے لگی کہ اسے بادشاہ ائم نے اچھ کن
کے پاس بھیجا تھا پتہ نہیں کہ وہ پھر تھا یا لو ہا تھا ۔ اس نے بھجوا دیا اس نے
کھانا نہ دیا ۔ تو میں اسے کہاں کراد کرتی ۔ قصہ نے بنا یا اور غم دیا کہ اسے کھوتے ہوئے
پانی میں ڈال دو ۔ کڑھاوا آگ پر جڑھاوا اور اس میں تیل ڈالا ۔ کہنے لگے کہ جب یہ کھوتے گئے تو اس کے
دو ساتھی اس میں ڈالو اگر یہ پھر بھی جیسا نہ ہو تو اس کو بھی ڈال دو جب وہ ساتھیوں کو
ڈالا گیا اور وہ جل بھی گئے جب ان کو ڈالا جائے گا تو یہ دونے گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ کہیں را
رہا ہے ؟ ان کو وہاں لاؤ کہا کہیں رہا ہے ہو ؟ تو فرمایا کہ میں نہ موت کے
خوف سے اور نہ زندگی کے شوق میں رہا ہوں ۔ پھر کہیں رہا ہے جو طریقہ ۔ دیا اس
لئے ہوں کہ میری صرف ایک جان ہے اب ختم ہو جائے گی ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے جسم پر
چھتے پال چس ۔ اتنی میری جانیں ہوتیں ۔ وہ ایک ایک کر کے دین کے لئے قربان ہو
جائیں ۔

اب ان سے جڑے ہیں باپ چاہتا ہے میرا بیٹا آدمی ہے ۔ بیٹا
ڈاکٹر ہے ۔ بے شک بے شک اگر وہ میری نہیں ہے تو وہ میرا ہے ۔ جاگے ۔ میرا بیٹا
ہیں کہ میری جان جائے ۔

حضرت علیؑ یہودی کے سینے پر

اللہ اکبر اعجاز و کجائے کہ حضرت علیؑ یہودی کے سینے پر چڑھے ہوئے ہیں
اور اسے لٹکی کرنا چاہتے ہیں اور وہ منہ پر تھوکتا ہے مجھڑ کے پیچھے ہٹ پڑے ہیں ۔ کہا کہ دوبارہ

یہودی حیران اسے کیوں؟ کیا کے پہلے تھے میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی وجہ سے قتل کر رہا تھا۔ جب تو نے میرے پر تھوکا تو میرے نئس کا منہ شامل ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی رضا نہیں تھی۔ اب اپنے نئس کا قصہ تھا۔ دوبارہ آؤ۔ لیکن یہودی نے ٹکڑ پڑھ لیا۔ آج تو مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے کس پر؟ کہ اس نے مجھے کھلی دے دی۔ تو ان اعمال کے ساتھ امت کہاں سے وجود پکڑے گی۔

اس قصہ کو سن کر اپنا دھڑک میں حیران ہو چکا ہوں کہ اتنا تعلق رسول ﷺ سے کہ تھوکا منہ پر چھو کے کھڑے ہو گئے۔ اب میں تجھے قتل نہیں کروں گا۔ پہلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی عیب سے کر رہا تھا۔ اب میں اپنی وجہ سے کروں گا۔

نبی ﷺ کی ہچکیاں بندھ گئیں

حرمِ آگ کے کنارے لار پہ تھے اور یہ حضرات حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت طلحہ اور حضرت حمزہؓ کے تھے۔ وحشی کی زد میں ڈھکے۔ دونوں ہاتھ میں لکوار لے کر چل رہے تھے کہ وحشی نے ہتھڑے پیچھے سے بھونک کر ہونٹ مارا اور آپؐ کے پیٹ میں رچھاگا۔ آنتیں اور بیگر نکلا۔ آپؐ گرے اور حضرت طلحہؓ اس کی طرف بڑھے۔ حمزہؓ وحشی کی طرف گرتے کرتے بڑھے تو وحشی کہنے لگا کہ میں بھاگا کہ نہیں میرے اوپر کوئی حملہ ہو لیکن حضرت حمزہؓ کو اپنی آئی اور جان نکل گئی۔

جب شہداء کی عیاشی ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا بچا کہاں ہیں؟ حمزہؓ کہاں ہیں؟ دیکھا زنداں میں تو نہیں۔ دُشوں میں بھی نہیں۔ میرا بچا میرا بچا۔ کسی نے کیا وہ شہید ہو گئے۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنے بچے کی راش کو لکھا کہ ایک سنا ہوا۔ کان مکے ہوئے۔ سینہ پھٹا ہوا۔ کعبہ نکلا ہوا۔ آنتیں بھی ہوئیں۔ تو آپؐ اُستے روئے مانتے وہ گئے کہ آپؐ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضور اکرم ﷺ کے روئے پر مچھاپا بھی روئے لگ گئے۔ سب رو رہے تھے آپؐ اُستے زور سے رو رہے تھے یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے آئے اور آگے بڑھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرما

ہستے ہیں کہ میرے حبیب لم نہ کر۔
 بعد اللہ و بعد رسولہ جمعہ
 بحر نے آپ کے چچا کو اپنے عرش پر لٹکے ہے
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے شیریں
 کتنا دکھ اٹھایا ہوگا؟

سز دہنہ حرقة پر نماز جنازہ پڑھی
 حبیب مکہ فتح ہوا تو وحشی کے قتل کا قصہ دیا
 وحشی کو پائے قتل کر کے
 لیکن جب مدینہ منورہ میں آئے تو وحشی پر بھی ترس آیا کہ قتل ہوا تو روزِ خ
 میں چلا جائے گا وحشی طائف چلا گیا۔
 وحشی کے پاس خصوصی طور پر ایک آدمی بھیجا کہ
 وحشی! اللہ تعالیٰ کا رسول قرآن لے کر گھر چلے مسلمان ہوجا۔ بہت میں چلا جائے
 گا۔

یہ امکانِ نبوت تھے۔ وحشی کہنے لگا
 میں کھڑے ہونے کا کیا کروں گا؟ میں نے تو
 اور سارے کام کئے ہیں جس پر تمہارے ذہن نے روزِ خ کا کہا قتل زہر شرک
 شراب میں کیا کروں گا۔ میں نے آکر جواب دے دیا۔ آپ نے اس کو روکا تو بھیجا
 شہید ہو بھیجا جس کے پاس چچا کے قتل کے پاس۔

یہودی کے حضرت بائزید بسطامیؒ سے ۲۶ سوالات

یہودیوں کا بہت بڑا مجمع اور ان کا ایک عالم ان میں تفریح کر رہا ہے
 حضرت بائزیدؒ
 بھاٹی جا کر اس مجمع میں بیٹھ گئے ان کے پیچھے ہی ان کے عالم کی زبان بند ہو گئی مجمع
 میں شور مچا کہ حضرت پورے کیوں نہیں؟
 عالم نے کہا دھل فیما معدی
 کوئی ٹھہری اور اسے مجمع میں آگیا ہے جس کی ہر سے میری زبان بند ہو گئی دھل ہو گیا
 معدی ہم میں کوئی ٹھہری آگیا ہے زبان بند۔ انہوں نے کہا اسے کھڑا کرو
 قتل کر دے گئے کہا نہیں بھائی جو ٹھہری ہو کھڑا ہو جائے۔ حضرت بائزیدؒ نے کھڑے ہوئے۔
 یہودی عالم نے کہا میں سوال کروں گا تو جواب دے گا۔ بائزیدؒ نے کہا کہ میں
 کا حضرت بائزیدؒ سے فرمایا کہ میں ایک سوال کروں گا تو جواب دے گا۔ کہا میں
 یہودی مدتم نے سوالات شروع کر دیے۔ پہلا سوال کیا۔

۱. ایک تاج ویش کا دورہ انجیل!
- قرآن: اللہ تعالیٰ ایک ہے اس نے ساتواں دورہ انجیل
۲. کیا وہ تاج ویش کا تہہ نہ ہو؟
- قرآن: انجیل و انجیل ان اور رات ان کا تہہ انجیل
۳. تین تاج ویش کا تہہ نہ ہو؟
- قرآن: دن قلم انجیل یہ تین ہیں ان کا پورا تہہ انجیل
۴. کیا پورا تاج ویش کا پورا تہہ نہ ہو؟
- قرآن: نور ہے، انجیل اور قرآن یہ پورا تہہ ان کا پورا تہہ انجیل
۵. کیا کہ پانچ تاج ویش کا پورا تہہ انجیل؟
- قرآن: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں
۶. کیا کہ چھ تاج ویش کا ساتواں تہہ انجیل؟
- خلق السموات والارض بینھما فی ستة ايام ولم يستوی علی الارض
- چھ دن میں زمین آسمان بنائے گئے ہیں ساتویں
۷. کیا کہ سات تاج ویش کا آٹھواں تہہ انجیل؟
- قرآن: کیف خلق اللہ سبع سموات طاف و جعل القمر فیہ نوراً و جعل الشمس مرآجاً
- یہ سب کہتے ہیں کہ سات آسمان بنائے ہیں سات آسمان سات ہیں
- اس کا آٹھواں تہہ انجیل
۸. کیا آٹھ تاج ویش کا نواں تہہ انجیل؟
- قرآن: وبعث عیسیٰ بن ماریا علیہ السلام

تو کہہ رہی تھی کہ خدا تمہارے لئے چاہتا ہے کہ

کہا "میں تو چاہتا ہوں کہ وہاں نہیں؟"

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

نے کہا ہے

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

کہا "وہاں ہی

کہا "وہاں ہی اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ وہاں

- ۱۵: کیا کہتا ہے وہ سب سے بہترین آدمی؟
فرمایا: گھوڑا
- ۱۶: کیا کہتا ہے وہ سب سے بہترین دان؟
فرمایا: جھوکا دان
- ۱۷: کیا کہتا ہے وہ سب سے بہترین رات؟
فرمایا: میلہ القدر
- ۱۸: کیا کہتا ہے وہ سب سے بہترین مہینہ؟
فرمایا: رمضان المبارک
- ۱۹: کیا کہتا ہے وہ کون سی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرتے اس کی عظمت کا اقرار کرتے؟
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کو کام بنایا اور اس کے گھر کا اقرار کیا۔
(الفقرآن)
- ۲۰: عورت کا گھر بڑا ہر دست ہے، رخصت ہو کر، عقیقتہً فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ بڑے بڑے گھر سے گھر سے قتل ہوا نکھارنے والی ہو اور کوئی چیز نہیں سوائے عورت کے جو ان بڑوں کے گھر پر چڑھوا لیا کرتی ہے
- ۲۱: کیا کہتا ہے وہ کون سی چیز ہے جو سبہاں ہے مگر نہ نسیبتی ہے؟
فرمایا: والصبح اذا تنفس صبرا رب کہتا ہے کہ مجھے صبح کی قسم! جب وہ سانس بنتی ہے
- ۲۲: کیا کہتا ہے وہ کون سی چیز ہے جس میں جنسین اللہ پاک نے الٰہیت کا عظم اسے یا اہم دان سے بہت کیا؟
فرمایا: سات زمین سات آسمان

ثم استوى الى السماء وهي دخان فقال لها وللأرض ائتيا طوعاً أو كرهاً

لَا تُفَا انبِیَا طَائِعِی

(المقرآن)

اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء کی امت کو یہ ہے اور ان پر وہ کوئی ہے نہ کہ

میرے سامنے بہک چلا تو اس پر وہ نے یہ وہ نے کہا کہ وہ خدا کا حکم ہے نہ کہ میرے
حکم دے ہیں

۳۰ کہا: بَلَاذِ انبِیَا کی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہید کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے
فرمایا؟

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دیا ہے اور ان کو فرمایا ہے کہ جس کے سامنے

ہے

ان اللہ اعزری من المعز میں مصعب (اموالہ من لہوہ لہوہ) (المقرآن)

اسے مسلمان اللہ کی تعزیرات سے بڑی ہے تو جو میں کا ہے تو تعزیرات

کا ہے تو تعزیرات کا ہے تو حکومت کا ہے تو کسی سے موت کا ہے
تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کا ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے
تو جو کے چلے گا اور اللہ تعالیٰ اور رسول سے گناہوں کا تو اللہ تعالیٰ اور رسول سے گناہوں کا
کہ

۳۱ کہ: تَوَدُّوْا کُنْیَ یہ ہے کہ میں نے یہ جان بھرا کہ اللہ تعالیٰ

فرمایا؟

فرمایا: حضرت توبہ کا یہ اسلام کی کشتی پانی پر تھی اور پھٹے پھٹے اس پر تھی

اور یہ اللہ کے سات چکر کا ہے

۳۲ کہ: اَکُوْنُ یَیْ قَبْرٍ یہ ہے کہ اے مردے کو لے کر چلی؟

فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی چھٹی جگہ تھی اور میں نے اس پر تھی

کہ یہ یونس بن جبریل رضی اللہ عنہ کی طرح تھی قبر کی طرح تھی

تو ہی کی تہمت کا یہ عابد حضرت یونس علیہ السلام کو چھٹی سے ہایت میں تھا کہ اس نے

دیا: نہ بھوکا نہ کھا نہ یہ سادہ نہ یہ رکھا نہ یہ چھان کیا کھانہ چھان کیا کھانہ

طرح کر دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کبھی تک عین میں بیٹھوں وارے دروازے کا قیاس نہ لیتے تھے۔
 سے وہم کا غلط نہ تھے۔ کبھی قادیان ہی معدوم رہا۔ اس میں نظر بھی نہ آئی۔ یہ بیان حضرت یونس علیہ
 السلام امانت ہیں۔ آرام سے بیٹھے ہیں معدوم کی حالت حضرت یونس علیہ السلام کو کبھی نہیں
 دے رہی تھیں۔ کھلی کی غذا بھی کھانی نہ رہی تھی۔ حضرت یونس علیہ السلام امانت میں کے بیٹھے
 ہوئے ہیں۔

۲۵: کہنا۔ وہ کوئی قوم ہے جس کے بھوت و پھر بھی جنت میں پہنچے گی؟

فرمایا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے بھائی

و حَافِزًا عَنِ قَبِيضِهِ يَدْعُمُ كَذِبَ قَوْلِ بِلْ حُلُولِ لَكُمْ اَيْسَكُمُ اَعْرَابُ (القُرْآن)

حضرت یونس علیہ السلام کے بھائی شام کو آئے اور بھرتی کا نوٹ کر کے آئے اور پرس کر کے آئے
 اور بھوت و پھر بھی حضرت یونس علیہ السلام کو بھرتی یا قہر سے لیا نہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام کے
 استغفار پر اور ان کی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرما دیا۔

۲۶: کہنا کہ وہ کوئی قوم ہے جو جہنم کے لئے بھی جہنم میں پہنچے گی۔ یہودی اور عیسائی
 ایک دوسرے میں سچے ہیں۔ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی باطل ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی باطل ہیں۔
 اس بول میں دونوں سچے ہیں۔

و قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ، وَقَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ

(القُرْآن)

عَلَىٰ شَيْءٍ

دونوں سچے ہیں۔ اس بول میں لیکن دونوں جہنم میں پہنچے گی۔ یہودی بھی جہنم میں پہنچے گی۔
 لیکن وقت بہت ہو گیا ہے اس کے بقی کو بھولنا۔ یہ ہیں۔

حضرت یاریزیدؒ کا سوال

اب حضرت یاریزیدؒ نے فرمایا کہ اب میرا بھی ایک سوال ہے میں صرف ایک سوال کرنا
 کا جواب دو گے۔ کہاؤں گا۔ فرمایا۔ مَسْأَلَةُ الْجَنَّةِ فَجَّاهُ دَعَا دَعَا دَعَا دَعَا
 چاہئے؟ یہودی و عیسائی بولتے تو اپنے گھر کے لوگوں کے گھر کے بولتے ہیں۔

تیسرا: قرآن مجید اور دینی احکام و روایات کے جواب دینے پر آپ ایک کا بھی جواب نہیں دے رہے تھے۔ جواب بھی آتا ہے لیکن قرآن کے نہیں

نہیں؟ کہتے ہیں یا نہیں مجھ کو۔ اسی بھڑائی کو توڑنے کے لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

کے راستے میں گمراہی نہ

کے لئے تیار کیا جائے

کے ہاتھ میں لگا جائے۔
 پروردگار سے دعا ہے کہ یہ سب باتیں آپ کے دل پہ لکھی گئی ہوں۔ آمین

نورسوی ماننے کے لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ:

بہشت کی جگہیں ہیں، تو جہنم کی جگہیں ہیں اور جنت کا بیٹھنا میرے ہاتھ میں ہے

سہارن پور کے قاضیوں پر لکھنے والے خط میں یہ تحریر ہے کہ کوئی میرا بھندہ ہے

شکل نمبر ۱: جنت کا دروازہ اور عالی آسمان کے ساتھ میں کوئی حد نہیں ملتا۔ جنت والے جنت

کے روالے سے یہ کہہ سکتے ہیں

وسئل النبي صلى الله عليه وسلم: متى الساعة؟ قال: لا أعلم، ولكني أعلم أنها آتية، إذا جاءها رسلها.

آئے ہیں دروازے کھلے ہیں دروازہ روکتا ہے حضرت آدم علیہ السلام

[illegible]

تو ہی جسے ۵ بار نام لکھو۔ ۱۰۸۔ کیا قرآن مجید کے بارے میں نے ہی تو جسہیں ہوتے

تے ۱۵۸۱ء میں تھیں کہاں سے انہیں انہوں نے میرے لئے کی بات نہیں کے

حضرت غوث مراد علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ مہذب و مصلوب ہیں۔

تجربہ کاروں کی طرف سے تجویز کردہ دواؤں کی فہرست

نیز در این کتاب آمده است که:

کے لئے کہیں کوئی اور جگہ نہیں ہے۔

[illegible]

(A) = 0.69; (B) = 0.78; (C) = 0.83; (D) = 0.88; (E) = 0.93

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اس کی نمازیں اس کو کیا قطع دیں گی دل حضرت محمد ﷺ انہیں ہے مخالف کربادی
 یہ ابھی اور آپ کا بھی وہی تو وہی دن ہے کہ میں ہو اور مال ہو۔ پیسہ ہو اور پیسہ ہو۔
 دروازہ بند ہے آج کوئی تھوڑے تو دکھائے

ایک صحابی کا واقعہ

ایک صحابی آئے فرمایا یا رسول اللہ!

افق اوبیدان بوسع من دروغی

میں چاہتا ہوں کہ میرا روزی بڑھ جائے تم سارے تھے ہیں کہ بڑھ جاؤ۔ فرمایا

ادع عني الطهارة فوسع عليك رزقك

تو بارگاہِ نور اسے تیرا روزی بڑھا دے گا

کتنے مشکل ہے ستارہ دار کتا۔ بچا ہوا۔ بے میں۔ چرخ ہے تیار۔ یہی اللہ۔

بڑھے تھے خبریں کسی کام میں بڑھے تھے خبریں یہ سب غلطی تھیں خبر ہے۔ پھر
 اس نے کہا

لو ان اكون اكرم الناس

سب سے زیادہ مجھے ہی عزت ملے

قرآن ﷻ نے فرمایا

لا تسئل من امرک شياً الا الحلق نکى اکرم الناس

اپنی ضرورت کھانے میں سے کسی کو نہ بتاؤ سارے اللہ کے کسی کو نہ بتاؤ

کے سامنے جتنا عرض نہ کر لے کھانے کے سامنے چپ ہو جاؤ تو نہ تھی سب سے زیادہ عزت
 دعا فرمائے گا

پھر صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ!

میں حالتِ حاملہ کرنے کے لئے کتا کھ رہا ہے اور کتنے معصوموں کی جانوں سے غصہ رہا ہے۔ اللہ

تعالیٰ کے حبیب نے اس کا بھی طریقہ نکال دیا کہ کسی کے خون کا قتل ابھی نہ ہے سہی کے عوض

کیا یا رسول اللہ ﷺ!

اور یہ ان اکون اقوی الناس

آپؐ نے فرمایا

فوق کل علی اللہ تکن اقوی الناس

تو کل یکو اللہ پر یقین کرو اللہ پر بھروسہ کرنا یکو تو سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤ گے صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

اور یہ ان اکون اعظم الناس

میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں علم کے راستے میرے اوپر کھل جائیں تو آپؐ نے بڑا آسان راستہ بتلایا

اتق اللہ تکن اعظم الناس

تقوی اختیار کر۔ سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے صحابیؓ نے عرض کیا اور یہ ان اکون اعف الناس يوم القيامة

یا رسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ دنیا و آخرت کی دولتوں سے بچ جاؤں

آپؐ نے فرمایا کہ پاک دامن بن جا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی عزتیں تیرے قدموں میں ڈال دے گا صحابیؓ نے عرض کیا

اور یہ ان اکون من احسن الناس الى الله

میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں میری کوئی خصوصیت قائم ہو جائے آپؐ نے جہنم کے بغیر اس کا طریقہ بتا دیا کہ احسن ذکر اللہ اللہ کا ذکر نہ کرتے کہ اللہ تعالیٰ تجھے خصوصیت نصیب فرمادے گا

اب ہمارے مسائل کا حل اللہ تعالیٰ اور نبی کے رسولؐ کی زبان سے کتنے آسان طریقے بتلائے جا رہے ہیں ان کو حاصل کرنا چاہیے اور بارشادہ دونوں کے لئے آسان ہے اللہ

تعالیٰ نے مقصد تک پہنچنا بہت آسان کر دیا ہے ضروریات زندگی اور مقامات مختلف بتائے ہیں۔ کسی کو دینی روٹی کھانا ہے کسی کو گوشت کھانا ہے۔ یہ بتا دیا ہے کہ یہ چیزیں دنیا و آخرت نہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو سب سے بہت معیار زندگی دینی کر فی امت تک یہ نیک افرادوں سے نکل چاہئے کہ عزت و دست کا معیار دوست و رفیق نہیں۔ ان اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نافرمانی ہے۔ عزت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور دولت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ کسی فقیر کو یہ نہیں دیکھا ہے کہ بیت پر در بھر پانا ہے۔ ہوں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور یہ فقیر کی بھڑکی کی نہیں۔ القیادی ہے۔ سارے خزانوں کی چوکیوں میں ماسٹر کھدی تھیں۔

امام زین العابدینؑ کی کیفیت نماز

مسجد میں آگے آئے اور امام زین العابدینؑ اللہ تعالیٰ نماز پڑھا ہے تھے۔ سارے نمازی ہر گھنٹے کے شروع ہوئے۔ آخر تک نے پھر کیا۔ پھر لوگ اندر گئے۔ اور ان کو پکڑے۔ محبت کر رہے تھے۔ حضرت علیؑ آپ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ ساری مسجد میں آگے آئے۔ فرمایا۔ نے کہا کہ جہنم کی آگ نے آپ کی آگ کا پتہ ہی چھڑے نہیں۔ اور جہنم ہی آگ نے آپ کی آگ سے مانوس تھا۔ یہ بھائی ہمارے ہوئی نہیں سے نکلے۔ اسے درجے کی آگ سے کہیں کہیں سے سلام پھیرنے تک اللہ ہی اللہ ہوا۔ کوئی نہ ہو۔

حضرت علیؑ کی کیفیت نماز

حضرت علیؑ کی زبان میں تیر کا اور تیر کوک دھو۔ اندر بھنس گیا۔ نکالا پانچ نکل نہیں۔ ہر ایک تکلیف ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مجھ کو نماز پڑھیں تو نکل لیں گے۔ تشریف لے گئے۔ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نماز شروع ہوئی۔ لوگ آئے اور انہوں نے بڑے ہنگام سے اس کو نکالا۔ ہوتا۔ وہیت تو نکل نہیں سکتا تھا لیکن جہنم سے روئے آگ کو اللہ سے جڑی ہوئی تھی۔ سلام پھیرنے کے بعد چھوٹا چاک تیر کا لئے آئے ہو۔ کہا کہ تیر تو ہم نے نکال دیا۔ کہہ کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔

تایید ہوئی تو انہوں نے کہ نہیں پہنچے تھے لیکن میں تم کو کہنے کو تیروں کو یہاں تک جلتی تو راز نہ تھی ہے۔ کہ اللہ اکبر سے لیکر سلام پھیرنے تک کسی کام میں نہ آئے۔

اسلام کی محنت ہی نہیں کرتے۔ ہماری مدد کی محنت کا رخ اپنے طاغوت کو کرنے پر ہے اور اپنی چیزوں کو خوار کرنے پر ہے۔ آج کو کھانا پینا مل رہا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں بھی ایک کھانا ہوا تھا۔ ۱۹۳۵ء کا حال۔ انیسویں آج کا حال دیکھیں۔ ۱۹۳۵ء کے گھر اور آج کے گھر ایک ہیں۔

سارو کی محنت احرار نے توڑ دھڑکتی پائی ہے
تھکاتی ہو رہی ہے۔ جو تھماڑ ۱۹۵۲ میں
پڑھ رہا تھا وہی تھماڑ ۱۹۹۵ میں پڑھ رہا ہے
محنت کی نہیں۔

اس کو دو جو خزانوں والا ہے

صیبہ کی بیوی آنا کو منع نہ رہی تھی۔ آگے کو کہنا، چڑھیں سے آگے بیٹے چلی
 گئی۔ پیچھے تھیں آیا، انہوں نے سہارا دیا، اٹھ کر اس دورے پر اور تو بڑھ چکا۔ کہے۔ بے گھر ہیں نہیں
 تھا۔ صرف رسی آتا تھا۔ ہوئی وہ کس آتی تو کہتے تھی۔ آگے کہاں گیا؟ کافی دیر ملائی
 تو کچھ بھی نہیں آیا تو کہنے لگی۔ تو نے صدمہ کر دیا ہے؟ کہاں ہیں۔ بیوی کہنے
 لگی۔ ایک روٹی بھنا آگے تو رکھ پختے۔ آجھی تو بھی مل کر کھا جیتے۔ انہوں نے کہا
 نہیں۔ نہیں جس کو دیا ہے۔ اور بڑے عزتوں والا ہے۔ بھوک ادب زیادہ چمک آتی تو
 دروازے پر دستک ہوئی۔ آجپہ دروازے تک گئے اور اندر گھر سلگراتے ہوئے تھکے ہونے لگے اور
 ان سال میں تھے۔ پورا گھر اسوار گشتے کا اور روٹیوں کی پیچیر بھری ہوئی۔ کہنے لگے
 اصل میں روٹی ایسے کی سے ہے۔ میں نے بھی جاتہ صرف روٹی کے لئے۔ ان نے ساتھ
 ساتھ ساتھ بھی دے دی۔

ہم سب بچوں کیساتھ جلتے کرتے ہیں
 ذکوہ تواریف فریب کا حق آواز ہے

ایک وہ دوس لے لو

ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا ایک انٹ اس کے ہاتھ میں سے اور

کہا مجھے یہ بات بچانا ہے۔ طے لے کر کہ "تختہ کاغذ کے" تختے کا کوئی ایک ماہ
پولیس درہم کا حضرت علی نے کہا۔ اور بھائی! اور اگر کاغذ خریدار ہوں۔ نقد
دینے پر بڑے ہو تو کسی اور کو لے اور اور احبار میں لے سکتا ہوں۔ اس نے کہا، ہاں! میں تمہارے
آپا لے لیں۔ مگر یہاں ہندو۔ دو آدمی انتہائی ہندو اپنے گھر پر آئے۔

وہیں بیٹھ ہی تھے کہ ایک "اسرائیلی" باور کھینچا۔ "ہر بات اس وقت" علی
نے کہا۔ میرا ہے۔ پوچھنے لگا۔ کہتی ہے۔ "کہاں ہیں۔" تختہ کاغذ کے۔ "تختہ نے کہا
کہ وہ کاغذ ہے۔" اسی وقت دواؤں کے لئے اور دھت کے لئے پڑے۔ اور حضرت علی نے ۶۰ درہم
اس کے گھر بھجوائے۔ ۶۰ درہم ہاتھ میں لے کر گھر آئے۔ وہ گھر میں "کے" درختوں کا مرنے کے
ساتھ رکھے اور کہی۔ "خیر ہے۔ یہ کاغذ ہے۔"

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

جو ایک دے گا میں اس کو دس دن کا۔ یہاں کا بھانا ہر مسلمان پر فرض ہیں
انہی کے لئے اور بچے کا بھانا کہ اس سے دنا دھت اور دے۔ سو پھر دنا دے۔ رشتہ
پھر دنا دے۔ یہ تو فرض ہیں ہے۔ "کہہ کہتے ہیں کہ تبلیغ میں ہر بندہ ہیں۔ ان کے پیچھے ان
کے گھر کے اچھے مسائل ہیں۔ "تختہ کاغذ کے علی نے کہا۔ "کے لئے جا۔ ہے یہ کہ اس
سے مسائل حل ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ سے پڑیں گے۔ ایسا "کے گا۔ "تقری
آگے کا "تختہ تعالیٰ کا نہیں تھا ہے۔"

نصیری چیز بتائی

رمضانہ فاعلموا بعقولہ

دینے والے مال کو خرچ کرتے ہیں۔ اس کا کوئی وجہ نہ ہوتا ہے۔ "نصیری کے لئے
ہے اور تاج کے لئے زکوٰۃ ہے۔ "تختہ چیز بتائی۔"

وَيَوْمَئِذٍ نُّنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ قُلُوبِ

جہاں نہیں رہے۔ "علی ضرور بات کا ہم بھی حاکم لے لے۔ ہے میں۔ "یہ نہیں کہ نماز
رکعت تکتی ہیں؟ اور نماز کے فرض تکتے ہیں؟" اور نماز میں بیچ دنا ہے؟ "تختہ

تجوی سے نکل رہے ہیں تو انہوں نے گھوڑے کی نگاہ پکڑ لی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ بیٹھے کوئی چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا آج برحقان نے اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کیا وہ قبول ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک ہمت کی حور سے شادی کی ہے۔ اس کے واپس میں سارے جنتیوں کو بلا دیا ہے۔ میں بھی اس کے دنیسے میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ تو میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے علم پر آ جانا۔ یہی ہمارے تمام ماکر، کامل، پھندہ کار، ہمیں اس ایمان کی یہ سچہ وصل نہیں اس لئے یہ حمت کرنی چاہئے کی کہ محنت کرتے کرتے ایمان میں شغ پر جانے کو ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے حصوں کے سامنے بے حیثیت نظر آئے۔ دیکھو! میں جب علم الہی توڑتا ہوں تو گویا میں نے اپنے نفس کی خواہش کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھی اونچا کر دیا۔ جو یہ تبلیغ کا کام ہو، آپ اس میں اس بات کی محنت ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے حصوں کا پابند ہو کر رہے۔ ہر کی زندگی پابند بننے کے لئے ایک دن کافی نہیں۔ یہ ہر دہریس کی محنت ہے۔ پھر چار مہینے لگانے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ یہ مستقل محنت ہے کہ وہ انسان اپنے ایمان کو پکھنے کے لئے وقت نکالیں۔ ہر بھی ہوتی ہے تو ساری زندگی ہر ہیز کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری زندگی کی ساری گردش نیز بھی ہو چکی ہے۔ یہ ایک دن میں تو نیکو نہیں ہوتی لیکن ہاوسہ ہونے کی بھی کوئی بات نہیں۔ ایک مرتبہ توبہ کر لیں تو پچھلے سارے گناہ مٹا دیں گے۔

ایک ہی وار میں دو ٹکڑے

غیر کا قطعہ بھی ہوا! ہر کڑ سے نہیں ہوا۔ کڑ سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: کل جنتہ اس کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پیار رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے پیار کرتے ہیں۔ چاہیں کی محبت حضرت کڑ نے فرمایا کسی امارت اور حکومت کی خواہش بھی دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ آج خواہش پیدا ہوئی کہ کاش جنت اچھے مل جائے کیونکہ آپ نے جو ارشاد فرمایا، یہ بہت بڑی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے پیار

نہرتے ہیں۔ تو اچھے دن فرمایا آپ نے ملن کہاں ہیں؟ ملن کی ہاتھیں خراب
تھیں دیکھ نہیں سکتے تھے۔ کہا کہ یہی آنکھیں خراب ہیں فرمایا جاؤ جلیا
کیا آنکھوں میں لالہ لالہ پھر فرمایا کہ جاؤ ان سے پہلے آئیہ صحابی کھڑا اور سونے
تھے حضرت سعید بن عاص بہت بڑے صحابی ہیں خالکین سے ملنے سے شکیہ ہو
کئے ان کا فروں میں۔ تاکہ اندھا ہوا آیا کہ کوئی ہے حضرت سے مقابلے میں؟

علمت حیمہ انی سرحب مشاک السلاح بطل محروب
”میں دوسرے ہوں میں کوئی نہیں چاہتا ہے ہتھیاروں کا آزمایا ہوا
ہوں“

حضرت ملن جواب میں آگے بڑھے

والا اللہی محسنی نسو حیلو کلیث العبابات کویہہ العنصر

میں بھی آ رہا ہوں جس کا نام ہے با، ماں نے میدہ دکھا ہے میدہ شیر کو کہتے
ہیں شیر کے عربی زبان میں سو۔ کہ قریب نام ہیں میں شیر ہوں جنگل کا جس کو دیکھا
سب کے ہوش گم ہو جاتے ہیں کہا
کلیث غابات

میں جنگل کا شیر ہوں ایک ہی وار میں دو ٹھوڑے کر دیئے اور شیر کے قتلے کے
دردازے کو گھبرا کر پھینک دیا جس کو بعد میں چالیس آدمیوں نے اغوا کیا

ہو نہاں بڑے ہوتے ہیں تو دین میں آنے کے بعد اصرار بھی نہ سے بن جاتے ہیں
تو میں لوگوں کو اتھ تعالیٰ نے دیا میں وجاہت رکھتا ہوں میرے بھائی: کیوں قضا کر تے
”کتھے کاٹو گے؟“

حضرت عمرؓ کا زہد

میرے بھائی!

حضرت عمرؓ بڑے ہو گئے سچا پتہ لے کہا کہ آپ یہ بڑھے ہو گئے ہیں اور یہ بہت

وفات کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ یہ اب اپنا طریقہ تبدیل کریں اب یہ چٹا کپڑا پہنیں اب یہ اچھا کھانا کھائیں اب یہ کوئی نوکر رکھ لیں جو ان کے لئے کھانا پکایا کرے لیکن بھائی بات کن کرے؟ انہیں نے کہا کہ بنی سے کچھ وہ بات کریں حضرت غصہ کو بڑھایا گیا کہ آپ بات فرمائیں اگر حضرت بان بہ کئی تو پھر ہماری بات بتا دینا اگر نہ مانیں تو پھر ہمارے نام نہ بتاتا اور یہ مشورہ کرنے والے کون تھے؟ حضرت عثمان حضرت علی حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد اور حضرت زبیرؓ یہ چھ صحابہ تھے یہ بڑے بڑے صحابہ مشرور کرنے والے ہیں

حضرت غزالی بنی کے گھر میں آئے بنی نے کہا اباجان! آپ بڑے عی ہو گئے ہیں اور ملکوں کے وفد آتے ہیں بڑے بڑے بادشاہوں کے وفد آتے ہیں اب آپ اچھا کھانا کھایا کریں اچھا لباس پہنا کریں اور کوئی نوکر رکھ لیں جو آپ کی خدمت کیا کرے جس سے آپ کو راحت پہنچے فرمایا بنی: گھر والے کو بت دیتا ہے کہ میرے گھر میں کیا ہے؟ کہنے لگی ہاں فرمایا بنی: تجھے پتہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے بھی بیت بھر کے کھانا نہیں کھایا فرمایا: یہ تجھے پتہ ہے کہا ہاں پتہ ہے کہ صبح کھانا تو شام کو نہ کھایا شام کو کھانا تو صبح کو نہ کھایا کہنے لگی ہاں فرمایا بنی: تجھے پتہ ہے کہ ایک وفد کھانا تو نے گھر میں ایک پھوٹی سی میز پر رکھ دیا تھا اور حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تھے آپ نے کھانے کو میز پر رکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور آپ نے غصے سے وہاں سے کھانا اٹھا کر زمین پر رکھ کر کھایا تھا کہنے لگی ہاں فرمایا بنی: تجھے یاد ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک سی جوتا ہوتا تھا جب بلا ہوتا تھا تو فوری دھوئے تھے اور دھو کر اسے خشک کرتے تھے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جاتا تھا اور حضرت بلالؓ اذان دے کر کہتے تھے یا رسول اللہ ﷺ! الصلاة تو ابھی آپ کا جوتا خشک نہیں ہوا تھا تو آپ انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کا جوتا خشک ہوتا اور اسے پہن کر پھر آپ کا نماز پڑھا کرتے تھے

فرمایا اسے بنی! تجھے یاد ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں دو چادریں

جہ پہنچتی تھی ایک پادری پہلے بھیج دی ۔ دوسری میں دیرونی تو آپ کے پاس سوائے اس پادری کے کوئی کپڑا نہ تھا تو آپ نے پادری کو کاٹ لیا کراپے سڑکڑا سا ٹکڑا اور جا کے نماز پڑھائی تھی فرمایا کیا تجھے یاد ہے؟ میں نے کہا ہاں یاد ہے پھر حضرت فرمادنا شروع ہوئے

فرمایا نبی! میں نے سیری اور میرے ساتھیوں کی مثال انکی ہے جیسے تین راہی تین مسافر چلے۔ پہلے ایک چلا اور چلتا چلتا منزل مقصود پہنچا۔ پھر دوسرا چلا اور وہ بھی چلتا چلتا منزل مقصود پہنچا۔ اب سیری باری ہے اللہ کی قسم! میں منہ نہ کر رہا ہوں کہ طریقے سے نہیں جوں گا اور پہنچے آپ کو اسی مشقت پر وہ کھوں گا۔ یہاں تک کہ میں اپنے نبی سے جا کر مل جاؤں۔ میرے دوست بھی ایک جگہ پہنچ چکے اب سیری باری ہے مجھے بھی پہنچنا ہے میرے بھائیو!

حالانکہ حضرت فرمادنا انہیں تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے نبی نے کہا کہ اے عزرا! میں نے جنت میں ایک حسین و جمیل و خوبصورت محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ تو مجھے کہا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا محل ہے۔ جب میں کس میں داخل ہونے لگا تو فرشتے نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ محل ہے یہ محل کا محل ہے

میرے بھائیو!

میں کو جنت کی ویسی ہزار تین ملیں اور آپ نے فرمایا میرے دو دیر ہیں دنیا میں اب وہ دیر مٹا اور وہ دیر ہیں آسمانوں میں جبرائیل اور میکائیل اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن انھوں کا میرے دو کیں طرف اب بکراؤ انہیں طرف حرا اور جلال میرے آگے آگے اذان دیتا ہوگا۔ یہ ساری خوشخبریاں سن لی ہیں لیکن جینے سے کہہ رہے ہیں میرا سر زمین پر ڈال دے میں اپنے چہرے پر مٹی ملتا جا رہا ہوں کہ میرے زہ کو اس پر ترس آ جائے گا۔

تھیں اللہ نے انہیں بہت بڑی ہمت دی تھی تو ان سے نکال کر اسلام میں لے کر

تھیں۔ خدا ان کو لوگوں کی خدائی سے نکال کر میرا کلام بنادے۔ لوگوں کی عبادت سے نکال کر میرا

عبادت بنادے۔ باطن نے ظہر سے نکال کر اسلام کے محل پر لگا دینا کی تھی ہے

نکال کر آخرت کی ممانعت پر لے کر۔ اللہ نے انہیں دین کے لیے کر دیا ہے۔ انہیں دھوکہ دین کے

یہاں تک کہ اللہ کا اصرار ہے کہ اس نے کیا کیا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ یہ ہمیں سے جو

تھی وہاں ہمت میں ہے کہ وہ جو وعدہ ہے کہ تمہارا، لگ ہے کہ تمہاری اور ان کو ان سے

لگا اور اللہ تعالیٰ مراد تھی۔ دھوکہ دین کا کہ اللہ تعالیٰ جو مادی حقیقتیں تو جی چاہی لیں۔

یقین کیا۔ وہ دوسری کیا۔ وہ دوسری کیا۔ وہ دوسری کیا۔ وہ دوسری کیا۔

میں قرآن تک۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا۔

پھر انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا۔

نہ۔ یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہے۔ یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہے۔

پھر کہہ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری ہمت کوئی ممانعت نہیں

لے سکتا ہے۔

تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری ہمت کوئی ممانعت نہیں

لے سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری ہمت کوئی ممانعت نہیں

لے سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری ہمت کوئی ممانعت نہیں

لے سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری ہمت کوئی ممانعت نہیں

ایک انصاری صحابیہ کی محبت

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصاری صحابیہ تھیں انہوں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی

ہے تو ارٹھی ابھی پروہا عمر میں نہیں آ رہا تھا۔ کھڑکی میں پروہا کا علم آ گیا ہے۔
خود آواز آئی تھی میری ہوا تھا۔ تو یہی ہے جیلتی سے کہہ رہی ہیں۔

ماذا فعل رسول اللہ؟ ماذا فعل رسول اللہ؟

ایک آدمی نے آکر کہا فصل روجک۔ عمر و بن ابی اس کی بی بی نے یہ خبر دی کہ فصل
زوجک تیرا شوہر لڑکھو گیا تھا۔ انا لله وانا اليه راجعون ماذا فعل رسول اللہ؟ یہ
تو کاتھ کے حال کو کیا ہوا؟ شوہر نے پھر کہا کہ تیرا بیٹا شہید ہو گیا؟ اس نے پھر کہا،
انا لله وانا اليه راجعون۔ بتاؤ کہ اللہ کے رسولؐ کو کیا حال ہے؟ اس حالت کا خاتمہ

ہوا اور بھائی تینوں شہید ہو گئے تو اس کے پیچھے کوئی نہ رہا لیکن حضور کریم ﷺ کی محبت، یہی ہے کہ اس کو
ان کی پرواہ ہی نہیں کہ کیا کہ حضور ﷺ ٹھیک ہیں۔ حسنی نفور عینی۔ اب
نیک حضور کریم ﷺ کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں تو تجھے بہن اور سکون نہیں آ
سکتا۔ تو وہ لڑکائی احد کی طرف۔ اب وہاں جا کر حضور ﷺ کو نہجی ہیں کہ سانسے سے
مضو۔ ﷺ تشریف دار ہے جس اور یہ عورت آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کے سامنے ان کو بڑا کر رہی
ہے۔ یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں تو سہارا بھال بھی مت بے تو مجھے انی غم نہیں

آپ کی جعفر سے محبت

آپ حضرت جعفرؓ کے غم رکھے۔ وہ آپ کے پورا زو بھائی تھے۔ اب چارے
پہلے سے دھکے کھا رہے تھے۔ پائی بھری آپ بھٹ میں ہے۔ فتح نہیر پر وہیں تشریف
لے آئے۔ ایک سال بھی اپنے پاس نہیں آھا کہ پھر واپس آ رہو۔ اب یہ شہید ہوئے تو
آپؐ نے فرمایا۔ اے جعفرؓ! تیرا اہل گھر پر بہت ہی ممانی کر رہا ہے لیکن۔ یہ ہے ماہر و حیرت قربان
ہوتا مجھے زیادہ محبوب ہے۔ تیری جدائیاں مجھے مر رہی ہے اور تیرا میرے ساتھ۔ ہوا اتنا پیار نہ ہوتا جتنا
یہ پسند آ گیا کہ تو اللہ پر لدا ہو گیا۔ اب نہیر کے سوئی پر حضرت جعفرؓ آئے تو آپؐ نے
فرمایا۔ کہ میرے آئے کی مجھے نہیر کی فتح سے بھی زیادہ خوشی ہوئی۔ ان کے گھر گئے تو حضرت امینؓ
تو جیسا کہ لڑکھو کے تھیں کو بھال کر رہے ہیں بی بی جی جس۔ اب حضور کریم ﷺ کو بیٹھنے کا بیٹھنے لے آئے

تو آپ کا چہرہ ساڑھا۔ انا نے آپ کے چہرے پر دیکھا تو قہوڑی مس۔ یاد ہوئی کہ حضرت کے ساتھ کچھ ہو گیا ہے۔ پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔ حضرت بعض کے شہسپے تھے جن کو محمد اور عبد اللہ سب سے بڑے تھے جن اور میرا تھا۔ عبد اللہ سب سے چھوٹے تھے۔ ان تینوں کو آپ نے بلایا اور ان کو یاد کرتے ہوئے رونے لگے۔ ان کی طرف سڑ کر کے تو حضرت انا نے دیکھا۔ آتو نیچے ہوئے۔ پوچھا رسول اللہ ﷺ! حضرت کا کیا ہوا؟ پوچھا آپ کے نوسو جھک رہے تھے۔ وہی بتانے کے لئے کافی تھے لیکن راجے کو شک کا سہارا کہ شاید زخمی ہوئے ہوں یا شاید زندہ ہوں تو آپ نے فرمایا: اسماء احسب۔ تو اپنے اللہ سے اجر کی امید رکھ۔ وہیں ٹکر کر کے ہوش ہو گئیں۔

ایسے مگر نے جب اسلام یہاں آکر ہم تک پہنچا
یہاں؟

تار سے مگر نہیں ٹوٹیں گے۔ ہم اس کامی نہیں ہیں۔ آئے کہ نہیں تعلق
چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اتنا نہیں آزمائے گا۔ کچھ تو قدم اٹھائیں۔ اس کا کو اپنے
نے تو سمجھیں کہ دین کا کام کرا میرے لئے ہے۔ پہچانا تار سے لڑے ہے۔ تین
اور میان میں ایک واسطہ ہے۔ ایک گھنٹہ میں نے بات کی ہے۔ اس میں تہہ کہ تبلیغی جماعت کا ممبر
نہیں۔

دو باتیں کی ہیں اللہ کے واسطے اور اس کے رسول کے حکموں کے پابند بن جاؤ ورنہ برباد ہو
جائیں گے۔ اپنی عورتوں کو بھی سمجھاؤ اور اپنے آپ کو بھی سمجھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں
نوا بھی ٹھکو اور اپنی عورتوں کو بھی نکالو۔

ایک بار کی

امام اسماعیل قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔ ایک یہ دساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ سب
امام اسماعیل نے یہ آیت پڑھی:

السَّارِ وَالسَّارِغَةُ فَاقْطَعُوا رِجْلَيْهِمَا

الح

چودہ سو ارب و چار ہجرت کا ہاتھ کاٹو گے

ان اللہ غفور الرحیم

تو بد کے کان کھڑے ہو گئے اور کہتے تھے کہ

کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو جہ نے کہا

لیس کلام اللہ

یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے یہ اوتھ جہ نے وہ اکبرہ بابہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں

ہے پھر انہوں نے کہا کیا تم عالم ہو؟ کہا نہیں پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ

واللہ غفور الرحیم ہے اور یہ واللہ عربی حکیم ہے۔ بد نے کہا اللہ کے بندے اچھے

تو تمہو کو کیا کیر بابہ چودہ ہاتھ کاٹو اس علم کے ساتھ غفور رحیم کا کلام

جرتا نہیں لو غفور الرحیم لو بمعکم بقطع غریب حکیم یہ کھیلے علم کے ساتھ

چرتا ہے غفور رحیم مجھے علم سے جو نہیں کہتا یہ باری آج کہہ کر

کچھ آگئی ہے یہ ترجمہ آپ کو آتا تھا کسی نے تو ضرورت پڑی۔ وہ تو قرآن پاک کی

روح کو سمجھتے تھے ہم راج نہیں سمجھتے لیکن پھر بھی میں ضرورت ہے یا ایہا العین

اصوا سچی دھرتی قرآن پاک میں نہیں پکا رہا ہے؟ کبھی مجھے سوجھا ہے کہ قرآن پاک میں

یہ دفعہ نہیں پکا کریم سے مطالبہ کر رہا ہے اللہ مہیا نہیں اس میں بہت سارے احکام و نوا

چاہتے ہیں اور اسی طرح بہت سارے احکام ایسے ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں تھے اور انارے

ذکے نہیں ہیں مثال کے طور پر یا ایہا الذین اصوا لا تقولوا اعدا یہ علم آج نہیں

ہے۔ یا ایہا الذین اصوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی آج یہ علم کوئی نہیں۔

یا ایہا الذین اصوا اذا ناجیتم الرسول فقلعو الصیح یہ علم آج کوئی نہیں اسی طرح

کے دس قسم ایسے تھے جو حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے ساتھ عام تھے اب کوئی نہیں۔

پھر ان کے خداداد بانی میں غور کیا کر اس میں کھرا دکھتا ہے؟ ایک ہی قسم کو اللہ پاک بار

بارہ بار پڑے

یا ایہا الذین اصوا اتقوا اللہ حق تعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

يا ايها الذين امنوا ادخلوا في السلم كافة

يا ايها الذين امنوا ادعوا لله ورسوله

يا ايها الذين امنوا هلموا الىكم واهلكم ذللاً

يا ايها الذين امنوا اذ قمتم الى الصلوة فامسكوا وجوهكم

ان تمام نگرار کو جمع کر دیا جائے ایک ہی قسم ہے، بار بار کہا جا رہا ہے۔

ایمان والو! مسلمان ہو جاؤ۔ اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور قیود و حکم کو اُترتے

کیا جائے تو چند دن کے قریب اور نگل جائیں گے تو ۳۰-۴۰ سے قریب احکام سر جو جائیں گے تو ان ۱۲۰

باقوں کو آدمی پورا کریں۔ اس حد کو آپ حتیٰ نہ سمجھیں۔ آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔ میں

الفاظ سے کہہ رہا ہوں۔ اس وقت پورا میرے ذہن میں نہیں ہے۔ جو چند باتیں

میں انہیں قوی کر رہا تھا تو بیٹھ لی زندگی بن جائے۔ استقامت مان کام ہے اس کو زندہ کرنے

کے لئے۔ ہم کہتے ہیں نگر بھالی۔ برسلسن پٹن پھر ۱۰ سالہ میں جوئے اور عورتیں اس میں

جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کسی عورت کا نام نہیں لیا سوائے عمرہ کے

عورت کی ذات اور اس کا نام تک بھی نہ دیا۔ میں جیسا امریکہ میں آئے سے کیا اللہ

تعالیٰ کا قانون بدلے گا؟ قانون دینے ہی رہے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے محبت ہو تو امریکہ

میں رہنا آسان ہے۔ اگر محبت اللہ اور اس کے پیارے سے نہیں ہے تو۔ یہی میں رہتے ہوئے بھی مشکل

ہے

حضرت آسیہ کا واقعہ

محبت ہو جائے تو کوئی راز نہیں سہرا۔ حضرت آسیہ خاتون فی سبیلہ

یونانی آسیہ کو ایمان لے آئی ایمان اور رنج ہو گیا۔ پوری مصری حکومت کو کھڑا کر

دی۔ نہیں چاہئے ہکا دو مولیٰ پر سولی پر تھکا آسمان ہے۔ سب سے پہلے سولی کا

ایجاد کرنے والا بھی فرعون ہے۔ ہاتھوں میں کیل گاڑ کے کھڑی گاڑ دیتا تھا۔ اب باری آئی

آسیہ کی۔ اگر وہ کھلی کہیں نہ لئی تو دل میں ایمان تھا۔ صرف زبان سے کہہ دیتی تو اس کے

میں نے یہ سنا تھا کہ تعالیٰ تعریفیں یہاں کی ایک صفت ایسی آتی ہے کہ جو انسان اللہ جان پر
تھیل ہانا محبوب میں ہوتا ہے تو وہاں صفت میں آتی تھی۔

ابھی اس آدمی نے یہ عرض کیا ہے کہ مولا اس سے پہلے اللہ ایمان ہو تو وہ ہزاروں
بائے کرے گا۔ یہی یہ کافی ہے۔ لوگ یہ نہیں کہے؟ تو ان کو فرمت ملے گی کہ
کہنے

دین کے معاملے میں مخلوق کو نہ دیکھو

ایک چھوٹی کتاب تحریر کی میں ہے اس میں ایک کہانی تھی باپ بیٹے
دونوں کو ملے یہ سوار جا رہے تھے لوگوں نے کہا دیکھو بیٹے ظالم ہیں کہ وہ سارے
بے۔ دونوں اس پر غصے ہوئے ہیں۔ تو باپ نے کہا بیٹا اتنا زور
لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ان کی رہاں بند ہو جائے۔ کے کہہ اور لوگ کھڑے تھے۔
انہوں نے کہا یہ کیسا ظلم ہے خود سوار ہے۔ بھولے سے بیٹے کو پیول چلا رہے ہیں۔ تو باپ نے
کہا بیٹا اتنا زور نہ دے۔ جا میں بیٹے چنا ہوں اور وہ لوگ یہ کہیں گے۔ تمہارے لوگ کے کھڑے تھے۔
انہوں نے کہا یہ کھانا تو نہ ملتا ہے۔ خود سوار ہے اور باپ کو بیٹے چلا رہے ہیں۔

اب بیٹا بھی سواری سے اتار دو دونوں پیول سواری کے ساتھ چل رہے تھے۔
لوگ کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا یہ کیسے چلے لوگ ہیں؟ سواری ساتھ ہے اور پیول چل رہے
ہیں تو باپ نے کہا بیٹا اب کیا کریں؟ تو بیٹے نے کہا کہ مجھے کوئی بات نہیں۔
مجھے کوئی بات نہیں رہے ہیں۔ تو وہ تصویر اب بھی میرے ذہن میں ہے جو ان لوگوں کے ذہن
میں کتاب میں دیکھی تھی

مالک بن دینار کا واقعہ

مالک بن دینار زیادہ تھے ہزاروں ایک ہزار دیکھی تھی تو بصورت
ہی پر کشش تھے اس کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے کہا کیا بات ہے؟ کہا میں تجھے خریدنا چاہتا

ہوں پہلے باندیوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی اور جو رئیس زادے مجاہد ہوتے تھے ایک لاکھ روپے کی خرید کرتے تھے۔ کہا: اپنی! میں تجھ کو خریدتا ہوں۔ وہ ہنسنے لگی۔ مصطفیٰ کیا میرے جیسی کو تو غیر خریدے گا؟ کہا: ہاں میں خریدتا ہوں۔ تو اس نے خدا سے کہا: ان کو تیرا وہیں اسے "قانون" بنائی ہوئی ہے کہ اس کا سر در تخت پہ بیٹھا تو بیٹھنے تو کرائی کرتے تھے تو کہہ دے انہیں پکڑ کر، یا اس سے کہے۔ اس کا سر در تخت پہ بیٹھا تو بیٹھنے لگی کہا: آقا آج جا ہیڈ ہوں گے کیا؟ یہ بڑے میوں کہتے ہیں میں جس کی خریدنا چاہتا ہوں ساری گنل ہنسنے لگی۔ اس نے کہا: بڑے میوں کیا آپ واقعی خریدنا چاہتے ہیں؟ کہا: میں خریدنا چاہتا ہوں۔ کیا کیا پسند کرے؟ کہنے لگے: دینے تو بہت ہی سستی سے میں زیادہ سے زیادہ بھجور کی دو گھالیاں دے سکتا ہوں۔ گھالیاں جنہیں چرس کر بیٹھ کر باہر . . . جن پر اور بھی بھجور تھی ہو۔

دوسرے بیٹھنے لگے۔ اور اور بھی بیٹھنے لگا۔ بڑے میوں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہنے: بات یہ ہے کہ اس میں بہت ساری غلطیاں ہیں اس کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہا: کیا ہیں؟ کہا: خوشبو نہ لگائے تو اس کے اپنے اپنے سے جا پڑ جائے۔ روزانہ دانت نہ دے تو منہ بدبو سے خراب چھوٹا مشکل ہو جائے۔ روزانہ نگھمی نہ کرے تو سر میں جھمکے پڑ جائیں۔ سر میں بھی چھانچ کریم یا دھواں لگا کر دے تو بڑی بو جائے گی۔ چھانچ پانچاں اس میں اور نم اس میں دھواں اس میں لڑائی اس میں خداس اس میں اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے تجھ سے محبت کرتی ہے اس کی محبت ہر کسی طرف کی محبت ہے۔

ایک دفعہ ہی میرے پاس بھی نہ خریدے گئے۔ کہا: وہ کون سی ہے؟ کہا: وہ بھی سن لو کہہ کیا۔ وہ منی سے نہیں بنی صفحہ منہ زعفران اور کافور سے بنی ہے۔ اس سے چرسے کا نور نہ نکالنی کے نور میں سے ہے۔ اس کی گلائی صرف گلائی سات دینا کے اندر اس میں آجائے تو ساتوں دینا کے اندر میرے دشمنوں میں بدل جائیں گے۔ اور اس کی گلائی صورت کو دکھائی جائے تو سورن اس کے سامنے نظر نہیں آئے گا غروب ہو جائے گا۔ سندھ میں قحط

اب اندر میں ہو جائے۔ مراے سے بات کرے تو سردے میں نہ پھنساؤ چوتے
زندوں کو ایک ٹھکر دیکھ سے کیجئے چھٹ جا میں۔ اپنے وہ پے کو ہوا میں لہرا سے سارے جہاں
میں فریبو پھیل پائے۔ سات۔ اندر میں تھوگ آں، اے مجھے ہو جا میں۔ زعفران کے
بامات میں۔ اور مشک کے باغات میں۔ پران چا می ہے۔ تسخیم کے شیشے کا پانی
پینا۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکت میں پران چا می ہے۔ اپنی محبت میں لگی۔ ہے۔ وہ ہر گز
نہیں۔ محبت میں لگی ہے۔ وہ جس لگی ہے۔ نہ جھٹھے ہے۔ نہ ٹھاس۔ نہ
پیشاب ہے۔ نہ پاخانہ۔ نہ غصہ ہے۔ نہ لڑائی۔ ہمیشہ راضی۔ وہ ہمیشہ جواں
وہ ہمیشہ ساتھ رکھتا ہے اس پر موت نہیں آتی۔ اب تائیر سے دانی زیادہ بڑھتا ہے باتیر سے دالی زیادہ
بڑھتا ہے۔ کہنے لگا جو آپ نے بیان کی وہ بہت بڑھتا ہے۔ کہا۔ اس کی قیمت بتاؤں؟ کہا
بتاؤں۔ کہہ۔ وہ گھٹیلوں سے بھی زیادہ سستی ہے۔ کہا۔ اس کی کیا قیمت ہے؟ کہا۔ اس کی
قیمت ہے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے میں لگ جانا۔ حقوق کو راضی کرنا چھوڑا۔ اے خالق کو
راضی کرنا اپنا مقصد بنا لے۔ اب آگاہی رات نذر جوئے۔ جب سارے سورہے ہوئے خواجہ کے وہ
بکت اندھیرے میں چھ لیا کر۔ یہ اس کی قیمت ہے۔ جواں کی قدر ہے۔ رہے خود کھانا؟
کھائے تو غریب کو بھی یاد کریں کہ کوئی غریب بھی ہے کہ جس کو پہنچاؤں۔ پہنچانے تو پہنچری ہو
لگی۔

کہنے لگا۔ اپنی باتوں سے تو نے سن لیا جو اس نے کہا؟ کیا۔ سن لیا۔ کہا۔ تو اللہ
تعالیٰ کے نام پر آزاد۔ سارے تو کر آزاد۔ سارا مال صدقہ۔ ساری دولت صدقہ
اور اپنے سارا زے کو جو پر وہ قہار وہ اتار کے کر دے گا۔ اپنا لباس بھی صدقہ۔ اس نے کہا
بہت تو نے فقر اختیار کیا میرے آقا۔ میں بھی تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے بھی ہوں۔ پھر
روٹی کی مالک۔ نے شادی کر دی۔ پھر روٹیوں پہنے وقت کے ایسے لوگ۔ بے کہ لوگ ان کی زیارت
کے لئے آتے تھے۔

اب حکومت آپ سے شفقت لیتی ہے تو کھانا بھی دیتی ہے ماں۔ لیکن وہ بھاری چھوٹی
ہے کہ کبھی کھانا دیتی ہے۔ حلال پہ چلنے والے کے لئے زندگی مشکل ہو گئی۔

حضرت اسماءؓ نے اپنا حق معاف کر دیا

حضرت زینہؓ مشرکہ میں سے ہیں۔ حواری رسولؐ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! اے زینہؓ! جنت میں برائی کے دو حواری ہادی گمارا، جو ہیں عالم غفلتوں میں، ان میں بائیں چھنے والے برائی کے ساتھ ہوں گے، میرے چرخوں اور زینہ حواری ہو۔ جو دیر سے دائیں بائیں میرے ہر وقت ساتھ چلو گے۔ اس حواری ہونے تک جو پہنچتے ہیں۔ یہ حضرت زینہؓ کا بیٹا حضرت اسماءؓ کے ساتھ ہوا ہے کہ حضرت اسماءؓ نے اپنا حق معاف کیا۔ اپنے حقوق معاف کئے کہ چوتھ سے سلاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ملے لوں گی۔ تہ جہاد پھر وہ حال آئے۔

خود اپنا حال سنائی ہیں کہ میرا حال یہ تھا کہ زینہؓ ہر وقت حضور ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور میرے گھر میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کام بھی خود کرتی تھی۔ باپ کا بھی اندر کا بھی گھوڑے کا چارہ دلا، اور اونٹوں کا چارہ دلا۔ پھر گھر کا کام بھی کیا۔ ایک دن دو دن تین دن قاتل آیا۔ باپ موجود مگر شکایت نہیں۔ حضور ﷺ بھی موجود مگر شکایت نہیں۔ خدا موجود مگر لڑائی نہیں۔ کہ میرا حق اور کردہ عورتیں تو جلدی سے معاف کرتی ہیں میرا حق اور کردار، جو کہ حق معاف کرے کہ جنت میں ائمہ سے لوں گی۔

ایک اور حدیث اس کے متعلق سناؤں۔ ایک آدمی آیا ہے۔ دوسرا اس کے پیچھے رہا ہے۔ اے اہل بیت! اس نے میرا حق مارا ہے۔ حق لے کے دو۔ اور وہ آدمی آیا تھا کہ حق دیا میں اسے نہ۔ کاجبوری کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا لے کر اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ کہے گا۔ اس کی نیکیاں لے کر اسے دے دو میرے گھر اس کو دے۔ اے اللہ تعالیٰ فرما، میں نے اپرا کچھ دیا وہ اپرا دیکھے گا تو جنت نظر آئے گی۔ عالی شان عظیم الشان جنت۔ سونے چاندی کے کلات۔ او کہے گا۔ واللہ! یہ کس نبی کی جنت ہے؟ کس صدیق اور شہید کی جنت ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ ان کی نہیں ہے جو قیامت ان کو دے دے گی ہے۔ کہہ۔ واللہ! تمہاری کیا قیامت ہے؟ کہ وہ اپنا حق معاف کر دے یہ سنائی ہے۔ سنائی ہے۔ ابھی

میں اس سے نہیں لیتا۔ تجھ سے لیتا ہوں تو دے، مجھ کو ہنت

تو جو عرضیں اپنے خاندانوں کو میں نے کئے تھے وہ سنیں کی اور نہ حق معاف کر دیں گی۔ ان کو اللہ تعالیٰ دے گا۔ اپنے خزانوں سے اس کا جیسے حضرت اسماعیل نے اپنا حق معاف کیا، کبھی ہیں۔ اتنی بھوک نہ خاندان سے شکایت نہ اپنے دل سے شکایت نہ اور وہ رسالت میں کوئی شکوہ خود مہر اور غامضی سے جھیل رہی ہیں۔ عورت نے تو نیا سرا رکھی بھوک میں کمزور ہو جاتا ہے۔ ایک پڑوسی عورت نے جو یہودی عورت تھی۔ نبوی خانہ گاہ میں اس کا گوشت پکا کر فروغ کر دیا۔ اب جو اٹھی خوشبو تو کہنے لگی۔ میں بھوک سے چب چوٹی اور میں تھی

میں نے کہا، آگ لینے جاتی ہوں۔ اسی بہانے سے ایک آدھ بوٹی بچے بھی لھار دے تھی کہنے لگی اس اللہ کی ہنسی نے حال بھی نہ پوچھا۔ میرے ہاتھ میں آگ پکڑا دی۔ سر پہ گھبریں تو نکال بھی نہ تھا پکانے کا میں آگ کو یہ لڑتی۔ میں نے آگ پیچک دی پھر چھوٹی سر نہیں آیا۔

پھر کئی آگ لینے اس نے آگ تو دے دی کھانے کا نہیں پوچھا۔ پھر آگ اسے پیچک دی۔ پھر مہر نہیں آیا۔ یہ سارا حضرت اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ یہ چاہتی تو اپنے خاندان سے حق کا معاف کر کے گھر میں بٹھا لیتی نہیں بٹھایا تو تھی کا حادی بنا دیا۔ اور تھی کے حادی کو جو ہنت ملے گی تو حضرت اسماعیل میں نہیں چاہیں گی؟ اسماعیل بھی چاہیں گی۔ اللہ اکبر! کبھی حقیقت مند عورتیں نہیں۔ اور کیا میں مند مرد ہوں کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف اٹھا کے اتنے بڑے سہارے کر لے۔ نیلے لگی تیسری مرتبہ پھر تھی۔ اس نے آگ تو دے دی کھانے کا پوچھا نہیں۔ پھر میں؟ کے بیٹھ کے بہت روٹی۔ میں نے کہا۔ اے اللہ! کس کو کھوں۔ اب میں کس کو کھوں۔ تو ہی ہے اب تو ہی اسے۔ میں کس کو کھوں۔ اب اللہ تعالیٰ کو مہر آیا

یہودی آیا کھانا کھانے کے لئے۔ اس نے گوشت کا پیرا سر سنے دھکے کھانے کا آج کوئی آدھ گھر میں؟ کہنے لگی۔ یہ پڑوسی عورت اتنی تھی آگ لینے کے لئے، اس نے اٹھ کہا کہ میں بعد میں کھاؤں گا پہلے اتنا ہی چاہا بھی اس کو دے کے آؤ۔ پھر پھر ہوا اور میں اتنی تھی وہ اتنی تھی۔ اب اللہ! میں کیا کروں؟ اے اللہ! میں کیا کروں؟ اب اللہ! میں کیا کروں؟ تو کھانا نہ کر آئیں۔ میں نے رکھ لیا تھی۔ یہ وہ وقت تھی جو میں نے لئے ہیں

وقتِ حاجی دینا سے پہلے بھی اسلام اپنے نہیں پیغ دین اپنے نہیں بھلا۔
 اس کے نیچے دینی بڑی قربانیاں ہیں۔ صاف بانی کی۔ نہیں اُترا ہے جو کہ کو بیٹھ جاتی مائیں کھلی
 ہیں۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ۔ یہی کتنی ہے جس سے
 حقوق اور انکار۔ اگر کسی پر گناہ کی نازیباں بھی ایسی ہوتیں تو آج ہندوستان میں اسلام کیسے
 ہوتا؟

محمد بن قاسمؒ اور اس کی بیوی کی قربانی

محمد بن قاسمؒ کے لئے جس یہ سارا سرمہ ہے، عابد سندھ کا سارا سرمہ۔ اس چال پور
 سے تمہیں غم پہنچے اور اپنی بیوی کے ساتھ کل چلا۔ بیٹھے۔ چار مہینے کے بعد سارا سرمہ دوسری یہاں
 گزرا۔ اب وہ پھر شہید کر دینے کے۔ اس نے اپنی بیوی کو چار مہینے سے زیادہ نہیں دیکھا اور اس کی
 بیوی نے اپنے لانا کو چار مہینے سے زیادہ نہیں دیکھا۔ لیکن بے شمار دنوں کا اسلام دونوں مسلمان
 بیوی کے ساتھ میں چلا گیا۔ قیامت کے دن دونوں میں بیوی بیوی کی شان کے ساتھ جنت
 میں جا رہے ہوں گے۔ کوئی اس سے چھوڑ سوتا کیا تھا۔ بہت بڑا سودا کیا تھا۔

جوانی میں شہادت

حضرت ابو بکرؓ نے بیٹے مہر انسؓ نے حضرت عائشہؓ سے شادی کی۔ وہ بھی بیوی
 خوبصورت اور بڑی شاندار تھی۔ انکی محبت بیوی کہ جہاد میں جانا چھوڑا۔ با۔ حضرت۔ آریہ حق؟
 نے سمجھا کہ بیٹا ویسا نہ کر۔ محبت غالب آئی۔ کھڑے تھے۔ آپؐ نے قسم فرمایا۔ طلاق
 دو۔ طلاق دے دی۔ یہ جہاد باپ کے کہنے پر طلاق دینا جائز نہیں ہوگا۔ اب اگر جیسا باپ کہہ رہا ہے جو
 دین کو بھٹکتا ہے۔ جو دین کو بھٹکتی نہیں کہ کس وقت میں کیا کرنا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ
 نے کہا۔ طلاق دو۔ اسے طلاق دے دے لیکن بڑے پریشان اسے کیا تھا۔ پھر شعر
 پڑھنے لگے

ترجمہ "اے عائشہ! میں تجھے بھول نہیں سکتا جب تک سورن چمکنا ہے گا۔"

حضرت ابو خازن نے نہیں بنایا تو قرآن کیا فرما دے۔
 وہ دہریہ طرز سے تو جتنے نہیں کہ ملک سے نہیں طلاق دی تھی
 پھر عمر میں نہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیرا ہے
 ہے اور بھی تیس سال کی مرخصی دے دی۔ جس مالک کے سامنے آپ آتی ہے
 مالک نے شعر پڑھے ہیں

میں قسم کھاتی ہوں کہ آج کے بعد میرے جسم سے کبھی فہرہ پائیں ہوگا
 میں قربان ان جو دن پر کہ جو شہ کی۔ اور میں مرا اور نہ آئے ہی بڑھ کے مر سوں
 آئے ہی بڑھ کے مرنے موت کو گلے لگایا اور پیچھے ہٹ کے نہ
 آیا۔ جب تک زمانہ نہ گزرے اور جب تک ہمیں درخشاں پہنچ نہ سکے
 گا رہی ہیں اور جب تک رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات چلے گی
 ہے اسے بعد اللہ! تیری یاد بھی میرے سینے میں ہمیشہ تاسیر کی طرح
 رہتی ہے کی

یہ ایسے گھر اجڑے اور اسلام یہاں تک پہنچا
 میں آپ کو توفیق دے مت کی دعوت نہیں دے رہا بلکہ تم لوگوں کی آمد داری عرض کر رہا ہوں کہ
 آپ کے ذمے ہے جس نہیں لگا رہا
 میں تو آمد داری اور میری پہنچا رہا ہوں تو اس
 سارے دین کی محبت کا غما میرا رہا نہیں ہیں

حضرت ابو ذر غفاریؓ کی موت کا واقعہ

حضرت ابو ذر غفاریؓ کے مکتوبات غلامی
 ایک چوٹی ایک جی کوئی نہ تھیں۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ کی چوٹی تھیں وہ اس کے برابر
 حوالہ ہائے فہم
 کون جتنے حاصل دے گا! کون تیری قبر کھدائے گا! کون جتنے نہیں دے گا!
 ہمارے پاس تو چھوٹی نہیں ہے اس وقت کفر کا پتہ ابھی کوئی نہیں تھا تو ہوا کہ آج کے دن

کھدبہ اندکی بندی میں نہ سمجھتے بلکہ رہا ہوں نہ مجھ سے سمجھتے کہا کرتا ہے۔ میں ایک کھنڈل میں
تھوڑے میں نے اپنے صیب سے بنا۔ ان کانوں سے خاص نے نہ یاد رکھ کر آپ نے
قرعہ پڑھا کہ قریش

و عیش و حیداً و بصر و حیداً و بحس و حیداً و بصر علیہ طائفہ من

العسلمین

کہ تم میں سے ایک اکیلا زندہ رہے گا۔ اکیں مرے گا۔ اکیلا اٹھے گا
اور میں کی غور و نیاز مسلمانوں کی ایک جماعت پر بھیگی اور میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا مرے گا
جو میرے صیب کی قسم! میرے لیے کافروں۔ لا رہے ہیں۔ ان میں کوئی شک
نہیں۔ مجھے یہ نہیں پتا کہ کہاں سے آئیں گے اور کون آئیں گے لیکن کوئی آئے گا میرا ہاتھ پڑے
ضرور آئے گا۔ کیا بھی۔ وانی کہاں سے آئے گا؟ وقد اقطع الحاج ابی بن
کاملاً لزار کیا۔ زہدہ کھارو حراق کے درمیان راستہ میں پڑتا تھا جو حراقی سے آتے تھے نہ زہدہ
سے نزار تے تھے تو وہی نے کہا۔ مانی چلے گئے۔ نفع سر ہا۔ کیا اب حراق بھی کوئی نہیں آئے
گا۔ اسنے قریب مرے رہنے کوں آتا ہے تو قذاب مجھے تو کوئی حکم نظر نہیں آتی۔ کہا چل
چل۔ نصعی الطریق۔ چلا کچھ راستہ کوئی آئے گا۔ ایک دن زہار کوئی نہیں
آئے۔ دوسرا دن زہار کوئی نہیں آئے۔ وہ تیسرے دن آخری دنوں پر میں قوی ہو گیا نہ فرما

بجی میرے یہاں آئیں گے جہاز پڑھنے۔ ان کے لئے کھانا تیار کیا جائے۔ اتنا پیسہ لا
رہے ہیں۔ ایسا یقین کرتی ان گزر رہے ہیں۔ سانس اکڑ چکا ہے۔ بجی کو جہاز کہہ
رہے ہیں۔ بجی! کھانا کھاؤ۔ آج یہاں آئیں گے۔ میرا جہاز پڑھا جائے گا۔

تھوڑی دیر گزری تو دیکھ کر خوارا رہا ہے تو ان کی بی بی نے کمرے سے باہر نکال دیا تو ان کی
سوار ہاں میں ایشیوں پر سوار کون؟ عبد اللہ بن مسعود اور ان کے ساتھ ایشیوں کی تو بی بی نے کہا
کہ

هل لكم من رعية الى ابي خنر رعية الله عہ

کیا کیا تمہیں ابو زہر کی رعیت ہے۔ ماہیوں نے کہا کیا ہوا؟

رہو فی مبالغۃ السموت

کہا ۔ وہ کھرات میں ہے کوئی بتا دو چھتے والے نہیں تو سارے دو نے مجھ پر دے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا ۔ بعد یدہ امھما و اسماء ما ۔ اور ۔ ماں باپ ابو ذرؓ پر قربان ہم کو نہ کریں گے اور نہ مجھے دو آنری دوسن پر تھے ۔ کہنے لگے ابھی مجھے تھیں ۔ جس نے بھی حکومت کا کوئی کام نہ کیا ہو وہ مجھے تھیں ۔ تو یہ سب آئے والے سارے ہی ہنسنے نہہ کر پڑے تھے ۔ ایک انصاری فوجی ان کے کہہ میں نے آج تک حکومت کا کوئی کام نہیں کیا ۔ یہ میری دل سے اپنے ہاتھ سے انعام کی پوچھیں ۔ تائیں ہیں ۔ کہا کہ میں تو مجھے تھیں دے گا اور جب اٹھالی ہو گیا ۔ بتا دو چھتے ہوں ۔ فارغ ہو کر چھٹے لگے تو جی نے کیا ۔ کہا تیار ہے کھا لیتے ۔ کہا کیسے پتہ ہے آپ کو تھا ۔ میرے ہاتھ کہا تھا کہ میرے مہمان آئیں گے میرا بتا دو چھتے آئیں گے ۔ ان کے لئے کھا تیار کر کے رکھا ہے ۔ کہیں میری موت کی مشغولی تمہیں ان کی خدمت سے غافل نہ کر دے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے اسے گلا اور کہا ۔ ایا ابو ذرؓ تو زندہ بھی تھی اور مرنا اور بھی تھی

یہ صحابہ کیسے پہنچے تھے؟

حضرت علیؓ کو خصوصاً خداوندی آیا عبداللہ بن مسعود کے ساتھ قرآن پاک کی اشاعت کے شعار کے بارے میں کہا ۔ عبداللہ فوراً میرے پاس پہنچو جو ہے مجھے جے ملے ۔ حضرت عثمانؓ کا امر یہی اور وہاں سے لگے ہیں میرے کی نیلے کر کے کوئی نہ جے پوچھنی نہیں سنتے تھے ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ میرے کے لئے نہیں تھے ۔ حضرت عثمانؓ نے نہیں دیا تھا ۔ ابو ذرؓ نے دیا تھا صیبؓ کے فرمان نے دیا تھا کہ میرے ایک صحابی کا وقت آپ کا ہے اور جس نے چکا ہوں کہ اس کا جنازہ پڑھ جائے گا اور میری امت کی ایک جماعت پڑھے گی ۔ نگلے عمر کے کا جہاں جا کر حضرت عثمانؓ کے پاس کا بہت بتا دو تو محمد ﷺ کا کام چر دیا ۔ قرآن مجید سے ادا یہ قرآن نہیں سیکھا اس لئے قرآن مجید کچھ میں نہیں آتا ۔ قرآنی دعوئی

انگو میں نہیں آتی وہ اصل انگو میں نہیں آتا۔ اس کے لئے درجہ دارانِ حق انگو میں نہیں آتے۔
 انگو میں نہیں آتے۔ انگو میں نہیں آتے۔ یہ وہ منکر ہے جو انگو میں نہیں آتا۔ انگو میں نہیں آتا۔
 یہی ہے۔

تو میرے منکر

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔ یہ منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

قرآن مجید ایک منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔ یہ منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

قرآن مجید ایک منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔ یہ منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

قرآن مجید ایک منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔ یہ منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

قرآن مجید ایک منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔ یہ منکر ہے انگو میں نہیں آتا۔

پختہ یقین

میاں صاحب ہیں نصیب ہے ایک عورت اللہ تعالیٰ نے اس میں نہی اس کی

دو کھریاں تھیں وہ بڑا ہے وہ وہاں اتنی تو ایک کھریاں تھیں اس میں تم تھو دھماکے سے

کھڑے ہو

یار اب صفحت لعل حلاج فی سبیلک

اللہ تو خدا کن ہے جو تیرے واسطے میں لکھے اس کے دل کا بھی اس کی ہی پاں کا بھی

اے اللہ!

و عروسی و صہبائی

میری بکری مگر بوجی میرا بیٹا مگر کیا

و عروسی و صہبائی

میری بکری میرا بیٹا حضور ﷺ بھی میں رہتے تھے حضور ﷺ نے

فرمایا اے اللہ کی بکری! اللہ پر اپنے دلوں سے جیسے کہتے ہاتھ اللہ کے دُعا کو کوئی چیز

نہیں ہے وہ تو اس کا اپنے دُعا سے بچتا ہے اللہ کے دُعا کوئی نہیں کہ جس کے ہاتھ میں

ڈالے اللہ نے تو یہ اللہ کا پناہ سے لے لیا ہے۔ اللہ کے دُعا سے جیسے کہ بکری بکری رہے۔

اللہ نے تو اس کا اپنے دُعا سے لے لیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کی بکری! اپنے

دُعا سے کہ اس اللہ کی بکری نے حضور ﷺ کی بھی بکری میں سے بکری تھی وہی و عروسی

و صہبائی میری بکری میرا بیٹا بھیج دیجئے کہ بعنہ فی اہل

و مال تم میرا کارگر میرا بیٹا پھیلاؤ نماز پر اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا وعدہ نہیں

ہے روزے پر مخالفت کا وعدہ نہیں ہے روزے پر تقویٰ کا وعدہ ہے نماز پر

برائی سے بچنے کا وعدہ ہے حج پر غنی ہونے کا وعدہ ہے صرف تبلیغ کے کام پر مخالفت کا

وعدہ ہے اس کے علاوہ مخالفت نہیں ہے

جب وکیلِ طہان حلاۃ اور ہوا جہ طہانی مملکت پر ۱۱۰ھ

حلاۃ پہنچا تو اس سے زیادہ غریبی تھی اس سے زیادہ قتل تھے اس سے زیادہ روزے

تھے اس سے زیادہ عاری تھے اس سے زیادہ طہا تھے اس سے زیادہ دعا

تھے اس سے زیادہ متقی تھے۔ تمام سے لے کر نوادہ کا سارا طبقہ آج سے انھوں نے زیادہ دین وادب

لیکن یہ قریب نہیں ملنے والی آیت کوئی نہیں تھی جس طرف سے اس کا لکھا آیا شریوں کو رات

کے ذکر میں ملتا تھا کہ جوچ یوں کے بنا ۱۱۰ھ اور احسان کی طہا میں پھولتا ہوا وہ بھی

کے حکم کو توڑ دیا

فرزدق شاعر اور حسن بصریؒ

فرزدق ایک شاعر مکرر ہے۔۔۔ بیوی کے جنازے میں شریک ہے۔ حسن بصریؒ بھی آئے ہوئے ہیں۔ حضرت مسن بصریؒ نے کہا: فرزدق ہوگیا کہہ رہے ہیں؟ فرزدق نے کہا: آج یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا سب سے بزرگ انسان (مسن بصریؒ) آیا ہوا اور میری طرف اشارہ کر رہے ہیں اور لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا بدترین انسان بھی آیا ہوا ہے۔۔۔ تو حسن بصریؒ نے کہا: تو پھر آج کے دن کے لئے تو نے کیا سامان تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: حسن بصریؒ! میرے پاس کچھ بھی نہیں، اتنا ہے کہ اسلام میں بوزہا ہو گیا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں، میرے پاس اسلام کا بڑا منہ پتہ اور میرے پاس کچھ نہیں، جب انتقال ہوا تو خواب میں ملا ایک آدمی تو اس نے پوچھا: کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ کہنے لگا: اللہ پاک نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ ارشاد فرمایا: تو نے حسن بصریؒ سے کیا بات کہی تھی؟ یاد ہے تجھے؟ میں نے کہا: یا اللہ! یاد ہے۔ کہا: ہر او! میرے سامنے ہر او تو میں کہنے لگا: میرے پاس اس دن کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں اسلام میں بوزہا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ: میں تجھے اسی پر معاف کرے۔

ڈائجسٹ نہ پڑھیں

حضرت بشیر ابن نکرہ ایک صحابی ہیں ان کے باپ اللہ تعالیٰ کے راستے میں گئے وہاں شہید ہو گئے۔ ماں پیسے انتقال نہ دے سکی تھیں۔۔۔ یہاں تک کہ جب لنگر دہاں تو ہونے لگا باپ کے ملنے کے شوق میں۔۔۔ سے باہر چکر کھڑے ہو گئے کہ باپ کو کجا کر لوں تو جب ماں لنگر مڑا تو یہ نظر نہیں آیا۔۔۔ تو پھر بھاگے ہوئے حضور ﷺ کی طرف گئے آپ آگے آگے جا رہے تھے پیلی عی تھے آگے جا کر کھڑے ہو گئے یا رسول اللہ! زلفوں ملی یا رسول

اللہ میرے باپ نظر نہیں آ رہے۔ تو آپؐ نے نظریں چرائیں نظریں چرائیں
 نہ عرض مئی تو آپؐ ضبط کر گئے وہ آنسو بہتے گئے تو معصرت بیشر فرماتے ہیں میں آپؐ کی آنکھوں
 سے اپٹ گیا، اور میں نے، نا شرانہ کر، یا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری ماں پیچھے چلی گئی باپ بھی
 چلا گیا اب میرا دنیا میں کوئی نہیں تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا

امان توضیح ان یکون رسول اللہ ان مکہ وعائشۃ امک

’ایمان تو رہی کہ نبی کے بعد خدیجہ کی کار سون کجیرا باپ عائشہ میری ماں ہے

تو ہم اپنے پہلوں کی کھانیاں پڑھیں اور انجسٹ پڑھیں صحابی کی زندگیاں
 پڑھیں انہوں نے کئی طرح اللہ تعالیٰ کا بیٹا پرستیا اور لوگ ہم سے کہتے ہیں کیا ان لکھ ہوا ہے کہ
 نبی بھڑکے چھے جا میں ان سے کہتے ہوں جن لکھا ہے، ہاں آپؐ پڑھتے نہیں اور جہاں آپؐ
 پڑھتے ہیں وہاں لکھ نہیں ہینک اخبار میں تو نہیں لکھا ہوگا اور ڈائجسٹ میں تو نہیں لکھا
 ہوگا یہ تو قرآن پاک میں لکھ ہوگا حدیث پاک میں لکھا ہوگا صحیح بیگ میرت میں لکھ ہو
 گا کیسے کیسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لکھے کو پھیلانے کے لئے سر و سرکاری بازی لگائی اور ان نسلوں
 تک اسلام بچھایا۔

تو آپؐ بھائی کہیں بھی اس کے ادا سے آریں کہ نبی کے بعد ’اللہ‘ تیری ماں کر
 کہیں گے اور میرے خیموں پر چھیں گے

محبت نبی ﷺ

حضرت مدظلہ ہیں حضور ﷺ کے پاس آئے اور تم کے کاٹ تھے
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ شاہی آرام چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا عوامین
 و زب سے کو عوامین ادب یعنی خوبصورت بھی تھے مال دار بھی تھے یہ تھارے
 کا سے بھی تھے اور غریب بھی تھے، جب رشتہ کے گھر پہنچے تو باپ نے نبی کی محبت میں سوچا کہ میری بیٹی
 اس غریب بہ صورت سے کیسے زار آ رہے گی؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ بیٹی نے پیچھے سے
 من لیا کہ میرے باپ نے نبی کے پیچھے ہونے کو انکار کر دیا ہے۔ ایسا جان؟ آپؐ کسی کی بات کو ٹھکرار ہے

ہر نیکو کی بات کو ٹھکانا ہے جس کا آپ کو ہرگز نہ ملے گا۔ آپ کو ہرگز نہ ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بھر پور ہے۔ نیکو کی بات کو ٹھکانا دلاکت ہے۔ آپ کو ہرگز نہ ملے گا کہ جیسا ہے کلام ہے۔ فقیر ہے۔ مجھے قیاس ہے۔ نیکو کا جیسا ہوا ہے۔ نیکو کی بات پر سراسر جہاد ہے۔ قبول کئے جاتے ہیں۔

یہ ان کے عذر کے جہاد ہے۔ میں ان کو نہ ان کی بات سمجھتی جو اللہ تعالیٰ اور

میں نے نیکو کی محنت میں بھری ہوئی تھی

عروہ بن زبیرؓ کی نماز

عزیزانِ دین! آپ کے پاؤں میں چھوڑا لگا: رو بہ طے رکھا: دودھ دے دے جتنے گھٹتے تھے آگیا: صلیب لے کر: کانچ لے کر: درخت، دیواریں، سیدھا، سوجھ بوجھ: صلیب لے کر: تو نئے دانی چھڑائی سے کھیتوں: انہوں نے تپ نہیں: انہیں لٹا آؤ چھڑا: ایمان: دوس ایک ہیٹ میں نہیں آتے: کہا: میں نماز پڑھتوں تو کٹ سے: صلیب نے چراگ کا کام شروع کیا اور دھرم کی مرہم پٹی کی لیکن ان کی نماز میں ایک راہ کی کے برابر فرق نہیں تو: سلام پھیرنے کے بعد کب کٹ لیا؟ کب جی کاٹ لیا: فرمایا: مجھے تو قرآن ہی نہیں: دلی: اسے لگو گوارہ نہ کہ میرا یہ پاؤں تیری: قرآن میں کبھی نہیں چڑھتا: نوروز سے پیدا کر کے پڑنی: تھوڑی کو بدل دے: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی طاقت اور چیز عطا فرمائی ہے کہ جس کی پرواز: عرض تھ: چل جاتی ہے: سوجھ: ہی آدمی آتے ہے کہ اللہ اکبر: تو اس نے کسے عرض تھ: وہ اس سے کھل جاتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو جوتے ہیں: فرشتوں کے قہم چنے گئے ہیں: جنت کی کھڑکیاں کھول کر بھٹی: حوریں، عذراں کی کوہ: تھ: شروع کر دیتی ہیں: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! یہ تو: حور: میں پر رختا ہے تو تیرا: میرے قدموں میں ہوتا ہے: سب سے زیادہ: قریب: آؤں اللہ تعالیٰ کے اس وقت: ہوتا ہے: یہ تھ: ہے: میں پڑا ہوتا ہے: عبادات میں سب سے بڑی: عبادت: نماز ہے: ان سب کے ساتھ: دست: کر دے: جس: مجھ رو بھی مٹا: مٹا: گئی: ہر چیز: عبادت: جنت کی جیسے: آج: کئے: فرمایا: جس

نے دنیا کی کمالی حلال راستے سے اپنی اور پر خرقی کرنے سے لئے پڑھوں پر خرق کرنے کے لئے سوائے چٹنے کے لئے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسے بے گام کا اس کا چروہ و دھریں سات کے پونکی طرن پئے گا

امت احمد ﷺ کی عظمت

ایک یساروں نے کہا حضرت مڑے تمہارے کی کا کوئی درجہ نہیں تو آپ نے اس کے منہ پر زور سے چلہا ہذا دور رہا آپ کے پاس آیا چو چھا گیا ہوا کیا مجھے مڑنے کا ہے چپے نصرت مڑتے پڑھا تو نے نہیں دیکھے؟ کہنے لگے اس نے آپ کی شان میں شرفی ہے کہ اسے مڑا اسے راضی نہ ہو یہودی توں۔ ابراہیم خلیل موسیٰ کلیم عیسیٰ روحانی میں اللہ کا صیب ہوں آخر سے نہیں جتا بھرا آپ ایک ام اپنی امت سے لئے ایسا امت پڑے میرا کیا پوچھتا ہے میری سست کا چاہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں میں سے میری امت کا نام پڑا ہے اللہ کا نام سہم ہے سہم امت کا نام مسلمان ہے اللہ کا نام موسیٰ ہے میری امت کا نام موسیٰ ہے تم پیچھے آئے نہ جہم میرے جنت میں قریب پہلے پا میں گئے آپ نے فرمایا میں جنت کی اونچی پر سوار ہوں گا اور میری اونچی کی نیچیں دل جنتی کے پاس ہوگی اور میرے ساتھ ساتھ سب سے پہلے جنت میں جائے گا۔ پھر آپ نے دو بڑا کو دیکھا میں ایک آدمی کو پاتا ہوں اس کے منہ میں ایک تو لگی جانتا ہوں جنت میں آئے گا تو آتھوں اور اس کے گلہ میں اس کے فرشتے کہیں گے سہم سہم ہوا حرق نہیں جس کا لڑائی نے ترون لغائی اس اوچی شان الا کون ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور میرا

پھر آچے فرمایا اللہ تعالیٰ دوں کو پڑا۔ مڑنے کا دو بڑا کو پڑا غام کرانے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں جس دیکھی جس کی امت و اوقات کی ہے میں نے سمجھا یہاں ہے۔ میں اس میں ہائے گا تو وہاں سے کہنا یہ تو عربی الخطاب کامل ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا حیرت فسریدہ آسائے اللہ تعالیٰ کیا ہوں دو روز اور

جا کر دیکھو یقیناً حضرت عمرؓ نے روئے لٹکے کہا۔ میں آپؐ پہ غصہ کھائوں کیا رسول اللہ! پھر آپؐ نے حضرت حنظلؓ کو دیکھا۔ حنظل اے میں! دشت میں ہرنی کا ایک ساتھی ہے۔ میرا ساتھی تو ہے اے حنظل! پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا۔ ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر فرمایا۔ اے علی! تو دروغی ہو جنت میں میرا غم میرے گھر کے سامنے ہو گا تو فاطمہؓ کے ساتھ اس گھر میں میرے سامنے رہے گا۔ حضرت علیؓ روئے لٹکے۔ میں راضی ہوں یا رسول اللہ! پھر آپؐ نے طلحہ اور زبیرؓ کو کہا۔ اے طلحہ! اے زبیر! جنت میں ہرنی کے دو گار در بان جیسے بادشاہوں کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہا۔ ایسے میرے دائیں بائیں طلحہ اور زبیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی۔ لوگوں کو جنت کا شوق اور جنت کو حضرت سلمانؓ کا شوق۔

شوق حضرت مقداد کا شوق حضرت بلالؓ کا شوق

ایک حدیث پاک میں آتا ہے جنت کو مقداد کا شوق ہے۔ علیؓ و سلمانؓ کا شوق ہے۔ یہ کہاں سے عزت آئی۔ غم نبوت کا کاہلا ہے۔ لہٰذا خدوں کی وجہ سے منافقین تو پہلی امتوں کی زیادہ۔۔۔ دوزخے ان کے زیادہ۔۔۔ حج ان کے زیادہ۔۔۔ تو کو آں کی زیادہ۔۔۔ دجہا را زیادہ۔۔۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! میری امت سے ابھی بھی کوئی امت ہے جس پر باطلوں کے سامنے ہوئے۔ من و سلوٰتی اترا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آپؐ کو پتہ نہیں ہے کہ اے موسیٰ! ساری امتوں پر امت احمدؐ کو وہ عزت حاصل ہے جو مجھے تمام حقوقت پر حاصل ہے۔

مثالی عدل اور انصاف

حضرت علیؓ نے ایک یہودی کو دیکھا وہ زور بھگ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ زور میری ہے۔ امیر المومنین! اس نے کہا یہ میری ہے۔ آپؐ نے کہا یہ میری ہے۔ کہا۔ آپؐ کے پاس کوئی گواہ ہو تو مقدمہ عدالت میں قاضی کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ امیر المومنین! یہ زور میری ہے۔ یہودی کہتا ہے میری ہے۔ قاضی نے کہا۔ کوئی گواہ ہے؟ کہا ہے۔ وہ میں صحت اور قہر میں بیٹھتا ہوں قبر نما مرقراہوں نے نہ قبر کی کوئی تو قہر میں ہے حسن کی قول نہیں۔

نے انہیں وراثت میں بھی دیا۔ ہمیں اللہ نے رسول ﷺ نے وراثت میں دینا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وراثت میں کتاب ملاحظہ فرمائی۔ ہم نے تو ان کی کتاب نے وراثت میں ہم کو اللہ تعالیٰ کے بھی ﷺ کے دین نے وراثت میں دینا دیا اور اپنے نبی ﷺ کے نائب ہیں۔ دیکھو تو سبھی کو ہمارا وراثت جوں سے جیسا رہا ہے؟ ہمیں کسی نبی کی وراثت مل رہی ہے؟ غرور، عرش افروش، نجات، انعامات، عطاات پاتے ہیں کہ یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے۔ صرف ہم نہیں جانتے، وہ کافی نہیں، پیچ چل ہے، تبلیغ پیچ چلنی لگت ہے، اور تبلیغ آتے چلانی کی لگت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی برکت

آپ ﷺ نے عمر بن عبدالمطلب اور ابوہریرہؓ کو ہوا۔ ان کو ہوا۔ ان کے ساتھ ایسے واقعہ تھے۔ اس طرح اور انہی کو رسول ﷺ نے ابن مسعودؓ کے آگے کر دیا ہے۔ بال کو اتنے کیسے اور اسرار میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ کہنے لگے اس میں میرے اللہ اور میرے رسول ﷺ کا انسان ہے، یہ رسول ﷺ اس میں میری کوئی مثال نہیں ہے۔ تو اس سے آپ ﷺ نے بال منڈوائے۔ سامنے اڑھلا، کوزہ سے صاف کرے، ان کو ہدیہ کر دینے، ابوہریرہؓ پر، عیساؑ، داؤدؑ، یونسؑ، ولیدؑ نے اور ان سے بیٹوں کے ہاں بچپن کے اور پھر وہ بال انہوں نے اپنی ٹوپی میں رکھ لئے تھے۔ جب بھی نیکی لڑائی میں شرکت کرتے ہیں تو ٹوپی سر پر لکھتے۔ پھر وہ پر لہجے کا خود رکھتے۔ پھر منڈ کیا کرتے تھے۔ اور علامہ فرماتے ہیں کہ بلا سے بلا سے ان کے لشکروں سے منڈ کر لیا۔ اور ان کو اپنے کام رسولی کی طرح کام کر رکھا دیا اور اس میں برکت اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے بالوں کی تھی۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی محتاج

جو اللہ تعالیٰ ایک ذمہ داری عطا کرے۔ میرے بندو! اللہ سب کچھ ہے، وہ کسی چیز کی محتاج نہیں۔ ہر شے کی آگ ہے، آریوں ہی ابراہیم علیہ السلام پر پہنچ چکے ہیں۔ ہانی کا قریش

ہے اور جبرائیل علیہ السلام ہیں کہ یہ کیا ہو گیا؟ یہ تو ابھی کہنے اور پہلے پانی کا فرشتہ ہے تاب ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نہیں کہ میری مدد کریں تو میں پانی برسا کر اس کو بجھا دوں۔ جبرائیل علیہ السلام ہے تاب ہیں کہ یہ کہیں کہ میری مدد کرو اور میں فوراً اس کو اپنی آغوش میں لے کر اوپر اٹھ دوں۔ آگے لے جاؤں۔ دائیں یا بائیں کروں۔ لیکن وہ ایمان کی اس سطح پر تھے کہ انہیں جبرائیل علیہ السلام بھی ایک مخلوق نظر آ رہا تھا۔ کہ اس سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کرنے والا صرف ایک اللہ ہی تو نہیں ہے یہیں کہا کہ جبرائیل علیہ السلام میری مدد کرو۔ کہا

حسبی اللہ ونعم الوکیل

”میرا اللہ مجھے کافی ہے“

اللہ تعالیٰ نے اسباب کی دنیا میں انقلاب پیدا کیا اور یہ قصہ قرآن پاک میں بتا کر رہے ہیں کہ جن کو چھوڑا کہ پیسے کی غلامی سے نکلے۔ مال کی غلامی سے نکلے۔ اس نے چاندی کی غلامی سے نکلے۔ اللہ تعالیٰ کا غلام بنے۔ دو تو حید لے کر کہ جب تو نماز میں آئے تو صرف میں ہی میں ہوں اور کوئی نہ ہو۔ اگر نماز میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے تو حید میں پھرے مل چکے ہیں۔ ایک پکڑا آتا ہے۔ گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایک پکڑا آتا ہے اور سونہرے ہاتھ لگا کر اٹھ جاتا ہے۔ ایک پکڑا آتا ہے اور انجن بند ہو جاتا ہے۔ یہاں پکڑے نہیں آتے یہاں چھوڑے چڑے ہیں۔

حضرت خلیل آتش نمرود میں

آپ اندازہ فرمائیں۔ نمرود بڑے ہٹالوں کو نماز میں اللہ یا نہیں تو ان کو دکان بھی کیسے یاد ہوگا۔ جو نماز پڑھتی نہیں اس کو اللہ تعالیٰ کیسے یاد آئے گا۔ تو آگے۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ یا اللہ! تو ہی تو نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا عجیب نظام چلایا۔ ایک دھکا دے دیتے تو ابراہیم علیہ السلام آگ کے اوپر جا گرتے۔ یا اللہ ایک جھکا دے دیتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے پہلے گر جاتے۔ یہ حال آگ کے اوپر لوہوں سے نیچے گرا لیکن ساتھ ہی اور شاد فرمایا

یا عاذا کوئی بردہ و مسلعا

ٹھنڈی ہو جا سوتلی کے ساتھ جب کہا مسودا تو ایسی ٹھنڈی ہوئی
 کراڑا بھیلہ السلام کا پتہ تھے جب کہا سلام تو کاکے ہیں جموں پھیل دی جیسے ماں
 اپنے بچے کے لئے جموں پھیلاتی ہے اوروں کا کاکا انکا دس پر غلادیا اور اسیے تھالی سے ایک وہ
 آپ کو شغاف کر دیا سب نے دیکھا کہ یہ تو امیر اکبر صلیہ اسلام پیٹنے ہیں طرف سے نیچے
 پھیکا تھا کپڑے پہنے ہوئے ہیں ایک موزاد کے من سے نکلی نکلا

نعم المرب و بک یا ابر اصبح

اے اجڑا حیرت سے کیا کہنے بلائی زبردست ہے حیرت ایمان
 تو نہیں دلا مگر بلائی زبردست ہے حیرت

عبداللہ محبت میں کامل

تو دعویٰ محبت عبد اللہ ان زید کا اپنے کھیت میں کا کر رہے ہیں ایک دن
 ان کے بیٹے بھاگے ہوئے آئے اہل اہل کے سواں غنیمتہ اتفاقاً روٹتے ہیں وہیں ہو
 انہوں نے کسی پکڑی ہوئی تھی پیچک دی کہ اللہ تعالیٰ نے تو آنکھیں دی تھیں کہ تج سے صیب غنیمتہ کا
 دیا کروں جب تم نے اسے اٹھا لیا تو مجھے بھی اندھا کر دے میں کسی اور کو نہیں دیکھنا
 چاہتا وہیں اندھے ہو گئے اور کہا میں اب کسی اور کو نہیں دیکھنا پاتا

حصص کا می' عصرہ

مسلمانوں میں کما می' عصرہ ابوجہد بن زید امیر تھے تو پادریوں نے کہہ
 کہ ان سے تم کو نہیں ان سے لڑنا غنیمت ہے یہ آخری لی غنیمتہ کے وقت
 ہیں ان سے لکھو، ان جاسکتی تو لو جراتوں نے نہ جوتوں تھی انہوں نے کہا
 نہیں نہیں، ہم نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے یہ عہدہ ہمارے ساتھ ہے تو
 حضرت عبیدہ کو کھاصہ کرنا پڑا تو آپ نے فرمایا دیکھو میں جب عجیبوں تو قہر و غصہ کر لیں اور

پہلے حضرت غافل کو سمجھئے پھر آپ اپنی بات یہاں کر سکتے ہیں کی وجہ سے
اور فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے میرے دل کا ٹکڑا ہے جس
نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی
کیا

”وہاں سے سب سے پہلے خود غفری سنائی کہ آپ جب قریب اوقات تھے تو حضرت
فاطمہ بھی روزی ہیں ہائے میرے باپ کا درد ہائے میرے باپ کا غم آپ
نے فرمایا کہ میرے قریب کان کرو تو ایسے کان میں کچھ کہا تو وہ درختے نہیں پھر وہ وہ کان
میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں تو جب آپ کے پاس سے اٹھ کر گئیں تو حضرت عائشہ نے پوچھا یہ ہوا؟ کہہ نہیں
سکتاں گی ابھی نہیں بتاؤں گی تو جب آپ کا انتقال ہو گیا تو پھر پوچھا کہ اب بتاؤ کیا کہ
جب پریشان تھیں تو میرے ہائے میرے کان میں کہہ جی پریشان نہ ہو میرے ہائے کا وقت
آچکا ہے تو مجھے ایک دم ہوا آگیا پھر میرے کان میں یہ کہانی روئیں سب سے پہلے تو
یہ آکر مجھے سے گئی پوچھنے کے بعد خود بھی باپ کے پاس پہنچی مئی چودھیں سال کی عمر میں
تعال ہو گیا میں جوانی میں

سیدہ کو پانچ دعائیں

تو جس جی سے ایسی محبت ہو اور وہ بھوک کی شکایت لے کر آئے پھر جی
فرمائیں کہ بول پانچ نکریاں جو کہ پانچ دعائیں ہوں؟ یہ کیا ہے؟ یہ قریب ہے میں بتا یا ہمارا ہے کہ
قریب ہے

حضرت فاطمہ ہاری طرح کہیں کیا رسول اللہ ﷺ ہادی شریعت اور ہمارے مطابق ہوائی کی شریعت
ہے کہ نکری بھی دے اور دعا بھی دے اور آپ ﷺ کیا جاتا ہے کہیں وہ حجاج
نبوت تھے نہیں کہ میرا ہاتھ سے قربانی چاہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! پہلے بھی ہیں
رضی ہے بعد میں بھی بن جائے گی۔ آپ مجھے پانچ دعائیں سکھائیں میں پانچ نکریاں نہیں
لینی آپ نے کیا دیا اور انا ہر

یا اول الاخرین

یا آخر الاخرین

یا ذی القوة المتین

یا ارحم الراحمین

یا ارحم الراحمین

جائزہ یوں سے بھی بھرتے۔ اب وہیں آئیں تو حضرت علی بھی انتظار میں تھے کہ کچھ
ان کے لئے کہے۔ تو کھائیں گے۔ دیکھا تو خالی ہاتھ۔ کہنے لگے بھولائی نہیں۔ فرمایا

فهمت الدنيا وجئت بالاحرة

میں دنیا لینے گئی تھی۔ نیکوں آخرت لے کر آگئی۔ حضرت علی نے فرمایا۔

خير ايامك هذا

تجھے مبارک ہو۔ توج کا دن میری زندگی کا سب سے کامیاب دن ہے۔ یہ
حضرت علی کو آرائش میں ڈال دیا۔ ایک اور موقع۔

حضرت علیؓ کو دعا سکھائی

آپؐ کو پتہ ہے میرے بھائی! میرے بچوں کے باپ ہیں حسین کے
واند ہیں حسین کون ہیں؟ جن کو آپؐ کہتے تھے میری آنکھوں کی خلجک
حسینؑ ایسے شہزادے کہ جن کی بھوک حضور ﷺ کو آتی ہو اور انہیں کے گھر میں ایسی آرائش
میں ڈال دیں۔ کہ علیؓ بول پانچ ہزار گزیاں دوں کہ پانچ سو نہیں دوں؟ اور تو بڑے بھائی
تھیں۔ عیب آرائش اور بڑھائی۔ پانچ ہزار گزیاں دوں پانچ ادا نہیں دوں؟
وہ بھی ہمارے طریق پرست دان ہوئے تو کہتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! دین و دنیا سب ساتھ ہیں۔ دونوں
قد سے دیں۔ میں آپؐ کا بھائی بھی ہوں۔ آپؐ کا دل ابھی ہوں۔ آپؐ کے اہل
بیت میں سے ہوں۔ یہ آپؐ کیا کہہ رہے ہیں؟ دین دینا ساتھ ساتھ اور آپؐ کو پتہ نہیں
ہے۔ فاطمہؑ کا کیا حال ہے؟ حسینؑ کا کیا حال ہے؟ چلو آپؐ سو سو گزیاں

دے دو اور کچھ دعائیں دے دو ... ہاں گھر پورا ہو جائے گا ... دو بھی مزارِ نبوت
کچھ

میرے بھائی

میں یہ واقعات ذکر ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ قرابت کچھ بغیر نہیں ہوگی
اسلام اعلان کرنے کی چیز نہیں۔ اسلام نافذ کرنے کی چیز نہیں اسلام لوگوں سے اٹھانے کی
چیز نہیں دل اسلام کے لئے نہیں اٹھنا کوئی اٹھا نہیں سکتا

آپؐ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اے شک یا کج ہزار گریاں جو دولت ہیں
لیکن آپؐ مجھے صرف یا کج نہ کہیں دے دیں مجھے اور کچھ نہیں چاہتے تو بیٹیا بھی پاس ہو
گئی رانا بھی پاس ہو گئی آپؐ نے فرمایا اچھا دعا کیا ہے۔

اللھم اغفر لی ذنبی وعلیب لی کسی وسیع لی حلفی وقسمی بعد از قننی ولا
نذهب قلبی الی شیء صرفہ عنی

جو مجھ پر نہیں اس کا خیال بھی دل سے نکال دے یہ یا کج دعائیں ہیں ہر روزانہ
ایک دفعہ پڑھ لے تو گویا یا کج ہزار گریوں کی دولت سے زیادہ دولت مند بن گیا اور یا کج دفعہ
پڑھ لے تو کچھ ہزار گریوں اور دس دفعہ پڑھ لے تو پچاس ہزار گری اسی طرح لگاتے جاؤ
لگاتے چوڑا فرمایا جاسوج کر تجھے یہ دعا دے دی۔

اے اللہ میرا من و مواف کر دے۔ اللھم غفر لی ذنبی وعلیب لی
کسی میرا رزق طلال کر دے وسیع لی حلفی میرے اخلاق بلند اور وسیع
کردے وقسمی بعد از قننی جو مجھے رزق دیا ہے اسی پر قناعت کرنے والا بناد
والا نذهب قلبی شیء صدقہ عنی۔ جو مجھے دیا نہیں اس کا خیال بھی میرے دل سے نکال دے،

ابوایوب انصاریؓ کا شوق

ترکی کے دور ازل سے حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قبر تھی جب ان کا انتقال ہوئے
لگاتار انہوں نے امیر کو بلوایا کہہ دو کچھ جہاں تک لے جاؤ اور میں مر جاؤں تو مجھے وہیں

دفن نہ کر، بلکہ جہاں تک قبر دشمن کی طرف پہنچ سکتے ہو، مجھے لے کر چلا، تمہارے حسب
قدیر رک جائیں۔ اس میں میری قبر بنانا مراد بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلا اور زندہ
بھی اللہ کے راستے میں تو استیصال میں کو قلعہ طبر کہتے ہیں شہر کا نام بے قلعہ ہے
درختوں، قلعہ طبر قلعہ بادشاہ جو صیانتی ہوا اس نے یہ شیر بنایا اس نے
اس کو قلعہ بناتے ہیں پھر وہ مکمل نہیں کر سکا۔ مرثیہ تو اس کے بیٹے نے اس کو مکمل
کیا بیٹے کا نام استیصال تھا اس لئے اس کو استیصال بھی کہتے ہیں اور قلعہ طبر بھی
کہتے ہیں

قسط طینیہ ہر جہاد کرنے والوں کے لئے خوشخبری

آپ ﷺ نے فرمایا تھا میری امت کے وہ افراد جو قلعہ طبر پر حملہ کریں
میں ان سب کی بخشش ہوگی اور فرمایا کہ سب سے بہترین قانع میری امت کا وہ ہوگا
جو استیصال کو فتح کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد قانع کے ہاتھ سے فتح
کروایا ترکی بادشاہ تو سب اس نے فتح کیا تو تقریباً کوئی چھ سو سال سرتاسر
کُڑ پکے تھے اور ایوب اللہ دئی کو وہاں اشغال ہوئے تو ان کی قبر کا کوئی ٹکڑا ہی نہیں نظر آ رہا
تھا چاروں طرف دیکھا کہیں پتہ نہیں چلا تو وہاں ایک بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی
تھے لقمہ میں ہوئے صاحبِ لبیت۔ دن سے محمد قانع نے کہا کہ آپ کوئی ہماری رہنمائی
فرمائیں۔ تو انہوں نے قلعہ کی دیوار پر بیٹھ کر مرقا قیام کیا۔ اس کے بعد وہاں ارشاد فرمایا کہ
یہاں کھدائی کرو وہاں کھدائی کی تو کوئی تین چار باغھ نیچے جب زمین کھودی تو قبر نکل
آئی۔ پوری مغلطہ تو انہوں نے کیا کہ یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ وہی قبر ہے تو فرمایا کہ چاروں طرف
ظلمت تھا ظلمت ہے اور فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ یہاں سے نور انصاف ہے اور آسمان تک پہنچا ہے
چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ چاروں طرف کھاد ہی کھاد تھی کہ یہاں سے
ایک نور انصاف ہے اور آسمان کی طرف کو چلا جا رہا ہے۔

حسن انتخاب کی وجہ

جان کے وہاں میں ایسے نہیں ہیں ان سے قتل کا شعور ہے ایسا قانون بھی
 مانجو جس سے کہ مجھ سے تیری بی بی کی شہادت کا ایسا نہیں ہے
 ایسا بیاتھ ایسا مانتھ ایسا برائی تو نہیں تھی

انروج موجود واللہ موقوف والاغ موقوف ان اخی

خارج سے نہیں ہیں خدا اور کی مل جاتا ہے درگاہی یہ وہاں نہیں
 کے مان باپ مرگئے ہوئی یہ کوئی نہیں ملے گا یہ وہاں مجھ سے وہاں
 سب کو قتل کر دے وہاں سے کہ کہ میں جہنم میں انتخاب نہیں کر چکا ہوں
 ہوائی بھائی سے لڑے پیسے کا جائیداد ہے تھکری ہے چند لوگوں پر
 بہنوں سے لڑیں لڑیں یہ کہیں ان پر رشتوں پر کیا ٹھوکر لگی یہ وہاں

ایک اہم بات

مسل کر دے دولت دینا پورا مسلمان مسلمان اور دولت نہ دینے کو
 مسلمان دولت دینے مسلمان نہ کرنا اور مسلمان پہلا مسلمان دولت بھی دے مسلمان
 بھی کرے پھر بھی کچھ نہیں اگر تو مسلمان نہیں تو باپ بیٹے کو لکھتے نہ کرے باپ اگر بیٹے کو
 کہہ دے کہ بیٹا چاہے میں تو نہیں پڑھ سکے وہ کہے گا کہ باپ ان ایسے فوجی پڑھتے
 مجھے نہیں کہتے کہ وہ پیسے خود یہ مہر لگے کہ نہ لگائی کہ ہے بیٹا شراب نہ پیا
 مجھے مانت پرگھی ہے تو نہ بیا کر آئے وہ کہتا ہے بیٹا ہے مجھے توں نہ ہے یہی جو
 ہو گیا

ثم يقولون مالا نفعلون

کہا کیا مطلب ہے یہاں کہتے ہیں جو کرے نہیں

کمر مفدا عبد اللہ ان تھو لو مالا نفعلون

لطیفہ

ایک پٹھان سر پہ بونیاں مرزا اعظم جاناں بیدان کا
ایک دن وہ بیٹھ تھا حضرت نے فرمایا کہ خان صاحب صراحی الی پانی
الی تو وہ خان صاحب جب اٹھے تو حضرت کو نہیں بوا کہ نہیں یہ صراحی تو نہ دے
دلی کی زبان میں صراحی کے پیچے سے کو پیچے کہتے تھے تو ان کو خیال آیا کہ اس کو اوپر سے اٹھا
چاہئے بچے سے سہارا دینا چاہئے تو انہوں نے پیچے سے کہہ کہ خان صاحب پیچہ پکڑ کر
اٹھا کر پیچہ پکڑ کر اٹھا کر خان صاحب نے ایک ہاتھ سے پیچہ کو پکڑا ایک ہاتھ
سے صراحی کو

تو ہمارا مرئی کے معاملے میں یہی حال ہے یہ تو عدالت کے طلبہ کو کہہ رہا
ہوں آپ کو تو ایسے ہی نہیں پتہ محاورہ سید سراج کل سخی کو بول دیتا ہے۔
سنگریز بات ہے؟ کیا بات ہے؟ یہ ایک ہی خطا ہے مطلب تو میں چاہتا کیا بات
ہے؟ سوال کیا بات ہے؟ جواب کیا بات ہے؟ زانی کر کوئی یہاں عرب
بیٹھا ہو تو وہ کہے گا کہ ایک ہی بات کی لیکن آپ کو پتہ نہیں کہ تین باتیں ہوئیں ہیں لیجئے
سے مطلب چنا میں یہاں تھا ہوں اپنی اپنے سے لئے میری آن و میری مشق ہے
مجھے بار بار پانی چہا پڑتا ہے میں بیٹھ جی کو نظرتا ہا کھڑ ہو پتہ کیسے؟ لوگوں کو مسائل
کا پتہ نہیں

دو حدیثوں میں جوڑ کے لئے

حضرت علیؑ نے یوں دلی بنا کھڑے ہو کر پھر فرمایا ان عرب میں نے حضور
ﷺ کو دیکھا پانی پیتے ہوئے
پھر حدیث میں آتا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیا تو کیا
مطلب؟ دونوں حدیثیں صحیح ہیں جوڑ کیسے کیسے؟ یہ لینی مورد قاتل ہو تو

نے کی ہے میں نے کی ہے کچھ میں آیا؟ یہ ہے کیرا گناہ کیوں جھوٹ بولا؟

یہ نہیں! کسی کو شک کی بات نہ کرو خود تو بے گناہ بات نہ کرو —
تقولون کیوں کیرا ہوتا ہے؟ لا تفعلون جو کرتے نہیں
ہو کیوں کہہ رہا ہوں؟ یہ نہیں! اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ کیوں نصرت کر رہے ہو؟ کیوں
دعوت دے رہے ہو؟ کیوں بکھار رہے ہو؟ کیوں کہہ رہے ہو جو تم کرتے نہیں؟
وہ ایک چیز نہیں ہے کہ میں تو ساری دُکھ دے رہا ہوں یہ ہے فریب
اور جھوٹ جو کہ کیرا گناہ بنتا ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ

سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک بچے کا بھڑا آگیا وہ بچہ کھیل رہے تھے ایک
جھیل میں گر کر مر گیا ایک بیٹا ہے ایک کھتی ہے میرا ہے دوسری کھتا ہے کہ میرا
ہے گواہ کسی کے پاس کوئی نہیں سلیمان علیہ السلام کے پاس لے کر آئیں
دونوں کہیں کہ میرا ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسے تو فیصلہ ہو نہیں سکتا تو فرمایا کہ
اس طرف نہ گئے ہیں کہ چھری داؤا اور دو گولے کر کے آدھا ایک گولہ دے دو آدھا ایک گولہ دے دو جو
اصل میں تھی وہ کہتے گی کہ اس گولہ دے دو اس گولہ دے دو وہ گولہ نہ کرو
سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اس گولہ دے دو اس کا بیٹا ہے اس لئے جی پڑی کر دینا
تھا یہ گفتا نہیں دیکھ سکتی تھی جس کا نہیں تھا وہ چپ رہی جس کا تھا وہ جی
پڑی

ماں ہو اور وہ اپنے جذبات کا اظہار نہ کرے اور یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ جو کچھ نہیں ڈالتا ہے
اور دل کو نرم فرماتا ہے

ابو ذر غفاریؓ کا خوفِ خدا

ابو ذر غفاریؓ کو ایک آدمی نے گالیاں دیں کہتے لگا بیٹا! آگے ایک لمبا صراط آ رہا

ہے وہ یاد کر گیا تو میری کامیابی پر وہ نہیں اور انہیں یہ قرار دیا ہے کہ اس سے بھی زیادہ میں برا ہوں

عزت و ذلت کا معیار

اسلمان قادریؒ پر فخر کیا تو ایرانی ہے ہر ترقی میں ہر عرب
ہیں دو فرمائے گئے میں تو ایرانی بھی نہیں ہوں میں تو گندے پانی سے بنا
ہو مقرب سردار ہو جان کا مٹی ہو ہڈیاں کا پھر اپنے رب کے سامنے سحر کیا
جان کا اس دن اگر میری دنیاں لاؤ گئیں تو کھتے بدھ کر عزت والا کوئی نہیں اور اگر میری
عینیں گنت گئیں تو مجھ سے زیادہ اکیل کوئی نہیں ہے

حضور ﷺ کی دعا کی برکت

معرفت میں سردیاں ہیں، ایک کپڑا پہنتے کرسیوں میں سوہ کپڑا پہنتے ابوہن
کے بیٹے ہیں عبدالرحمن انہوں نے اپنے باپ سے کیا کہ کیا بات ہے کہ امیر المومنین ان کا مکررتے
ہیں؟ کرسیوں میں مودا لباس پہنتے ہیں سرائی آتی ہے تو ہر ایک لباس پہنتے ہیں تو
انہوں نے کہا کہ میں پوچھتا ہوں پوچھ کر نانا تاجوں تو ابوہن نے معرفت علی سے پوچھا
کہ وہ گپ پوچھ رہے ہیں کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ ان کا کرتے ہیں تو فرما دیا کیا تم خیر
میں میرے ساتھ تھے؟ جی ہاں کہ جب حضور ﷺ نے مجھے جہنم دیا تو
میرے لئے دعا کی تھی

اللہم قلبہ العز والمہر

اے اللہ! اس کو تیری سے بھی بچا سردی سے بھی بچا اور ان کا دل نہ
مجھے کرنی لگتی ہے نہ بدلی لگتی ہے اللہ تعالیٰ جس کی چاہے وہ کر دے۔ ان کو
ضرورت نہیں ہے کہ وہ سونا گوتے ہائیں اور ضرورت نہیں ہے کہ ہار پہن کر جانیں اللہ
تعالیٰ نے اقدار سے تیری اور سردی کے نکلنے کی صفت کو نکال دیا اپنے نبیؐ کی رحمت

تو یہ اللہ برحق ہی کر سکتا ہے سب کے لئے کر سکتا ہے جہیں نہیں ہے
 کے لئے نہیں ہے چنانچہ اسوہ کی بات معجزات کی بات نہیں ہے یہ کراستوں کا
 جہاں ہے سبب کا جہاں ہے لہذا کسی خاص انعام سے لئے تو یہ کام ہو سکتا
 ہے مام سے لئے نہیں ہو سکتا انہیں جری پسینی چسائی جہاں پسینی چسائی
 کی انہیں دھڑپانے چسائی اسوہ کا جہاں ہے توحید تعالیٰ کی قدرت ہے

تذکرہ دو پتہ نمبروں کا

[illegible]

آئینہ باپ سے خطاب آئینہ بیٹے سے خطاب کچھ بیٹے سے خطاب لیا اسلام

ذکر رحمت زنگ عہدہ زکریا اذہدی و بہ نداء خفیا قتل و انتہی
و من العظم منی و استعمل امراس تیا و نہ اکن بدعانک ربی شغبا و امی حفت الموالی
من و دانی و کجاست امراسی عافیر فہب لی من قذک رلہ برشی و برش من ال یعقوب

وَجَعَلَهُ رِيًا وَرُفَاً ..

اللہ بولا پیچھے نہ رہنا حبیب السلام کی دعا چہ سہارا قرآن قرآن زبیب اللہ

1.1

يا زكريا اننا نبشرك بك ابلا صالحا

تجھے بیچو کی بنا رہے ہو نام بھی میں رکھتا ہوں تجنی علیہ السلام یہ نام
کسی نے نہیں رکھا میں رکھتا ہوں دونوں باپ بیٹا تھے اونچے اتنے اونچے ایک تھی اور پھر
اللہ تعالیٰ کا خطاب..... پھر قرآن پاک میں ان کے ذکر سے بار بار۔

ہاں دونوں باپ نے کام کیا ہو؟ عہد کے دربار میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اس طرح ذبح کیا گیا کہ جیسے بکرت کو ذبح کیا جاتا ہے؟ سراسر الگ کر دیا گیا۔ دھڑا لگ کر تو کام یحییٰ علیہ السلام کا ہو گئے؟ ٹھکرت ہوئی ہے۔ کام نہیں ہوئے

اور یہودی کا سیلاب ہو گئے؟ نہیں نہیں فتح پائی ہے کامیاب نہیں ہوئے اور باب کے ساتھ کیا ہوا؟ ... ذکر یا علیہ السلام کے سر پر آزار لکھا . اور یوں جبر دیا گیا جیسے نکلی کو جبراً جاتا ہے ... وہ نکلے کر کے پھینک دیا . کیا یہ ناکام ہو گئے؟ ناکام نہیں ہوئے قلت ہوئی ہے؟

کامیابی کی آزمائش شرط

اُحد کی لڑائی میں مارے گی **پچھلے کو شکست ہوئی تو کیا ہوا؟** کام ہو
 گئے؟ **میں نہیں کام نہیں ہوئے**۔ اللہ تعالیٰ غصے میں بھی آزمائے گا۔ **فرمانی**
 میں بھی آزمائے گا۔

فَلَمْ يَحْجِبِ النَّاسُ أَنْ يَمُرُّوا بِهِمْ لَبِئْسَ مَا يَفْعَلُونَ
 کلمہ پڑھنے کے بعد میری آنکھیں آتش بن گئی ... شہنشاہ کرپلا۔

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما ياتكم مثل الذين دخلوا من قبلكم

کہا خیال ہے جنت میں سستے چلے جاؤ گے اور میں تمہیں آزمائوں گا

نہیں! نہیں نہیں! کیا ہے یہ؟
تو بوجہ؟

یہ تو ہے کہ کوئی کامیابی نہیں اور ہے یہ کوئی کامیابی نہیں
- یہ کوئی کامیابی نہیں ہے اور مسئلہ ان کا نہ رہا کوئی کامیابی نہیں ہے
انہوں نے لے لے لے اور ابھی یہ ان سے لے

فضیلت امام حسن و حسینؑ

اس وقت حضرت امام حسینؑ شہید کے لئے اس وقت ان سے افضل اور اعلیٰ اور برتر
کوئی شخص کا نام نہیں تھا جن کی شرافت کو بیان کرنے کے لئے اللہ شرفت بھی ناکافی
ہے جن کی بڑائی کو بیان کرنے کے لئے ناکافی ہے یہ وہ جو وطن ہے جو محنتوں کی کے
ہیں ہالینا ہو رہا ہے وہ مگنی ہیں کہ ان کو ہزاروں دفعہ نبی کے ہاتھوں سے چمکا اور یہ وہ ہونٹ
ہیں ان ہالینا ان کے نبی کے اپنے ہونٹ دے

کائنات میں یہ فضیلت ان ہونٹوں کو حاصل ہے حسینؑ کے ہونٹوں کو یہ فضیلت
حاصل ہے کہ ان پر نبی کے وقت لگے ایک دفعہ نہیں ہزاروں دفعہ لگے ایک ہی کے
لئے نہیں اور ہونٹ لگے اور یہ وہ ہے جس میں نبیؐ کی زبان لگی ہے

بھوک سے انہوں نے بھائی رہتے ہیں اماں بھوکا رہتا ہے نہ وہی ہے نہ سہاں
ہے سبھی انہی بھی نہیں کہ بچے کے منہ میں زال دن جائے قرآن کا نبیؐ بڑے بھائی کو لینا
نہ منہ میں زبان ڈالتے ہیں وہ چوستا ہے نہ ہوتا ہے بھر چوسنے بھائی کو
اٹھاتے ہیں اپنی زبان اس کے منہ میں ڈالتے ہیں وہ چوستے ہیں پیٹ بھرتا
ہے

پہلا درجہ ہیں حضرت حسنؑ سر سے لے کر کر تک معصوم ﷺ کے مشابہ
تھے سر سے لے کر پاؤں تک حضرت علیؑ کے مشابہ تھے حضرت حسینؑ ان کا ان
تھے سر سے لے کر کر تک حضرت علیؑ کے مشابہ اور سر سے لے کر پاؤں تک حضرت حسنؑ کے

مشافہ تھے اس وجہ پر تو تھوڑے اور بڑا ہوں سی بچا ہے جو نہیں تھی کون سی جگہ ہے
 یہاں دیکھیں اگر تو کیا اندھاں کی مدد نہیں تھی؟ یہ قسمت اس لئے ہے کہ وہ انہیں
 تھی تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی زیادتی نہ ہو تھی شرم کی نہ ہو تھی یا نہ تھی نہ
 ہو تھی کوئی دکان یہ بولی کہتا ہے بولی کہتا ہے میں تو سوال کرو باہوں سے کہے کہ وہ
 ہوں مدد کی دہائی؟ اور یہ وہاں ہے کہ جس نے نبی ﷺ نے کندھے پر سوار کی
 لی پشت پر سوار کی کی بیٹے پر سوار کی ہے

سوار و سوار کی دونوں اعلیٰ

حضور ﷺ یوں ہاتھ لگاتے ہیں ہاتھ وہاں تک کہ دونوں بھائیوں کو اپنے
 کندھوں پر بٹھایا اور اور کر کے میں پھر لگا رہے ہیں

حضرت عمرؓ فرماتے تھے سعمہ السعیدہ کیا کہتے ہیں کہیں بی بی
 سوار کی ہے؟ جس پر یہ حالت تو آپؐ نے فرمائی سعمہ الکحان صرف سوار کی
 ہی نہیں سوار بھی نہ ساعلیٰ ہیں

حضرت فاطمہؓ فرماتے تھیں یا رسول اللہ ﷺ! میرے بچوں کے لئے تو پاکو
 ملے فرما دیں تو آپؐ نے دونوں بچوں کو درمیان دی کیا وہ نہ کہ نہ
 کا نہ چہ نہ مال نہ کس ساری نہ تو کی فقر میں دیت پر او بھرا یا نہ سے زندگی گزار
 تھی تو کہا

ام الحسن عہ وہنی وام الحسنین فله حراً فی رسولہ

حسن! کوئی اپنی سوار کی دیتا ہوں اور اپنی بیتہ تانوں حسن! کو میں اپنی
 جماعت دیتا ہوں اور اپنی ملازمت تانوں اور امت تقسیم ہو رہی ہے

اسنے بڑے فضل کی راہی تھی کہ کے ہاتھوں مل کر ہوئی جن کو انسان کہہ بھی انسا نہ
 کے نام پر لایا ہے اس پر یہ فیصلے کی جگہ ہوئی تو مسکین قتل نہ ہوتے یہ یہ وقت پر نہ
 ہوا ان زیادہ وقت پر نہ ہوا

ظلم و رظلم

اُن تیرو کے ہاتھ میں پھری ہے ملت میں عام مسیحا کا سرچا ہوا ہے اور وہ
 پھری سے سونوں پر مار رہا ہے نال و دروہ ہے ناز میں جی نہ آسان نہ آکر
 اسحق کی جگہ ہے فیصلہ کی نہیں ہے
 ایک ان سان و ہاں بیٹھے تھے روپ کو انھ کے اپنے گئے نہ فر پھری پیچھے
 کرے میں نے جبر میں، لہذاں ہانوں پر لیا جھٹکے کے جوتوں کو تکتے، لکھتے نہیں وہ تکتے ہو
 مئے شہید ہوئے یکہ فر بھی نصیب نہ ہوئی مراکھ میں اور کھیں میں
 سر کی تلاش ہو رہی ہے تاجان پر مکائے جا رہے ہیں

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

تو کیا یہ کام ہیں؟ کیا ہم نے بھی مسیحا کو؟ کامیاب؟ یہ ہم نے بھی
 کیا ہو گا صوبہ کیا؟ کبھی انی، رو دو اور شکر کہ ہم نے کامیاب کیا؟ دو تو اپنے گھر میں ملت
 کا کیا حق اہل گئے کہ جوق ست شب ان کے گئے سے نہیں نکل سکتا تو صرف ان کے تذکرے
 کرتے ہیں کہ؟ ان کی ہر ت پر نہیں چلا سو، چھوڑ نہیں سکتے جھوٹے نہیں چھوڑ
 سکتے یہ کیسی موت ہے؟ یہ کیسی موتی خوش ہے؟ وہ کس صاب میں مصوم ہیں
 میرے، اللہ تعالیٰ کے ہر ہتھیار گئے

یوم الحساب

میرے ہر ہتھیار

فیصلہ گئے ہونے والا ہے یہاں اللہ تعالیٰ کا فر کوئی دے دیتا ہے وہی ہو
 مجھ سے دیتا ہے ہر کوئی دیتا ہے فیصلہ گئے ہو گا، ان فیصلے کا اور دعا حضرت محمد
 علیہ السلام کی زندگی پر ہے ایسے ہی کی زندگی پر آؤ تو بہت دور بوجہ خدا تعالیٰ کو رہتی

یہ وہاں تک پہنچ گئے ہیں؟ ہم مداخلت کی ہدایت میں جب لوگ ایسی قربانیاں لے رہے تھے
 ان کے غمخیزانہ لہجے نے آپ کو بھی قریبی لگی

حضرت امام حسینؑ شہید ہوں گے

”امام حسینؑ سے فرماؤ کہ اسی کو اندر لے گئے ہیں“ ایک خاص فرشتہ میرے پاس آ رہا
 ہے۔ اور ان کو یہ حضور ﷺ اندر لے گئے ہیں اور ان کے پاس آ رہے ہیں۔ اسی سے
 یہ فرشتہ آئے تھے کہ تم کو اندر لے گئے ہیں اور ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے
 گئے ہیں۔ یہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔ تم کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ تو ان کو اندر
 لے گئے ہیں۔ اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر
 لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔

تو ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔
 آپ کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔
 ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔
 ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔
 ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔

پھر یہ کہ ان میں سے کچھ لوگ بھی تھے جو ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔
 میرے آسمان سے وہاں سے۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔

حضور ﷺ کی قناعت

اپنی امت کو قناعت دینے کے لئے سارے دکھا پن کو چھوڑ دیا۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔
 کوئی حق پرست نہیں ہے جس میں میرے خوف کی جیسے چھڑاؤں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔ ان کو اندر لے گئے ہیں۔

چلاؤ کیا جواب دے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جب وہ پیش کر رہے تھے اپنے عہد کے بزرگوں نے کہا ہے کہ جھوٹ بول کر سیاست کرو نہ کہ گھر بیٹہ جاؤ کیوں ایسی سیاست کرتے ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کے سامنے ذلیل و خوار ہونا پڑے۔
یہ اشارہ کر کے تو جنت کے کھانے دے آئیں جنت سے بستر و تر آئیں

حال یہ تھا کہ اپنی بیٹی سے ملنے گئے حضرت فاطمہؑ نے پردہ لگایا حضور ﷺ وہیں سے واپس چلے گئے حضرت فاطمہؑ کی نھر پڑ گئی کہ آئے اور چلے گئے حضرت علیؑ پیچھے آئے جدھر دیکھا حضرت فاطمہؑ فتنیں مینھی ہیں پوچھا کیا ہوا؟ کہا حضورؐ نے اور وہاں سے لوٹ گئے کچھ بات ہو گئی ہے

تو حضرت علیؑ بھاگے ہوئے گئے یا رسول اللہ ﷺ! فیر تو ہے آپؐ گئے تو ابھی بچے گئے کہا نبیؐ کی بیٹی بھلا پرہیز و عفتی ہے میں اس کو گھر میں نہیں جا سکتا جس گھر میں پرہیز و عفتی ہوں اسے کہہ دو پردہ بنائے

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی اس نے حضور ﷺ کی رضائی دیکھی پر اپنی پہلی بتائی اس نے کہا کہ میں نبیؐ کی رضائی سمجھتی ہوں اس نے نبیؐ کی رضائی بھول دیا بھیجی حضرت عائشہؓ بہت خوش ہو گئیں حضور ﷺ آئے عائشہؓ یہ رضائی کہیں؟ کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ کے لئے . . . کہا میرے لئے محمدؐ آپؐ کے لئے کہا عائشہؓ یہ وہی بھیج دو کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ پر نبیؐ کی رضائی میں سوتے تھے . . . یا رسول اللہ ﷺ! یہ بہت خوبصورت رضائی ہے . . . آپؐ اسے ضرور استعمال کریں کہا عائشہؓ اسے وہی بھیج دو کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! میں تو آپؐ کے لئے کر رہی ہوں آپؐ اسے وہی نہ بھیجیں کہا عائشہؓ میں چاہتا ہوں یا نہ چاہتا ہوں یا نہ چاہتا ہوں کہ میرے قدموں میں ڈال دیا جائے میں نے اس دنیا کو خود لٹھو کر ماری ہے محمدؐ رسول اللہ ﷺ اور یہ رضائی اس ایک چوست کے نیچے نہ آسکتی ہو سکتی وہیں بھرا دی یہ معیار خود رکھا تا کہ کوئی محبت نہ کر سکے کوئی حوصلے نہ کر سکے

میرے بھائی!

اُس رات ہے اور اس رات کی پہچان سے سامنے آئے ہے تو اس زندگی پر تو یہ کرو گفت کی زندگی ہے ۔ ارادہ کی زندگی ہے ۔ یہ سب تاری ہی ہے کہ سارے سفری والے غرا نہیں پڑتے رات یہ سب پھولی ہے ۔ اُن پر یہ نازی سوس تو یہ سب بڑھائی پڑے ۔ یہ سب شکایت کر رہی ہے کہ یہ زندگی والے نازی نہیں ہیں ۔ تم لوگ ہیں ۔ نہ پڑے والے نازی وہ ہیں تو اگر اس اللہ سے سامنے پہچنا ہے اور اس محبوب کے سامنے پہچنا ہے جو آپ کے لئے صاف مہیا ۔ ساری ساری رات وہ چاہ گیا ۔ ساری زندگی اپنی فتنہ کر دی امت کے پیچھے امت نے صاف کیا دیا کہ نازی قسم ۔ اخلاقی قسم ۔ دیا قسم ۔ پاکدامنی قسم ۔ ظلم زندگی ۔ بدکاری زندگی ۔ سود زندگی ۔ بھوٹ زندگی ۔ وہ کام زندگی جس کو مانتے مانتے ہو رہے کی پہچان دیتا ہے اللہ مجھے ۔ بیت پر پھر باندھے ہوئے آخری رات دنیا کی ہے ۔ کل جا رہے ۔ اور آج کی رات آپ کے گھر میں جل نہیں تھا ۔ چراغ جلانے کیلئے ۔ پڑا ہی کے گھر سے حضرت عائشہ تیل لے کر آئی ہیں

سود سے پاک کاروبار

تو معاملات کی تو پہ بھی آساں ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اتنا کھالیا تو یہ کیسے کریں گے ؟ کہ تو سہی ۔ چھس گئے سود میں ۔ ستارہ والوں سے بڑے آجڑ بیٹھے ہیں ۔ ان میں جلال چورہ والوں کے سارے آجڑیل نہ کیں ۔ ستارہ والوں کو نہیں پہنچتے تھے ۔ قرآن کا بڑا بیڑہ میں فوت ہوا عبد الغفور مرحوم ۔ تو اس کے بچتے اور میں سے اور اس کے بھائی بیڑے میں نے گھر بیٹہ کر بات کی ۔ میں نے کہا کہ آپ اس سے تو پہ کر دو ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سود دیا ہے کہ اگلی بھی کیا رہے بیٹس ۔ میں نے کہا کہ کئی ہیں ۔ اور میں آپ کو طریقہ بتا دوں ۔ باپ دینا تھے ۔ میں آپ کو طریقہ بتا دوں ۔ کاروبار آگے مت بڑھاؤ ۔ جتنا ہے اس پر نقل طالب لگا دو کہ اس سے آگے نہیں بڑھنا ۔ جب تک سود خوار نہ جائے ۔ اور کالی جائے اور یہ لی چھوڑ دو ۔ یہ وہ کام ہے کہ کرو ۔ سو کرنا شروع ہو جائے گا ۔ وزیر اکرم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رو کر ۔ اللہ تعالیٰ تو پہلوں کرتے ہیں ۔ ایک سال کے بعد سے ہی مارتے ہوئی تو یہاں

اور میں صاحب کہنے لگے۔ کیا ایک سال ہو گیا ہے میں نے ایک روپیہ کی اجرت بھی نہیں فرمائی

یونیت کرتے ہیں پھر اس طرح کرتے ہیں اُر لیصل آیا میں کوئی جائیداد
لیکے پیسے میں ہوں آتا ہے کہ میں صاحب فرمادیں مجھے کہ نہیں؟ ایک روپیہ کی اجرت
نہیں فرمائی ایک آٹے کا کاروبار نہیں ہو رہا ہے سناپ لگا دیا ہے میں بیت کرنا
زوں کا ایک کروڑ ادا ہے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ میں دو کروڑ پکڑا دے گا چار سال میں
سود سے پاک ہو کر رہ جائے گا پانچ لاکھ روپے سے پاک کر دیا اپنے آپ کو تو ذکر پر مبالغہ
پورا لے تو چاہیے تو نہیں ہو سکتا لیکن کوئی نیت تو کرتے

جان قربان کر کے عزت بچائی

بلکہ کوخان نے جب اللہ کو فتح کیا تو امیر المومنین، فری عہدی، شیعہ متصہم باللہ کو اس نے قتل کیا
اور اس کی شہر کو قبضے میں لے لیا اس کی بیوی نے سچا کہ میری عزت تو گئی میں کیا
کروں؟ تو اس نے اپنی ایک کھیر کو بی بی پر عائی اس کے کان میں چھو کہا تو وہ
دونوں آنکھیں بند کر کے پاس فرماتے کہ اے خاتون اعظم! احمایہ خاندان کی خواہش
میں ایک صفت تھی کہ ان پر توراثر نہیں کرتی وہ انہیں روکا تھا یہ کیسے ہو سکتا
ہے؟ ان پر کوئی توراثر نہیں کرتی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ انرا اجازت ہو تو آپ کو
تربہ کر کے رکھ دوں؟ کیا رکھو؟ اور اس نے ایک وار کیا اور گردن اڑا کر رکھ دی

اپنے اللہ کا یہ خوف تھا اپنی عزت کو بچانے کے لئے اپنی گردن اڑا دی تو
بلکہ کوخان کا یہ کہہ دیا کہ تم سے اپنے بال تو پنے بچ کر یہ عورت تو مجھے دھوکہ دے گئی تو اس نے اس
کھیر کو خداب اسے دے کر اتنی بہ دردی سے مارا اتنی بہ دردی سے قتل کیا کہ دیکھنے والوں
کے بھی رو تھکے کھڑے ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ سے دار نے والی عورت نے گردن اڑے کر اپنی عزت

بچائی

اللہ کے ہم پر خرچ کرنے والے ہر فرد خرچ کرنے والی خورق ہے ۔ مہر پر ہوا
 چاکر مکن خورق کی عادت ہے ۔ اب تو مردوں کا بھی یہی حال ہے کہ جو بوجہ ترک کرنا
 پہنچا کر رکھنا اور اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ لا ۲۱ چاہو دیکھو کہ میں کیسے دیکھ کر ہوں
 لگانے کی عادت ڈالو اور مجھ سے لینا دیکھو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہم پر خرچ شروع کرو ۔ اللہ
 تعالیٰ وہی شروع کرے گا

دلی کی خیرات

ایک دلی کی بیوی آنا گوندہ کرچہ دین کے پاس گئی ۔ آگ لپٹنے کے لئے چلنا
 ہانسنے کے لئے ۔ پیچھے قلعہ آیا ۔ انہوں نے ساری پرات اللہ کر اس کو دے دی
 اور گھر میں پتھر تھا ہی نہیں ۔ صرف آم ہی تھا ۔ اب اس آئی تو آم غائب ۔ بیوی نے کہا کہ آنا
 کیوں کیا؟ کیا ایک دوست آباغنا اس کو پکانے کے لئے دے رہا ہے ۔ تو بڑی دیر نہ گئی
 کوئی بھی نہ آیا ۔ کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے صدقہ کر دیا ہے ۔ کہنے لگے ہاں
 کہنے لگی اللہ کے بندے! ایک روٹی کا ٹکڑا تو رکھ لیتے ۔ روٹی میں پکا دینی آدمی تو کھالین آدمی
 میں کھالین کہنے لگے کہ بہت سی اچھے دوست کو دیا ہے مگر نہ ۔ تو بڑی دیر نہ گئی تو
 دروازے پر دستک ہوئی تو ان کے دوست آئے ۔ تو ان کے ہاتھ میں گوشت کا بچا ۔ میرا
 ہوا ۔ اور دونوں کی پرات بھری ہوئی ۔ تو جتنے ہوئے اللہ آئے کہنے لگے کہ میں نے تو
 صرف دوست کو آنا بھیجا تھا ۔ وہ ایسا مہربان لگا کہ اس نے دونوں پکا کر ساتھ گوشت بھی بھیج دیا
 ہے

تو ہم اپنے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا سکھائیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ بچہ
 نفع کر ۔ پتا کر دیکھ ۔ کھر حیرے کام آئے گا ۔ پیسے جواز ۔ پیسہ جواز نہیں
 گا ۔ گا ۔ اللہ کی قسم! اللہ دیکھ کر ہے ۔

موتوں کو دیکھو نہیں دیکھیں ۔ زور ہے اس کی دیکھو نہیں دیکھیں ۔ تو بھی دیکھو
 کے لئے آگ بن جائے گا ۔ کہتے مرد ہیں پیسہ ہے دیکھو نہیں دیکھیں ۔ تو دیکھو نہیں خرچ

جب نام نہاد ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ اللہ کے بند۔ اے مجھے تو بتا دیجئے کہ یہاں پہلے
 کیا تھا۔ چنانچہ میں پوچھتا ہوں کہ اللہ کے کرائی ہوئے قومیں انہیں جیسوں کا سوا اسے
 جانتی کہیں گے کہ کون سا پیچھا کرتے ہو؟ کہتے ہیں کہ وہ جو مہربانی کے بیٹے ہیں۔ کہتے
 ہیں کہ یہ تو اللہ کے پیچھے نہیں تھے۔ کہتے ہیں کہ یہاں سے آئے۔ کہتے ہیں کہ یہ
 یہاں سے آئے اور یہاں سے آئے۔ تو ہمارے جوش و خروش بچوں کو بھی اس پر لگائیں

